تصدیق شدہ اشاعت
گجرات، گوجرانوالہ، لاہور، اسلام آباد، خیبر پختونخوا کا واحد ترجمان منفرد روزنامہ اخبار

DAILY POWER OF PAKISTAN ISLAMABAD

★★★ ہر خبر آپ تک ★★★

روزنامہ پاور آف پاکستان اسلام آباد

Power of Pakistan News Agency

چیف ایڈیٹر: مرزا احمد علی

powerofpakistannewsagency.online

جلد نمبر 02 | ہفتہ 07 فروری 18,2026 شعبان المعظم 1447ھ | صفحات 08 قیمت 20 روپے | شمارہ نمبر 176

بسنت پر موٹرسائیکل پر پابندی نہیں، سیفٹی راڈ نہ لگایا تو بائیک بند ہوگی: مریم نواز

وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف اچانک لبرٹی چوک پہنچ گئیں، وزیراعلیٰ مریم نواز شریف کو دیکھ کر بڑی تعداد میں شہری جمع ہوگئے۔ مریم نواز شریف نے شہریوں سے بات چیت، بچوں سے اظہار شفقت کیا، سیلفیاں بھی بنوائیں

لاہور (بیورو چیف) وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف نے کہا کہ بسنت پر موٹرسائیکل چلانے پر پابندی نہیں لیکن اگر سیفٹی راڈ نہ لگایا تو بائیک بند ہو جائے گی۔ وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف اچانک لبرٹی چوک پہنچ گئیں، وزیراعلیٰ مریم نواز شریف کو دیکھ کر بڑی تعداد (بقیہ نمبر 38)

مظفرآباد: فیلڈ مارشل سید عاصم منیر، این آئی (ایم)، ایچ جے، بی او اے ایس اور سی ڈی ایف، فارورڈ پوسٹ پر فوجیوں کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے، آپریشنل تیاریوں پر زور دے رہے ہیں۔

دہشت گردی کیخلاف جنگ میں حکومت اور فوج ایک پیج پر ہیں، مل کر کوششیں جاری رکھیں گے، سہیل آفریدی

پشاور (این این آئی) وزیراعلیٰ خیبر پختونخوا سہیل آفریدی نے کہا ہے کہ دہشت گردی کے خلاف (بقیہ نمبر 2)

وزیراعظم اور وزیراعلیٰ کے پی کی ملاقات کافی تناؤ والی رہی: مزمل اسلم

پشاور (این این آئی) مشیر خزانہ خیبر پختونخوا مزمل اسلم نے کہا ہے کہ وزیراعظم اور وزیراعلیٰ خیبر پختونخوا کی (بقیہ نمبر 3)

اسلام آباد: ازبکستان کے صدر شوکت مرزیوف نے وزیراعظم ہاؤس میں گارڈ آف آنر کا استقبال کیا۔

مقبوضہ وادی کے کونے کونے سے کشمیر بنے گا پاکستان کی آواز گونج رہی ہے: شہباز شریف

پاکستان کے عوام اور حکومت کی جانب سے کشمیریوں سے اظہار یکجہتی کیلئے حاضر ہوا ہوں، سابق صدر آزاد کشمیر بیرسٹر سلطان محمود چودھری کی وفات پر غمزدہ ہیں، جدوجہد آزادی کشمیر کے ہر قائد اور شہری کو سلام عقیدت پیش کرتے ہیں

کشمیری اپنے بچے تک قربان کر سکتے ہیں مگر حق آزادی سے دستبردار نہیں ہو سکتے، بابائے قوم نے کشمیر کو پاکستان کی شہ رگ قرار دیا، یہ ہماری خارجہ پالیسی کی بنیاد ہے، مسئلہ کشمیر کا پائیدار حل کشمیریوں کی امنگوں اور سلامتی کونسل کی قراردادوں پر عمل درآمد سے ہی ممکن ہے

مظفرآباد: (دنیا نیوز) وزیراعظم شہباز شریف نے کہا ہے کہ بھارت جس زبان میں بات کرے گا اسی میں جواب دیا جائے گا، معرکہ حق میں ذلت آمیز شکست کے بعد بھارت پراکسیز سے دہشت گردی کرا رہا ہے، عظیم قربانیوں کے نتیجے میں جلد کشمیر کی آزادی ممکن ہوگی۔ آزاد جموں و کشمیر قانون ساز اسمبلی کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے وزیراعظم شہباز شریف کا کہنا تھا کہ پاکستان کے عوام اور حکومت کی جانب سے کشمیریوں سے اظہار یکجہتی کیلئے حاضر ہوا ہوں، سابق صدر آزاد کشمیر بیرسٹر سلطان محمود چودھری کی وفات پر غمزدہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ (بقیہ نمبر 39)

یوم یکجہتی کشمیر، افواج پاکستان کا کشمیری عوام سے غیر متزلزل عہد کا اعادہ

کشمیریوں کی جدوجہد اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق ایک منصفانہ اور پرامن حل کی متقاضی ہے، عسکری قیادت

راولپنڈی (این این آئی) یوم یکجہتی کشمیر کے موقع پر افواج پاکستان نے کشمیری عوام کے ساتھ غیر متزلزل یکجہتی اور ان کی جائز جدوجہد آزادی کی بھرپور حمایت کا اعادہ کیا ہے۔ پاک فوج کے شعبہ تعلقات عامہ (آئی ایس پی آر) کے مطابق عسکری قیادت نے کشمیریوں کے حق (بقیہ نمبر 4)

پاکستان ہر فورم پر کشمیری عوام کی سیاسی، اخلاقی، سفارتی حمایت جاری رکھے گا' ملک محمد احمد خان

لاہور (این این آئی) سپیکر پنجاب اسمبلی ملک محمد احمد خاں نے کشمیری عوام کی (بقیہ نمبر 5)

بلوچستان: ردالفتنہ ون آپریشن کامیابی سے مکمل، 216 دہشت گرد جہنم واصل

بلوچستان میں عورتوں بچوں سمیت معصوم شہریوں کو نشانہ بنانے والے بھارتی حمایت یافتہ دہشت گردوں کے خلاف انٹیلی جنس پر مبنی آپریشنز کیے گئے

راولپنڈی (بیورو رپورٹ) سکیورٹی فورسز نے بلوچستان میں بھارتی حمایت یافتہ دہشت گردوں کے خلاف ردالفتنہ ون آپریشن کامیابی سے مکمل کر لیا، بھارتی حمایت یافتہ 216 دہشت گرد جہنم واصل کیے گئے۔ پاک فوج کے شعبہ تعلقات عامہ نے بتایا ہے کہ بلوچستان میں عورتوں بچوں سمیت معصوم شہریوں کو نشانہ بنانے والے بھارتی حمایت یافتہ دہشت گردوں کے خلاف انٹیلی جنس پر مبنی آپریشنز کیے گئے ہیں۔ آئی ایس پی آر (بقیہ نمبر 6)

اسحاق ڈار کی ازبکستان کے صدر شوکت مرزیایوف سے ملاقات

برادرانہ تعلقات کو مزید وسعت دینے اور متنوع بنانے کے عزم کا اعادہ

اسلام آباد (این این آئی) نائب وزیراعظم اور وزیرِ خارجہ سینیٹر محمد اسحاق ڈار نے پاکستان کے دورے پر آئے ہوئے جمہوریہ ازبکستان کے صدر شوکت مرزیایوف سے جمعرات کو یہاں ملاقات کی جس میں پاکستان اور ازبکستان کے مابین دیرینہ، برادرانہ تعلقات کو مزید وسعت (بقیہ نمبر 7)

وزیراعظم 13 سے 15 فروری کو جرمنی کا دورہ کریں گے

اسلام آباد (این این آئی) وزیر اعظم شہباز شریف تیرہ سے پندرہ فروری کو جرمنی کا دورہ کریں گے۔ وزیرِ اعظم میونخ سیکیورٹی (بقیہ نمبر 8)

لاہور: وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف کیپٹن محمد علی قریشی شہید کی رہائشگاہ کے باہر اچانک جمع ہونے والے بچوں کے ساتھ موجود ہیں۔

لاہور میں اشتعال انگیزی کی روک تھام، محفوظ بسنت کیلئے دفعہ 144 نافذ

پتنگوں پر مقدس کتب، مذہبی مقامات یا کسی شخصیت کی تصویر لگانے پر مکمل پابندی عائد

لاہور (این این آئی) حکومت کی جانب سے بسنت پر اشتعال انگیزی روکنے کیلئے شہر میں دفعہ 144 نافذ ہے، بسنت میں مذہبی ہم آہنگی اور امنِ عامہ برقرار رکھنے کیلئے بعض پابندیاں عائد کی گئی ہیں۔ محکمہ داخلہ نے بسنت کے حوالے سے خصوصی سکیورٹی گائیڈ لائنز جاری کردی (بقیہ نمبر 9)

آپریشن ردالفتنہ بلوچستان میں خونریزی، انتشار پھیلانے والوں کیلئے واضح پیغام ہے، میر سرفراز بگٹی

کوئٹہ (این این آئی) وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ پاکستان اپنی وحدت، ترقی (بقیہ نمبر 13)

ڈیجیٹل دنیا میں قانون سازی کا موثر جواب ناگزیر ہو چکا ہے، شازیہ مری

کراچی (این این آئی) قومی اسمبلی کی رکن شازیہ مری نے کہا ہے کہ ڈیجیٹل دنیا میں قانون سازی کا (بقیہ نمبر 12)

مودی سرکار کشمیری قیادت کو پھانسی دے کر آواز دبانا چاہتی ہے' مشعال ملک

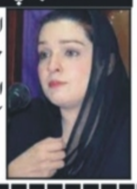

لاہور (این این آئی) حریت رہنما یاسین ملک کی اہلیہ مشعال حسین ملک نے کہا ہے کہ کشمیر صرف ایک (بقیہ نمبر 11)

عالمی برادری کشمیر میں انسانی حقوق کی سنگین صورتحال کا نوٹس لے: اسحاق ڈار

ہندوتوا پر مبنی نظام کے تحت مقبوضہ کشمیر کے عوام کو شدید امتیازی سلوک کا سامنا ہے

اسلام آباد (بیورو رپورٹ) نائب وزیراعظم اور وزیرخارجہ اسحاق ڈار نے مطالبہ کیا ہے کہ عالمی برادری مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی سنگین صورتحال کا نوٹس لے۔ یوم یکجہتی کشمیر کے موقع پر اپنے پیغام میں وزیر خارجہ اسحاق ڈار کا کہنا تھا کہ ہندوتوا پر مبنی نظام کے تحت (بقیہ نمبر 14)

پانچ فروری کو منانے کا مقصد کشمیری عوام کی آواز کو اقوام عالم تک پہنچانا ہے' بلال اکبر خان

بدقسمتی سے آج تک عالمی برادری کشمیری عوام کو انصاف دلانے میں ناکام رہی ہے' وزیر ٹرانسپورٹ

لاہور (این این آئی) صوبائی وزیر ٹرانسپورٹ اینڈ ماس ٹرانزٹ بلال اکبر خان نے کہا ہے کہ پانچ فروری کو منانے کا مقصد کشمیری عوام کی مظلومیت اور ان کی آواز کو اقوام عالم کے کانوں تک پہنچانا ہے، بدقسمتی سے آج تک عالمی برادری کشمیری عوام کو انصاف دلانے میں ناکام رہی ہے۔ یوم یکجہتی کشمیر کے موقع پر اپنے پیغام میں بلال اکبر خان نے کہا کہ نام نہاد دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت ہونے کے دعوے دار بھارت نے مقبوضہ کشمیر میں کشمیریوں کی زندگی اجیرن بنا (بقیہ نمبر 15)

ملک بھر کی 13 پروازیں منسوخ، 48 میں تاخیر

کراچی (این این آئی) انتظامی معاملات کے باعث ملک بھر کی 13 پروازیں منسوخ اور 48 پروازیں تاخیر کا شکار ہوئیں۔ کراچی سے لاہور کی پروازوں میں غیر معمولی تاخیر اور منسوخی کی وجہ سے شائقین بسنت کو پریشانی کا سامنا ہے۔ فلائٹ شیڈول کے مطابق لاہور سے (بقیہ نمبر 16)

یوم یکجہتی کشمیر، پنجاب بھر میں کشمیری عوام سے بھرپور اظہار یکجہتی کیا جا رہا ہے' سہیل شوکت بٹ

کشمیر کاز پر پوری قوم اور افواج متحد ہیں، کشمیریوں کی ہر سطح پر حمایت جاری رکھیں گے' صوبائی وزیر سوشل ویلفیئر

لاہور (این این آئی) یوم یکجہتی کشمیر کے موقع پر صوبائی وزیر سوشل ویلفیئر و بیت المال پنجاب سہیل شوکت بٹ نے اپنے خصوصی پیغام میں کہا ہے کہ وزیراعظم پاکستان کی قیادت میں آج یوم کشمیر بھرپور قومی جذبے اور ملی جوش و جذبے کے ساتھ منایا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز کی خصوصی ہدایات پر پنجاب بھر میں کشمیری عوام کے ساتھ مکمل یکجہتی کا اظہار کیا جا رہا ہے اور مختلف تقاریب کے ذریعے مظلوم کشمیریوں کی جدوجہد آزادی کو خراج (بقیہ نمبر 17)

وزیر اطلاعات پنجاب عظمیٰ بخاری یوم یکجہتی کشمیر کی مناسبت سے منعقدہ ریلی کی قیادت کر رہی ہیں۔

دبئی: شہر کے مکمل ورچوئل ماڈل کا نفاذ، سرکاری خدمات ڈیجیٹل مرحلے میں داخل

شہری خدمات، کاروباری سرگرمیوں اور سرمایہ کاری کے شعبوں میں رفتار اور سہولت مزید بہتر ہونے کی توقع ہے

دبئی (مانیٹرنگ ڈیسک) دبئی میں میونسپلٹی اور متعلقہ اداروں نے شہر کا مکمل ورچوئل ہم شکل نظام نافذ کر دیا۔ رپورٹ کے مطابق ورچوئل نظام کے تحت شہری خدمات، اجازت نامے اور مختلف سرکاری معاملات جدید خودکار نظام کے ذریعے تیزی سے مکمل کیے جا سکیں گے۔ حکام کا کہنا ہے کہ نئے نظام میں شہریوں کو متعدد معاملات کے لیے دفاتر کے چکر لگانے یا ویڈیو ملاقاتوں کی ضرورت بھی نہیں رہے گی کیونکہ خودکار (بقیہ نمبر 29)

ٹرمپ کے چکر میں پڑنے کی بجائے حکمران کشمیر پر ذمہ داری پوری کریں' حافظ نعیم الرحمن

اہل کشمیر تکمیل پاکستان کی جنگ لڑ رہے ہیں، امیر جماعت اسلامی کا ریلی سے خطاب

لاہور (این این آئی) امیر جماعت اسلامی پاکستان حافظ نعیم الرحمن نے کہا ہے کہ کشمیری تکمیل پاکستان کی جنگ لڑ رہے ہیں، پاکستان کے حکمران ٹرمپ کی خوشنودی کے چکر میں پڑے رہنے کی بجائے کشمیر پر اپنی ذمہ داری پوری کریں، آزاد کشمیر کو حقیقی معنوں میں تحریک آزادی کشمیر کا بیس کیمپ بنایا جائے۔ جماعت اسلامی اور پوری پاکستانی قوم کشمیریوں کے ساتھ کھڑی ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے مال روڈ پر یوم یکجہتی کشمیر کے موقع پر نکالی گئی ریلی سے (بقیہ نمبر 18)

بسنت پر لاہور میں تقریباً 5 لاکھ سے زائد گاڑیوں کے داخلے کا امکان

لاہور (این این آئی) صوبائی دارالحکومت لاہور میں تین روزہ بسنت فیسٹیول پر لاکھوں گاڑیاں شہر میں داخل ہونے کا امکان ہے۔ بسنت پر لاہور میں تقریباً 5 لاکھ سے زائد گاڑیوں کے داخلے کا امکان ہے جس کے پیش نظر پٹرولنگ ٹیمیں تشکیل دیدی گئیں ہیں، 10 ہزار پولیس اہلکار، 25 سو ٹریفک وارڈنز تعینات ہوں گے۔ شہر کے (بقیہ نمبر 30)

نوم پنہ: چیئرمین سینیٹ پاکستان سید یوسف رضا گیلانی کی قومی اسمبلی کے صدر خون سعدی سے ملاقات

یوسف رضا گیلانی کی کمبوڈیا کی قومی اسمبلی کی صدر سے ملاقات

پاکستان اور کمبوڈیا کے تعلقات باہمی احترام، مشترکہ مفادات اور کثیر الجہتی فورمز پر قریبی تعاون پر مبنی ہیں، چیئرمین سینٹ

نوم پنہ (این این آئی) چیئرمین سینیٹ پاکستان، سینیٹر سید یوسف رضا گیلانی نے مملکتِ کمبوڈیا کی قومی اسمبلی کی صدر، سامدیچ مہا راتسافیتھیکا تھیپادئی خوون سوڈاری سے ملاقات کی جس میں پاکستان اور کمبوڈیا کے درمیان دوستانہ اور مضبوط تعلقات کو مزید فروغ دینے کا اعادہ کیا گیا۔ چیئرمین سینیٹ نے حکومت پاکستان اور عوام کی جانب سے کمبوڈیا کی قومی اسمبلی اور اس کی قیادت کے لیے نیک تمناؤں اور خیرسگالی کے جذبات کا اظہار کیا۔ انہوں (بقیہ نمبر 32)

ازبکستان کے صدر شوکت مرزائیوف کا وزیراعظم ہاؤس آمد پر پرتپاک استقبال، خوشگوار جملوں کا تبادلہ

اسلام آباد (این این آئی) ازبکستان کے صدر شوکت مرزائیوف کا وزیراعظم ہاؤس آمد پر پرتپاک استقبال کیا گیا، وزیراعظم محمد شہباز شریف نے معزز مہمان کا خیر مقدم کیا، دونوں رہنماؤں نے گرمجوشی سے مصافحہ کیا اور ان کے درمیان خوشگوار جملوں کا تبادلہ ہوا۔ جمعرات کو وزیراعظم ہاؤس آمد پر ازبکستان کے صدر کے اعزاز میں باضابطہ استقبالیہ تقریب منعقد ہوئی، (بقیہ نمبر 31)

لاہور: وزیر اقلیتی امور رمیش سنگھ اروڑہ اور برطانوی پولیٹیکل قونصلر مارک بیل گوردوارہ ڈیرہ صاحب لاہور کا دورہ کر رہے ہیں۔

بسنت کے دوران موٹرسائیکل بند، شہری فری ٹرانسپورٹ استعمال کریں: مریم اورنگزیب

جدید ٹیکنالوجی اور سائنسی ڈیٹا کی بنیاد پر سموگ کی صورتحال میں واضح بہتری آئی ہے جبکہ اے آئی بیسڈ مانیٹرنگ اور جی ایس میپنگ کے ذریعے آلودگی پر موثر کنٹرول کیا جا رہا ہے

لاہور (بیورو رپورٹ) سینئر صوبائی وزیر مریم اورنگزیب نے کہا ہے کہ بسنت فیسٹیول کے دوران شہری اپنے بچوں اور ماحول کے تحفظ کا خاص خیال رکھیں، موٹرسائیکل پر پابندی ہوگی، شہری فری ٹرانسپورٹ استعمال کریں۔ مریم اورنگزیب نے واضح کیا کہ بسنت کے دوران شہری کم سے کم گاڑیوں کو سڑکوں پر لائیں اور فری حکومتی ٹرانسپورٹ استعمال کریں تاکہ آلودگی میں مزید کمی لائی جا سکے، موٹرسائیکل پر پابندی ہوگی۔ ان (بقیہ نمبر 20)

ازبکستان کے صدر شوکت مرزائیوف پاکستان کے دو روزہ دورے پر اسلام آباد پہنچنے پر تپاک استقبال

ازبکستان کے صدر خصوصی طیارے سے باہر آئے تو صدر مملکت اور وزیراعظم ان کا خیر مقدم کیا، رپورٹ

اسلام آباد (این این آئی) ازبکستان کے صدر شوکت مرزائیوف پاکستان کے دو روزہ دورے پر اسلام آباد پہنچ گئے۔ نور خان ایئربیس پہنچنے پر صدر مملکت آصف علی زرداری اور وزیرِ اعظم شہباز شریف نے ازبک صدر کا پرتپاک استقبال کیا۔ اس موقع پر وفاقی وزیر اطلاعات و نشریات عطاء اللہ تارڑ اور معاون خصوصی ہارون اختر خان بھی موجود تھے۔ ازبکستان کے صدر خصوصی طیارے سے باہر آئے تو صدر مملکت آصف علی زرداری اور وزیراعظم محمد شہباز شریف نے انکا (بقیہ نمبر 19)

محکمہ ریلویز نے جعفر ایکسپریس کو 5 روز بعد بحال کر دیا

لاہور (این این آئی) محکمہ ریلویز نے کوئٹہ سے پشاور کیلئے جعفر ایکسپریس کو بحال کر دیا۔ ریلوے حکام کے مطابق کوئٹہ سے پشاور کے لیے جعفر ایکسپریس کو 5 روز بعد بحال کیا گیا ہے جو پشاور کیلئے روانگی کا بتایا گیا اس کے علاوہ چمن کے لیے پسینجر ٹرین بھی 5 روز بعد بحال کر دی (بقیہ نمبر 22)

کشمیری عوام کئی دہائیوں سے ظلم و جبر کا سامنا کر رہے ہیں، عالمی برادری نوٹس لے، سینیٹر روبینہ خالد

اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق کشمیریوں کو حقِ خودارادیت دیا جائے، چیئر پرسن بی آئی ایس پی

اسلام آباد (این این آئی) چیئر پرسن بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام سینیٹر روبینہ خالد نے کہا ہے کہ کشمیری عوام کئی دہائیوں سے ظلم و جبر کا سامنا کر رہے ہیں، عالمی برادری نوٹس لے، اقوامِ متحدہ کی قراردادوں کے مطابق کشمیریوں کو حقِ خودارادیت دیا جائے۔ جمعرات 5 فروری کو یوم یکجہتی کشمیر کے موقع پر اپنے خصوصی پیغام میں انہوں نے کہا کہ یوم یکجہتی کشمیر مظلوم کشمیری (بقیہ نمبر 21)

بھارت نے طاقت کے زور پر کشمیر کی آئینی حیثیت ختم کی: عظمیٰ بخاری

کشمیری قوم جھکنے والی نہیں ہے اور پاکستان کی خارجہ پالیسی کشمیریوں کے ذکر کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتی

لاہور (بیورو رپورٹ) وزیر اطلاعات پنجاب عظمیٰ بخاری نے کہا ہے کہ بھارت نے طاقت کے زور پر کشمیر کی آئینی حیثیت ختم کی، کشمیری جھکنے والی قوم نہیں، کشمیریوں کو تسلط اور طاقت کے زور پر دبایا نہیں جا سکتا۔ یوم یکجہتی کشمیر کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے عظمیٰ بخاری نے کہا کہ ایسا کوئی دن نہیں گزرتا جب پاکستان یوم یکجہتی کشمیر نہ مناتا ہو، جب بھی کشمیریوں پر ظلم کیا جاتا ہے، پاکستان پوری قوت کے ساتھ کشمیری عوام (بقیہ نمبر 33)

پنجاب حکومت کشمیری عوام کے ساتھ مکمل یکجہتی کے ساتھ کھڑی ہے' رمیش سنگھ اروڑا

کشمیر کاز پر پوری قوم، تمام مذاہب اور اقلیتیں متحد ہیں' صوبائی وزیر اقلیتی امور، انسانی حقوق

لاہور (این این آئی) یوم یکجہتی کشمیر کے موقع پر صوبائی وزیر اقلیتی امور پنجاب رمیش سنگھ اروڑا نے اپنے خصوصی پیغام میں کہا ہے کہ وزیر اعظم پاکستان کی قیادت میں حکومتِ پاکستان کشمیری عوام کے حقِ خودارادیت کی بھرپور حمایت جاری رکھے ہوئے ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعلیٰ پنجاب مریم نواز کی قیادت میں پنجاب حکومت کشمیری عوام کے ساتھ مکمل طور پر کھڑی ہے اور ہر (بقیہ نمبر 25)

اڈیالا جیل میں منشیات کے مقدمے میں قید ملزم ہسپتال میں انتقال کر گیا

راولپنڈی (این این آئی) راولپنڈی کے اڈیالا جیل میں منشیات کے مقدمے میں قید ایک شخص ہسپتال میں انتقال کر گیا جیل ذرائع کے مطابق قیدی کو صحت کی خرابی کے باعث راولپنڈی انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی منتقل کیا (بقیہ نمبر 24)

ملک بھر میں لاپتا افراد کے کیسز کی تعداد 10 ہزار 806 تک پہنچ گئی

اسلام آباد (این این آئی) ملک بھر میں لاپتا افراد کے کیسز کی تعداد 10 ہزار سے تجاوز کر گئی۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق ملک بھر میں لاپتا افراد کے کیسز کی تعداد 10 ہزار 806 تک پہنچ گئی ہے۔ جنوری 2026 تک ملک بھر میں 9 ہزار 259 لاپتا افراد کے کیسز نمٹا دیے گئے تھے اور ایک ہزار 547 تاحال زیر تفتیش ہیں۔ خیبر پختونخوا میں 970 اور پنجاب میں 211 (بقیہ نمبر 23)

لاہور: امیر جماعت اسلامی حافظ نعیم الرحمن مال روڈ پر یکجہتی کشمیر ریلی کے شرکاء سے خطاب کر رہے ہیں۔

کنوارے ہونے کی بنیاد پر رہائشی سہولت سے محروم کرنا غیر قانونی و غیر آئینی قرار

ازدواجی حیثیت یا جنس کی بنیاد پر کنوارا ہونا رہائش سے انکار کی کوئی قانونی وجہ نہیں بن سکتی، فوسپاہ

اسلام آباد (این این آئی) خواتین کو کام کی جگہ پر ہراسانی سے تحفظ دینے والی وفاقی محتسب (فوسپاہ) نے کنوارے مردوں اور خواتین کو رہائشی سہولت سے محروم کرنے سے متعلق تمام قوانین کو غیر آئینی و غیر قانونی قرار دے دیا۔ وفاقی محتسب نے پاکستان کے کرایہ داری قوانین سے متعلق تاریخی فیصلہ دیتے ہوئے کہا ہے کہ بیچلرز مردوں اور خواتین کو رہائشی سہولت سے محروم کرنے والی کسی بھی قسم کی پالیسی یا روایت غیر قانونی، امتیازی سلوک پر مبنی اور ابتدا ہی سے کالعدم ہے۔ یہ فیصلہ (بقیہ نمبر 27)

لاہور صوبائی وزیر صحت خواجہ سلمان رفیق محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن میں محفوظ بسنت کے لئے ہنگامی اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں۔

کشمیریوں سے اظہار یکجہتی کیلئے بلوچ طلبہ اور اساتذہ کا دورہ آزاد کشمیر

بلوچ طلبہ کا آزاد کشمیر کا یہ دورہ مسئلہ کشمیر سے ملک بھر کے عوام کی اصولی وابستگی کا ثبوت قرار دیا گیا

مظفرآباد (این این آئی) یوم یکجہتی کشمیر کے موقع پر کشمیری عوام سے اظہارِ یکجہتی کے لیے بلوچستان سے تعلق رکھنے والے طلبہ اور اساتذہ نے آزاد کشمیر کا دورہ کیا۔ اس موقع پر طلبہ اور اساتذہ مظفرآباد پہنچے جہاں انہوں نے یادگار شہدا پر حاضری دی، پھول رکھے اور فاتحہ خوانی کی۔ اس دوران انہوں نے کشمیری عوام کی قربانیوں کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے ان کے ساتھ (بقیہ نمبر 34)

پشاور، پولیس مقابلے کے دوران انتہائی مطلوب اجرتی قاتل ہلاک

پشاور (این این آئی) پشاور کے تھانہ پھندو کی حدود میں پولیس مقابلے کے دوران انتہائی مطلوب اجرتی قاتل ہلاک ہو گیا۔ سی سی پی او پشاور کے مطابق ہلاک ملزم کی شناخت میر اسلم عرف میرو کے نام سے ہوئی ہے جو مختلف تھانوں کو سنگین جرائم میں مطلوب تھا۔ سی سی پی او میاں (بقیہ نمبر 35)

وفاقی محتسب کے حکم پر درخواست گزار کا پندرہ سال سے بلاک شناختی کارڈ ایک ماہ کے اندر کھلوا دیا گیا

کوئٹہ (این این آئی) درخواست گزار محمد نے وفاقی محتسب کوئٹہ میں شکایت درج کرواتے ہوئے کہا کہ انہیں پچھلے پندرہ برس سے نادرا آفس والے خوار کر رہے ہیں۔ تمام ثبوت اور ریکارڈ پیش کرنے کے باوجود ان کی شنوائی نہیں ہو رہی۔ متعدد بار کمیٹیوں میں بھی پیش ہو چکے (بقیہ نمبر 26)

کراچی: یوم یکجہتی کشمیر کے موقع پر پیپلز چورنگی سے مزار قائد تک منعقدہ ریلی کے اختتام پر وزیراعلیٰ سندھ سید مراد علی شاہ میڈیا سے گفتگو کر رہے ہیں۔

پاکستانی عوام کے دل اپنے کشمیری بھائیوں اور بہنوں کے ساتھ دھڑکتے ہیں: بلاول بھٹو

مقبوضہ کشمیر میں گزشتہ سات دہائیوں سے بھارتی بربریت اور سنگین انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں جاری ہیں

کراچی (بیورو رپورٹ) پاکستان پیپلز پارٹی کے چیئرمین بلاول بھٹو زرداری نے یوم یکجہتی کشمیر کے موقع پر اپنے پیغام میں کہا ہے کہ پاکستان کے عوام کے دل اپنے کشمیری بھائیوں اور بہنوں کے ساتھ دھڑکتے ہیں، وہ ان کی جدوجہدِ آزادی میں ان کے شانہ بشانہ کھڑے ہیں۔ بلاول بھٹو زرداری نے کہا کہ مقبوضہ کشمیر میں گزشتہ سات دہائیوں سے بھارتی بربریت اور سنگین انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں جاری ہیں تاہم (بقیہ نمبر 28)

بسنت، 4 روز کے دوران ایک ارب 22 کروڑ سے زائد کی ڈور گڈی فروخت

چوتھے روز مارکیٹس میں 10 لاکھ سے زائد گڈے پتنگیں فروخت ہوئیں، 20 ہزار سے زائد پنے فروخت ہوئے، ملک فیضان

لاہور (این این آئی) کائٹ فلائنگ ایسوسی ایشن کے لیگل ایڈوائزر ایڈووکیٹ ملک فیضان احمد نے کہا ہے کہ لاہور میں چوتھے روز ایک ارب 22 کروڑ سے زائد کی ڈور گڈی فروخت ہوئی جب کہ چوتھے روز پتنگوں کے ریٹ میں اضافے کے ساتھ دستیابی بھی رہی۔ ملک (بقیہ نمبر 37)

نارووال، کار اور موٹرسائیکل میں تصادم، 2 افراد جاں بحق

نارووال (این این آئی) ظفروال کے قریب کار اور موٹرسائیکل میں تصادم کے نتیجے میں 2 افراد جاں بحق ہو گئے۔ بتایا گیا ہے کہ (بقیہ نمبر 36)

پاکستان اور کینیڈا کا تجارت، کان کنی اور زرعی شعبہ میں تعاون بڑھانے پر اتفاق

وفاقی وزیر تجارت جام کمال خان اور کینیڈا کے ہائی کمشنر طارق علی خان کی ملاقات میں تجارت، سرمایہ کاری، معدنیات پر تبادلہ خیال

اسلام آباد (این این آئی) ایس آئی ایف سی کی فعال سفارتی و معاشی حکمتِ عملی سے پاکستان عالمی اسٹریٹجک شراکت داریوں کے نئے دور میں داخل ہوگیا، پاکستان عالمی سرمایہ کاری اور شراکت داری کے ذریعے تجارت، زراعت اور توانائی کے شعبوں کو مستحکم کر رہا ہے۔ جام کمال خان اور کینیڈا کے ہائی کمشنر طارق علی خان کے درمیان اہم ملاقات ہوئی جس میں تجارت، سرمایہ کاری، معدنیات، زراعت اور توانائی کے شعبوں میں وسعت دینے پر تبادلہ خیال کیا گیا۔

فیصل آباد پولیس کا رحمان ہسپتال کے ساتھ معاہدہ طے پا گیا

شہداء غازی اور حاضر سروس ملازمین کو ہسپتال 50 فیصد تک رعایت دے گا

مکوآنہ (این این آئی) علاج معالجہ میں رعایت، فیصل آباد پولیس نے رحمان ہسپتال کے ساتھ معاہدہ طے کرلیا جس کے تحت شہداء غازی اور حاضر سروس ملازمین کو ہسپتال 50 فیصد تک رعایت دے گا۔ سی پی او فیصل آباد اور چیف ایگزیکٹو ہسپتال نے معاہدہ پر دستخط کئے۔ تفصیلات کے مطابق علاج معالجہ میں رعایت کے حوالے سے فیصل آباد پولیس کا رحمان ہسپتال کے ساتھ معاہدہ طے پا گیا۔ سٹی پولیس آفیسر صاحبزادہ بلال عمر اور چیف ایگزیکٹو رحمان ہسپتال پروفیسر ڈاکٹر جاوید اقبال نے ایم او یو پر دستخط کئے۔ اس موقع پر انچارج ویلفیئر برانچ سب انسپکٹر خرم اور دیگر افسران بھی یہاں موجود تھے۔ معاہدہ کا مقصد شہدا کی فیملیز، حاضر سروس اور ریٹائرڈ ملازمین کو علاج و طبی خدمات میں رعایت دینا ہے۔ رحمان ہسپتال کی جانب سے شہداء غازی اور حاضر سروس ملازمین کی فیملیز کیلئے علاج معالجہ میں 50٪ رعایت دی جائیگی۔

فیصل آباد پولیس نے وسیع پیمانے پر منشیات فروخت کرنے والے 2 ملزمان گرفتار کر لئے

مکوآنہ (این این آئی) فیصل آباد پولیس نے وسیع پیمانے پر منشیات فروخت کرنے والے 2 ملزمان گرفتار کر لئے، لاکھوں روپے مالیت کی 3 کلو سے زائد ہیروئن برآمد، پولیس نے مقدمات کا اندراج کر کے کارروائی شروع کردی۔ تفصیلات کے مطابق فیصل آباد کے تھانہ نشاط آباد پولیس نے کارروائی کر کے وسیع پیمانے پر منشیات فروخت کرنے والے ملزمان جاوید اور سلیمان کو گرفتار کرلیا۔

لاہور سیکرٹری اچیف ایڈمنسٹریٹر اوقاف پنجاب ڈاکٹر احسان بھی صوبے میں مذہبی سیاحت کے فروغ اور ترقی کے حوالے سے اعلیٰ سطحی اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں۔

کراچی: وزیراعلیٰ سید مراد علی شاہ پی ڈی پی سنٹر میں معذور افراد کی گریجویشن کی تقریب سے خطاب کر رہے ہیں۔

صوفیائے کرام کا محبت، ہم آہنگی کا پیغام معاشرے کے لیے مشعل راہ ہے' ڈاکٹر احسان بھٹہ

محکمہ اوقاف کے زیرانتظام مزارات اور مساجد روحانی فیض، تاریخی اہمیت اور ثقافتی ورثے کے مقدس مراکز ہیں

لاہور (این این آئی) صوفیائے کرام کا محبت، ہم آہنگی اور بقائے باہمی کا پیغام معاشرے کی رہنمائی کرتا ہے۔ ان خیالات کا اظہار سیکرٹری/چیف ایڈمنسٹریٹر اوقاف پنجاب ڈاکٹر احسان بھٹہ نے ایوانِ اوقاف لاہور میں مذہبی سیاحت کے فروغ کے حوالے سے منعقدہ اعلیٰ سطحی اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے کہی۔ اجلاس میں مینجنگ ڈائریکٹر ٹورازم ڈویلپمنٹ کارپوریشن پنجاب عاصم رضا، ایڈیشنل سیکرٹری اوقاف نبیلہ جاوید، ڈائریکٹر پراجیکٹس اوقاف رفیق نور وٹو، ڈائریکٹر فنانس اینڈ اسٹیٹ شاہد یعقوب، ڈائریکٹر انڈسٹریز خرم آفتاب، اسسٹنٹ ڈائریکٹر ایڈمنسٹریشن اوقاف اول گلزار احمد، زونل ایڈمنسٹریٹرز اوقاف گلاب ارشاد، شاہد حمید ورک، بابر سلطان گوندل اور ٹورازم ڈیپارٹمنٹ کے نمائندگان محمد توصیف اور عثمان قریشی سمیت دیگر افسران نے شرکت کی۔ ڈاکٹر احسان بھٹہ نے کہا کہ محکمہ اوقاف کے زیرانتظام مزارات اور مساجد روحانی فیض، تاریخی اہمیت اور ثقافتی ورثے کے مقدس مراکز ہیں۔

گوادر میں صفائی مہم کا آغاز، 50 کچرا کنٹینرز میونسپل کمیٹی کے حوالے

گوادر میں ٹھوس کچرے کے انتظام کے لیے جدید مشینری کا استعمال کیا جائے گا

گوادر (این این آئی) گوادر شہر کو صاف ستھرا رکھنے کے لیے گوادر ڈویلپمنٹ اتھارٹی (جی ڈی اے) نے 50 بڑے سائز کے کچرا کنٹینرز گوادر میونسپل کمیٹی (جی ایم سی) کے حوالے کر دیئے۔ گوادر پرو کے مطابق یہ کچرا کنٹینرز گوادر کے قدیم ترین کاروباری مرکز ملا فضل چوک کے حال ہی میں تزئین و آرائش کیے گئے ایریا میں نصب کیے جائیں گے۔ کنٹینرز جی ڈی اے کے سپرنٹنڈنٹ انجینئر نادر بلوچ نے گوادر میونسپل کمیٹی کے چیئرمین مجید جوہر کے حوالے کیے۔ جی ڈی اے کے ایک عہدیدار نے بتایا کہ ان 50 بڑے سائز کے کچرا کنٹینرز کی فراہمی کا مقصد ملا فضل چوک کے اطراف کے علاقے کو گندگی سے محفوظ رکھنا ہے۔ ان کے مطابق یہ اقدام شہر کی خوبصورتی میں اضافے کا باعث بنے گا۔ بعد ازاں گوادر اسمارٹ انوائرمنٹ سینیٹیشن سسٹم اور لینڈفل پراجیکٹ بھی مثبت اثرات مرتب کرے گا۔

یو اے ای نے 2 ارب ڈالر قرض صرف ایک ماہ کیلئے رول اوور کر دیا

فروری تک عارضی توسیع، پاکستان کی دوبارہ یو اے ای سے ایک سال کیلئے قرض رول اوور کرنے کی درخواست

اسلام آباد (این این آئی) متحدہ عرب امارات نے پاکستان کا 2 ارب ڈالر کا قرض صرف ایک ماہ کیلئے رول اوور کر دیا۔ ذرائع نے بتایا کہ 2 ارب ڈالر کی میچورٹی جنوری میں مکمل ہو گی، فروری تک عارضی توسیع کی گئی جبکہ پاکستان نے دوبارہ یو اے ای سے ایک سال کیلئے قرض رول اوور کرنے کی درخواست کردی۔ متحدہ عرب امارات کے 3 ارب ڈالر اسٹیٹ بینک میں بطور سیف ڈپازٹ موجود ہیں۔

ضلع خیبر میں باڑہ کے علاقے شنکو سے 4 لاشیں برآمد

خیبر (این این آئی) خیبر پختون خوا کے ضلع خیبر میں باڑہ کے علاقے شنکو سے 4 لاشیں ملی ہیں۔ ڈی پی او وقار احمد کے مطابق چاروں افراد کو فائرنگ کر کے قتل کیا گیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ پوسٹ مارٹم کے لیے چاروں لاشیں اسپتال منتقل کر دی گئی ہیں۔ ڈی پی او وقار احمد کے مطابق واقعے کی تحقیقات جاری ہیں۔

کراچی، ملزم کی ہلاکت پر ورثا کا احتجاج، پولیس نے تشدد کے الزامات مسترد کر دیئے

ملزم پر کسی قسم کا تشدد نہیں کیا گیا اور ہلاکت نشے کے استعمال کے باعث ہوئی

کراچی (این این آئی) شہر قائد کے سول اسپتال کے باہر شہریوں اور لواحقین نے ڈاکس تھانے کی پولیس کے خلاف احتجاج کیا اور الزام عائد کیا کہ عبدالواسع نامی شخص پولیس کی مبینہ حراست میں تشدد کے باعث جاں بحق ہوا ہے۔ مظاہرین کے مطابق عبدالواسع کو چوری کے ایک مقدمے میں گرفتار کیا گیا تھا اور پولیس تشدد کے باعث اس کی ہلاکت ہوئی، جس پر ذمہ داروں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا گیا۔ احتجاج کے بعد مظاہرین نے ماڑی پور روڈ پر بھی دھرنا دیا جس کے باعث آئی سی آئی سے ماڑی پور روڈ تک ٹریفک شدید متاثر رہی۔ بعدازاں ایس ڈی پی او کیماڑی نے ورثا سے مذاکرات کیے جس کے بعد احتجاج ختم کرا دیا گیا۔ دوسری جانب پولیس نے حراست میں تشدد کے الزامات کو مسترد کرتے ہوئے موقف اختیار کیا ہے کہ عبدالواسع پولیس کی تحویل میں نہیں تھا

کراچی، قائداعظم اکادمی کی جانب سے اکادمی میں منعقدہ اہم اجلاس میں ڈاکٹر عبدالرف رفیقی، عبدالعلیم شیخ، پروفیسر ڈاکٹر اورنگزیب خان ودیگر شریک ہیں۔

بسنت پر بلاتعطل بجلی کی فراہمی سے متعلق 27 نکاتی پلان لاہور ہائیکورٹ میں جمع

بسنت کے موقع پر لاہور کی مختلف شاہراہوں کو بھی سجایا گیا، لبرٹی چوک، جیل روڈ، کینال روڈ، مال روڈ اور مین بلیوارڈ گلبرگ دلفریب

لاہور (این این آئی) لیسکو نے بسنت پر بلا تعطل بجلی کی فراہمی اور سیفٹی سے متعلق 27 نکاتی پلان لاہور ہائی کورٹ میں جمع کرا دیا۔ لیسکو کی رپورٹ کے مطابق بجلی سے متعلق شکایات کے لیے لیسکو ہیڈکوارٹر میں سینٹرل کنٹرول اینڈ کمانڈ سینٹر قائم ہوگا، حکومت سے کوآرڈینیشن کے لیے کمشنر آفس میں بھی کنٹرول روم قائم کیا جائے گا۔ رپورٹ کے مطابق لاہور والڈ سٹی میں بلاتعطل بجلی کی فراہمی کے لیے داتا دربار ڈویژن کنٹرول روم قائم ہوگا، لاہور سب ڈویژن میں شکایات کے لیے 111 نمبر آپریشنل ہوں گے۔ دوسری جانب بسنت کے موقع پر لاہور کی مختلف شاہراہوں کو بھی سجایا گیا ہے۔ لبرٹی چوک، جیل روڈ، کینال روڈ، مال روڈ اور مین بلیوارڈ گلبرگ کی سڑکیں دلفریب منظر پیش کر رہی ہیں۔

فیصل آباد پولیس نے مختلف علاقوں سے پتنگ بازی کرنے والے 24 ملزمان گرفتار کر لئے

مکوآنہ (این این آئی) فیصل آباد پولیس نے مختلف علاقوں سے پتنگ بازی کرنے والے 24 ملزمان گرفتار کر لئے، ملزمان کے قبضہ سے سینکڑوں پتنگیں اور کیمیکل چرخیاں بھی برآمد کر لی گئیں، پولیس نے گرفتار ملزمان کے خلاف مقدمات درج کر کے قانونی کارروائی شروع کردی ہے۔ تفصیلات کے مطابق فیصل آباد پولیس نے مختلف علاقوں سے پتنگ بازی کرنے والے 24 ملزمان گرفتار کر لئے۔

کراچی: میئر کراچی بیرسٹر مرتضیٰ وہاب نارتھ ناظم آباد میں تیموریہ لائبریری بحالی کے منصوبے کے افتتاح کے بعد میڈیا سے بات چیت کر رہے ہیں۔

کوٹری، مسافر وین اور ٹرالر میں تصادم، خاتون، بچی سمیت 3 افراد جاں بحق

جاں بحق ہونے والوں میں وین ڈرائیور 35 سالہ عمران علی، 45 سالہ زرمین قریشی اور 5 سالہ بچی آریشہ قریشی شامل

کوٹری (این این آئی) کوٹری میں مسافر وین ٹرالر سے ٹکرانے سے 3 افراد جاں بحق ہوگئے۔ حیدرآباد موٹروے پر کوٹری کے قریب تیز رفتار مسافر وین آگے چلنے والے ٹرالر سے ٹکرا گئی جس کے نتیجے میں ایک بچی اور خاتون سمیت تین افراد موقع پر دم توڑ گئے، پانچ افراد زخمی ہوگئے۔ ریسکیو حکام کے مطابق حادثے میں جاں بحق ہونے والوں میں وین ڈرائیور 35 سالہ عمران علی، 45 سالہ زرمین قریشی اور 5 سالہ بچی آریشہ قریشی شامل ہیں، زخمیوں کو فوری طور پر قریبی ہسپتال منتقل کر دیا گیا۔ ریسکیو ذرائع کے مطابق حادثے کا شکار ہونے والا خاندان شادی کی تقریب میں شرکت کے لئے ٹنڈو آدم سے کراچی جارہا تھا کہ راستے میں یہ افسوسناک حادثہ پیش آیا۔ پولیس حکام نے بتایا کہ حادثے کے بعد ٹرالر ڈرائیور موقع سے فرار ہوگیا۔

چنیوٹ میں منشیات فروشوں کیخلاف بڑا کریک ڈاؤن، ایک ملزم گرفتار، 7 کلو ہیروئن برآمد

چنیوٹ (این این آئی) ڈی پی او ڈاکٹر نوید عاطف کی ہدایت پر ضلع بھر میں پولیس نے سپیشل مہم کے تحت منشیات فروشوں کیخلاف کریک ڈاؤن تیز کر دیا گیا۔ ایس ایچ او تھانہ چناب نگر انسپکٹر سیف اللہ، سب انسپکٹر مدثر حسن خان نے ٹیم کے ہمراہ کارروائی کی، پولیس ٹیم نے خفیہ اطلاع پر منشیات فروش ملزم کو گرفتار کرلیا، گرفتار منشیات فروش ملزم کے قبضہ سے 7 کلوگرام ہیروئن برآمد کرلی گئی۔

فیصل آباد کے ماحولیاتی نمونوں میں پولیو وائرس کی موجودگی تشویشناک ہے: عظمیٰ کاردار

پولیو ورکرز ہمارے ہیرو ہیں، مہم میں غفلت یا کوتاہی برتنے والوں کے خلاف سخت کارروائی عمل میں لائی جائے گی

مکوآنہ (این این آئی) فوکل پرسن انسدادِ پولیو وزیر اعلیٰ پنجاب عظمیٰ کاردار کی فیصل آباد میں میڈیا سے گفتگو۔ ڈپٹی کمشنر کیپٹن ریٹائرڈ ندیم ناصر بھی ہمراہ۔ پاکستان کو پولیو سے پاک کرنا وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز کا پختہ عزم ہے، والدین پولیو ٹیموں سے مکمل تعاون کریں، دو قطرے عمر بھر کی معذوری سے بچاتے ہیں پنجاب بھر میں انسدادِ پولیو مہم کی خود نگرانی کر رہی ہوں مہم میں غفلت یا کوتاہی برتنے والوں کے خلاف سخت کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

کوئٹہ، مائننگ کی لیز لیکر کان کنی نہ کرنے والی 268 کمپنیوں کو نوٹس جاری

30 روز میں جواب جمع نہ کرانے والوں کے مائننگ لیز لائسنس منسوخ کردیئے جائیں گے

کوئٹہ (این این آئی) بلوچستان کے محکمہ معدنیات نے صوبے میں مائننگ لیز لائسنس لے کر کان کنی نہ کرنے والی 268 کمپنیز اور شخصیات کو نوٹسز جاری کردیئے، 30 روز میں جواب جمع نہ کرانے والوں کے مائننگ لیز لائسنس منسوخ کردیئے جائیں گے۔ ڈائریکٹر جنرل مائنز اینڈ منرل بلوچستان کی جانب سے صوبے کے مختلف اضلاع کوئٹہ، بولان، دکی، ہرنائی، چاغی، قلات، خاران، خضدار، لسبیلہ، مستونگ، پشین، قلعہ سیف اللہ، زیارت، واشک، ژوب، تربت میں مائننگ لیز لائسنس لے کر کان کنی نہ کرنے والی 268 کمپنیز اور شخصیات کو نوٹسز جاری کردیئے ہیں۔ سب سے زیادہ 76 کمپنیز اور شخصیات کو نوٹسز ضلع چاغی میں جاری کئے گئے ہیں، ان افراد نے ماربل، کرومائٹ، آئرن اور کی معدنیات کیلئے لیز الاٹ کرائی ہوئی ہیں۔ نوٹسز میں کہا گیا کہ لیز ہولڈرز نے بلوچستان مائنز اینڈ منرل ایکٹ 2025 کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اپنے علاقوں کو غیر پیداواری رکھا ہوا ہے۔

فیصل آباد پولیس نے وسیع پیمانے پر منشیات فروخت کرنے والے 2 ملزمان گرفتار کر لئے

مکوآنہ (این این آئی) فیصل آباد پولیس نے وسیع پیمانے پر منشیات فروخت کرنے والے 2 ملزمان گرفتار کر لئے، لاکھوں روپے مالیت کی 3 کلو سے زائد ہیروئن برآمد، پولیس نے مقدمات کا اندراج کر کے کارروائی شروع کردی۔ تفصیلات کے مطابق فیصل آباد کے تھانہ نشاط آباد پولیس نے کارروائی کر کے وسیع پیمانے پر منشیات فروخت کرنے والے ملزمان جاوید اور سلیمان کو گرفتار کرلیا۔ ملزمان کے قبضہ سے لاکھوں روپے مالیت کی 3 کلو سے زائد ہیروئن برآمد کرلی گئی۔

خیبر پختونخوا، فائر سیفٹی اقدامات سے متعلق محکمہ صحت کا مراسلہ جاری

تمام طبی اداروں میں آگ بجھانے والے آلات کی تنصیب اور فعالیت لازمی قرار دی جائے گی، الرٹ

پشاور (این این آئی) کراچی کے گل پلازا میں آگ لگنے کے واقعہ کے بعد محکمہ صحت خیبر پختونخوا کے اقدامات، صوبے کے تمام سرکاری و خودمختار ہسپتالوں کو الرٹ جاری کردیا گیا۔ فائر سیفٹی اقدامات سے متعلق محکمہ صحت خیبر پختونخوا کے مراسلے کے مطابق تمام طبی اداروں میں آگ بجھانے والے آلات کی تنصیب اور فعالیت لازمی قرار دی جائے گی۔ ہسپتالوں، میڈیکل کالجوں اور ضلعی دفاتر میں فائر سیفٹی یقینی بنانے کی ہدایت کی گئی ہے، مراسلہ میں کہا گیا کہ فائر سیفٹی میں کسی قسم کی غفلت برداشت نہیں کی جائے گی۔ مراسلے میں کہا گیا کہ کراچی کے گل پلازا واقعے کے بعد صوبے بھر کے ہسپتالوں میں حفاظتی آلات کی جانچ پڑتال جاری ہے۔ سیکرٹری صحت نے کہا کہ ناخوشگوار واقعے سے نمٹنے کے لیے اسپتالوں میں حفاظتی انتظامات مکمل کیے جا رہے ہیں۔

کراچی کے علاقے پاک کالونی میں مطلوب ملزم مارا گیا

کراچی (این این آئی) کراچی کے علاقے پاک کالونی میں فائرنگ کے تبادلے میں مطلوب ملزم ہلاک ہوگیا۔ ایس ایس پی کیماڑی امجد شیخ کے مطابق ہلاک ملزم کی شناخت امیر اللہ کے نام سے ہوئی ہے۔ ملزم کے قبضے سے پستول اور زمان ٹاؤن سے چوری کی گئی موٹر سائیکل برآمد ہوئی۔ پولیس کا کہنا ہے کہ ملزم امیر اللہ پر ڈکیتی، چوری، اسلحے اور پولیس پر فائرنگ کے مقدمات درج ہیں۔

نارووال: الخدمت فاؤنڈیشن وسطی پنجاب کے صدر انجینئر اکرام الحق ڈونرز کانفرنس سے خطاب کر رہے ہیں۔

فائر سیفٹی کی خلاف ورزی، صدر ہاشو سینٹر اور الیکٹرک مارکیٹ سیل کر دی گئی

دکانداروں کو سات روز قبل نوٹس جاری کیے گئے تھے، تاہم مارکیٹ میں حفاظتی اقدامات نہیں کیے گئے، اسسٹنٹ کمشنر

کراچی (این این آئی) صدر ہاشو سینٹر اور الیکٹرک مارکیٹ سیل کر دی گئی، دونوں مارکیٹوں میں دوسو سے زائد دکانیں موجود ہیں۔ تفصیلات کے مطابق فائر سیفٹی کی خلاف ورزی پر صدر کی دو مارکیٹیں سیل کر دی گئیں، جن میں صدر ہاشو سینٹر اور الیکٹرک مارکیٹ شامل ہیں، دونوں مارکیٹوں میں دوسو سے زائد دکانیں موجود ہیں۔ اس کے علاوہ صدر موبائل مارکیٹ کی مشہور بریانی کی دکان بھی بند کردی گئی۔ اسسٹنٹ کمشنر کی سربراہی میں پولیس نے کارروائی کی گئی، دکانیں سیل کرنے سے قبل پولیس کی جانب سے باقاعدہ اعلان کیا گیا کہ دکانوں کے اندر موجود افراد باہر آ جائیں۔ اسسٹنٹ کمشنر رانا صفیان کے مطابق دکانداروں کو سات روز قبل نوٹس جاری کیے گئے تھے، تاہم مارکیٹ میں حفاظتی اقدامات نہیں کیے گئے۔ انہوں نے کہا کہ فلور پر گیس سلنڈر، تھنر اور دیگر خطرناک سامان موجود تھا، جو کسی بڑے حادثے کا سبب بن سکتا تھا۔

پنجاب کی جیلوں میں 3 ہزار 873 قیدی نشئی نکلے، ہائیکورٹ میں رپورٹ پیش

ٹیسٹ سے معلوم ہوا 3 ہزار 873 قیدی منشیات استعمال کرتے جبکہ 6 ہزار 293 قیدیوں کے ٹیسٹ منفی آئے

لاہور (این این آئی) محکمہ جیل خانہ جات پنجاب کی جانب سے لاہور ہائیکورٹ میں رپورٹ جمع کرا دی گئی۔ رپورٹ کے مطابق پنجاب کی جیلوں میں 3 ہزار 873 قیدی منشیات استعمال کرنے والے نکل آئے جبکہ 6 ہزار 293 قیدیوں کے ٹیسٹ منفی آئے۔ 2025 میں پنجاب کی جیلوں میں 10 ہزار 166 منشیات کے ٹیسٹ کیے گئے تھے۔ لاہور ہائیکورٹ کے حکم پر جیلوں میں منشیات کے عادی قیدیوں کی اسکریننگ کا نظام نافذ کیا گیا

لیسکو کا بسنت پر بلاتعطل بجلی کی فراہمی پلان ہائیکورٹ میں

بجلی سے متعلق شکایات کے فوری ازالے کیلئے لیسکو ہیڈکوارٹر میں سینٹرل کنٹرول اینڈ کمانڈ سینٹر قائم کیا جائیگا' رپورٹ

لاہور (این این آئی) لاہور الیکٹرک سپلائی کمپنی (لیسکو) نے بسنت کے موقع پر بلاتعطل بجلی کی فراہمی اور عوامی تحفظ کو یقینی بنانے کے لئے تیار کردہ 27 نکاتی سیفٹی پلان لاہور ہائیکورٹ میں جمع کرا دیا۔ عدالت میں جمع کرائی گئی رپورٹ کے مطابق بجلی سے متعلق شکایات کے فوری ازالے کیلئے لیسکو ہیڈکوارٹر میں سینٹرل کنٹرول اینڈ کمانڈ سینٹر قائم کیا جائے گا جبکہ حکومت سے کوآرڈینیشن کے لئے کمشنر آفس میں بھی ایک کنٹرول روم قائم کیا جائے گا۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ کنٹرول رومز میں تین شفٹوں کے تحت ایس ڈی اوز 24 گھنٹے موجود رہیں گے، لاہور والڈ سٹی میں بلاتعطل بجلی کی فراہمی کو یقینی بنانے کیلئے داتا دربار ڈویژن میں خصوصی کنٹرول روم قائم کیا جائے گا۔ لیسکو انتظامیہ نے بسنت کے دنوں میں تمام آپریشنل اور فیلڈ اسٹاف کو ہائی الرٹ رہنے کی ہدایات جاری کر دی ہیں، پبلک سیفٹی کے پیش نظر 132 کے وی کے تمام گرڈ اسٹیشنز پر ایکسین 24 گھنٹے موجود رہیں گے۔

ڈرائیونگ لائسنس کے اجراء میں ریکارڈ اضافہ، 12 لاکھ سے زائد لائسنس جاری

لاہور (این این آئی) وزیراعلیٰ پنجاب کے احکامات پر صوبہ بھر میں ڈرائیونگ لائسنس کے اجراء کا عمل تیزی سے جاری ہے، جس کے نتیجے میں ڈرائیونگ لائسنس کے اجرا میں ریکارڈ اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ ترجمان ٹریفک پولیس کے مطابق جنوری 2026 کے دوران 12 لاکھ 41 ہزار سے زائد ڈرائیونگ لائسنس جاری کیے گئے۔ ترجمان کے مطابق اس عرصے میں 4 لاکھ 40 ہزار سے زائد شہریوں نے لرننگ لائسنس بنوائے جبکہ 4 لاکھ شہریوں کو ریگولر ڈرائیونگ لائسنس جاری کیے گئے۔

پی آئی اے اور ایئر فرانس کے ایل ایم کے درمیان اہم کارگو معاہدہ طے پا گیا

معاہدے کے تحت پی آئی اے کارگو کو ایئر فرانس کے ایل ایم کے عالمی نیٹ ورک تک رسائی حاصل ہوگی

کراچی (این این آئی) قومی ایئر لائن (پی آئی اے) نے عالمی ایوی ایشن گروپ ایئر فرانس کے ایل ایم سے کارگو اشتراک کر لیا ہے۔ پی آئی اے اور ایئر فرانس کے ایل ایم کا کارگو معاہدہ 15 جنوری سے نافذ العمل ہوگیا۔ معاہدے کے تحت پی آئی اے کارگو کو ایئر فرانس کے ایل ایم کے عالمی نیٹ ورک تک رسائی حاصل ہوگی۔ پاکستانی مصنوعات کی برآمدات اور عالمی منڈیوں تک رسائی میں نمایاں بہتری متوقع ہے۔ برآمدکنندگان ایک ہی ایئر وے بل پر پی آئی اے اور ایئر فرانس کے ایل ایم نیٹ ورک استعمال کر سکیں گے۔ پی آئی اے کارگو دبئی، ریاض یا دمام کے ذریعے ایئر فرانس کے ایل ایم نیٹ ورک سے منسلک ہوگی۔ نیٹ ورک میں ایمسٹرڈیم، پیرس، برسلز، فرینکفرٹ، اسٹٹ گارٹ اور ڈسلڈوف شامل ہیں

شہر قائد میں چوری کی ایک انوکھی واردات، چور 4 بکرے چوری کر کے فرار

کراچی (این این آئی) شہر قائد میں چوری کی ایک انوکھی واردات پیش آئی ہے جہاں چور 4 بکرے چوری کر کے فرار ہوگئے۔ تفصیلات کے مطابق کراچی کے علاقے نیو کراچی سیکٹر الیون میں مویشی چوری کی واردات پیش آئی ہے جہاں 3 ملزمان 4 بکرے چوری کر کے فرار ہوگئے۔ واردات کی سی سی ٹی وی فوٹیج منظر عام پر آ گئی، فوٹیج میں دیکھا جاسکتا ہے کہ ملزمان نے واردات میں سفید رنگ کی کار استعمال کی ہے۔

لاہور: برٹش کونسل اور آواز دو پروگرام پنجاب کے زیراہتمام پری بجٹ سیمینار کے شرکاء کا گروپ فوٹو۔

راولپنڈی: ڈسٹرکٹ پبلک پراسیکیوٹر میاں عمران رحیم سی سی ڈی افسران کو پراسیکیوشن کے امور سے متعلق تربیتی لیکچر دے رہے ہیں۔

سرگودھا بس نے مسافر رکشہ کو کچل دیا، 6 افراد جاں بحق، 3 زخمی

بس ڈرائیور موقع سے فرار ہو گیا تاہم متوفین اور زخمیوں کو تشویشناک حالت میں ہسپتال منتقل کر دیا گیا

سرگودھا (این این آئی) تیز رفتار بس کے مسافر رکشہ کو کچل دینے میں تین خواتین سمیت 6 افراد جاں بحق اور تین افراد شدید زخمی ہو گئے جن کو ہسپتال منتقل کر کے پولیس مصروف تفتیش ہے۔ ذرائع کے مطابق ٹوبہ سے سمندری روڈ پر گاؤں رجانہ کے قریب فیصل آباد سے جانے والی تیز رفتار بس کے مسافر رکشہ کو کچل دینے میں 3 خواتین سمیت 6 افراد جاں بحق اور 3 افراد شدید زخمی ہو گے اور حادثہ میں رکشہ کو شدید نقصان پہنچا جبکہ بس ڈرائیور موقع سے فرار ہو گیا

ایڈیشنل آئی جی کراچی کا پولیس 15 مددگار کال سینٹر کا دورہ، کارکردگی کا تفصیلی جائزہ

دورے کے دوران ایس ایس پی ایسٹ سمیت دیگر سینئر پولیس افسران بھی موجود تھے

کراچی (این این آئی) ایڈیشنل انسپکٹر جنرل کراچی آزاد خان نے پولیس 15 مددگار آفس کے کال سینٹر کا دورہ کیا، جہاں انہوں نے ایمرجنسی ریسپانس نظام کی مجموعی کارکردگی کا تفصیلی جائزہ لیا۔ اس موقع پر ڈی آئی جی سیکیورٹی اینڈ ایمرجنسی سروسز ڈویژن ڈاکٹر مقصود احمد نے ایڈیشنل آئی جی کراچی کو پولیس 15 مددگار کی مجموعی کارکردگی، جاری اقدامات اور بہتری کے منصوبوں سے متعلق تفصیلی بریفنگ دی۔ دورے کے دوران ایس ایس پی ایسٹ سمیت دیگر سینئر پولیس افسران بھی موجود تھے۔ ایڈیشنل آئی جی کراچی نے پولیس 15 مددگار کے آپریشنل نظام، کال ریسپانس اور عوامی شکایات کے ازالے کے طریقہ کار کا جائزہ لیتے ہوئے افسران کو فرائض کی مزید موثر، بروقت اور پیشہ ورانہ انجام دہی سے متعلق ضروری ہدایات جاری کیں۔

کراچی، کیماڑی میں پولیس مقابلے میں زخمی ہونے والا ملزم دوران علاج دم توڑ گیا

کراچی (این این آئی) شہر قائد میں کیماڑی کے تھانہ پاک کالونی کی حدود میں مبینہ پولیس مقابلے کے دوران زخمی حالت میں گرفتار ہونے والا ملزم دم توڑ گیا۔ پولیس حکام کے مطابق واقعہ پرانا گولیمار کے قریب پیش آیا جہاں پولیس اور ملزم کے درمیان فائرنگ کا تبادلہ ہوا۔ ایس ایس پی کیماڑی امجد احمد شیخ نے بتایا کہ ہلاک ملزم سے ایک پستول اور زمان ٹاؤن سے مسروقہ موٹر سائیکل برآمد کی گئی۔

کراچی، کورنگی میں نامعلوم گاڑی کی ٹکر سے موٹر سائیکل سوار دو نوجوان جاں بحق

کراچی (این این آئی) شہر قائد کے علاقے کورنگی کراسنگ انڈس اسپتال کے قریب پیش آنے والے خوفناک ٹریفک حادثے میں موٹر سائیکل پر سوار دو نوجوان جاں بحق ہوگئے۔ ریسکیو حکام کے مطابق حادثہ نامعلوم گاڑی کی ٹکر سے پیش آیا۔ ریسکیو ذرائع کے مطابق حادثے کے نتیجے میں ایک نوجوان موقع پر ہی جاں بحق ہوگیا، جبکہ دوسرا نوجوان شدید زخمی حالت میں قریبی اسپتال منتقل کیا گیا جہاں وہ دورانِ علاج زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے دم توڑ گیا۔

کراچی: ایڈیشنل انسپکٹر جنرل کراچی آزاد خان پولیس 15 مددگار آفس کے کال سینٹر کے دورے کے موقع پر بریفنگ دی جارہی ہے۔

ریاست مخالف پروپیگنڈا برداشت نہیں کیا جائے گا، پیر پگارا

ملک کو بحران سے نکالنے کا واحد راستہ شفاف انتخابات ہیں، علماء مشائخ فیڈریشن کے وفد سے ملاقات

کراچی (این این آئی) مسلم لیگ فنکشنل اور جی ڈی اے کے سربراہ پیر پگارا نے علماء مشائخ فیڈریشن آف پاکستان کے وفد سے ملاقات کے دوران کہا کہ ریاست مخالف پروپیگنڈا برداشت نہیں کیا جائے گا اور ملکی سلامتی پر کسی بھی قسم کا سمجھوتا ناقابل قبول ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ حکمرانوں کے پاس ملک چلانے کی اہلیت و قابلیت نہیں اور ملکی اداروں کی مسلسل تباہ حالی اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ موجودہ حکمران عوامی توقعات پر پورا نہیں اتر رہے۔ پیر پگارا نے کہا کہ ملک میں کرپشن، نااہلی اور غلط پالیسیوں نے مضبوط اداروں کو کمزور کر دیا ہے جس کے باعث عام شہری مہنگائی، بے روزگاری اور معاشی بدحالی کا شکار ہیں جبکہ روزمرہ استعمال کی اشیاء عوام کی پہنچ سے دور ہو گئی ہیں اور تعلیم یافتہ نوجوان ڈگریاں ہاتھ میں لیے روزگار کے لیے در در کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ لاقانونیت اور بڑھتی ہوئی بے امنی حکومت کی رٹ ختم ہونے کا ثبوت ہیں اور قانون نافذ کرنے والے ادارے سیاسی دباؤ کے باعث آزادانہ طور پر اپنا کردار ادا کرنے سے قاصر ہیں۔

حالات حاضرہ میں فتنہ قادیانیت کو نظرانداز نہیں کیا جاسکتا، ڈاکٹر ابوالخیر زبیر

سربراہ جمعیت علماء پاکستان (نورانی) کا حکیم مشتاق حیدری کے 24 ویں سالانہ عرس سے خطاب

کراچی (این این آئی) جمعیت علماء پاکستان (نورانی) کے سربراہ ڈاکٹر ابوالخیر زبیر نے کہا ہے کہ اولیاء اللہ نے تبلیغ اسلام کے ذریعے عشق مصطفیٰ کی شمع کو روشن رکھا اور ختم نبوت پر پہرا بھی دیا۔ آج کے قومی حالات میں فتنہ قادیانیت کی شرانگیزیوں کو نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔ وہ گزشتہ روز غوث الوقت قطب عالم حضرت حکیم مشتاق احمد حیدری کے 24 ویں سالانہ عرس مبارک کے موقع پر مسجد مقام محمود درگاہ فیض مشتاق پاک کالونی میں خطاب کر رہے تھے۔ قبل ازیں سجادہ نشین حکیم زوہیر احمد نقشبندی مجددی، صاحبزادہ علامہ محمود الزہری و دیگر نے بھی خطاب کیا۔ ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر نے حضرت حکیم مشتاق احمد حیدری کی اسلامی روحانی خدمات کو زبردست خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ ان کی گراں قدر خدمات تاریخ اسلامی میں ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ مساجد، مدارس اور خانقاہیں دین اسلام کی حفاظت کا بڑا ذریعہ ہے انہیں آباد رکھا جائے۔

لاہور سمیڈا کے عہدیدار محمد یاسین، سید سفیر علی عباس، رانا صہیب اپنی موجودگی میں موٹر سائیکلوں پر حفاظتی راڈز لگوا رہے ہیں۔

شب برات اللہ کی رحمت و مغفرت کی عظیم رات ہے، پیر ارشد کاظمی

جامع مسجد قباء، اردو نگر، ایچ ایریا میں منعقدہ عظیم الشان محفل شب برأت سے خطاب، امن و رواداری کا پیغام

کراچی (این این آئی) تحریک اہلسنت پاکستان صوبہ سندھ کے صدر پیر سید ارشد علی شاہ کاظمی القادری نے کہا ہے کہ شب برات اللہ تعالیٰ کی رحمت، مغفرت اور بخشش کی بابرکت رات ہے، جس میں بندوں کے اعمال اللہ کے حضور پیش کیے جاتے ہیں، لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ اس رات کو عبادت، توبہ اور استغفار میں گزارے۔ انہوں نے کہا کہ شب برات ہمیں اپنے گناہوں پر ندامت، والدین، اساتذہ اور مرحومین کے لیے دعائے مغفرت اور امتِ مسلمہ کی فلاح و بہبود کے لیے اجتماعی دعا کا درس دیتی ہے۔ نوجوانوں کو چاہیے کہ وہ اس بابرکت رات میں فضولیات سے اجتناب کرتے ہوئے ذکر و اذکار اور نوافل میں مشغول رہیں۔ یہ باتیں انہوں نے انجمن نوجوانان انصار غلامان مصطفیٰ ﷺ و اہل محلہ کے زیراہتمام جامع مسجد قباء، اردو نگر، H ایریا میں منعقدہ عظیم الشان محفل شب برأت سے صدارتی خطاب کرتے ہوئے کہیں۔

ججز کو جذبات نہیں قانون کے مطابق فیصلے کرنے ہوں گے، وفاقی آئینی عدالت

طالبعلم کو اسپیشل/سپر سپلیمنٹری امتحان کی اجازت کے سندھ ہائی کورٹ کے فیصلہ کالعدم قرار دیدیا

اسلام آباد (این این آئی) وفاقی آئینی عدالت نے طالبعلم کو اسپیشل/سپر سپلیمنٹری امتحان کی اجازت کے سندھ ہائی کورٹ کے فیصلہ کالعدم قرار دیدیا۔ منگل کو وفاقی آئینی عدالت نے تحریری فیصلے میں کہا کہ ججز کو جذبات نہیں قانون کے مطابق فیصلے کرنے ہوں گے، عدالتیں ذاتی اخلاقیات یا ہمدردی سے قانون کی جگہ نہیں لے سکتیں۔ تحریری فیصلے میں کہا گیا کہ قانون، ضابطے یا ریگولیشن میں اسپیشل/سپر سپلیمنٹری امتحان کی اجازت موجود نہیں۔

اینٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ سندھ کا سعدہ آباد کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی کے دفتر پر اچانک چھاپہ

اینٹی کرپشن ٹیم نے دستیاب جزوی دستاویزات کی تصدیق شدہ نقول کو تحویل میں لے کر تفتیش کا آغاز کردیا

کراچی (این این آئی) ڈائریکٹر جنرل اینٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ سندھ امتیاز ابڑو کی ہدایات پر صوبے بھر میں کرپشن کے خلاف کارروائیاں تیز کردی گئی ہیں۔ اسی سلسلے میں اینٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ سندھ، کراچی کی ایک خصوصی ٹیم نے اسکیم 33، سیکٹر A/1-45 میں واقع سعدہ آباد کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی کے دفتر پر اچانک چھاپہ مارا۔ یہ کارروائی مجاز حکام کی منظوری سے اسسٹنٹ ڈائریکٹر (ایگزیکٹو) اینٹی کرپشن کراچی محمد نواز پنہور کی نگرانی میں کی گئی، جبکہ چھاپے کی قیادت انکوائری آفیسر، انسپکٹر ضلع وسطی رضوان سحر نے کی۔ چھاپے کے دوران سوسائٹی کے رجسٹرڈ دفتر، جو ایل-26، بلاک-17، گلشنِ اقبال میں واقع ہے، میں تفصیلی جانچ پڑتال کی گئی۔ جانچ کے دوران انکشاف ہوا کہ سوسائٹی کا مکمل ریکارڈ رجسٹرڈ دفتر میں موجود نہیں تھا۔

ننکانہ، پولیس نے آتش بازی، شیشہ فروخت کرنیوالوں کو گرفتار کرلیا

سانگلہ ہل (این این آئی) ڈی پی او ننکانہ فراز احمد کی ہدایت پر تھانہ سٹی پولیس نے جرائم پیشہ عناصر کیخلاف کاروائیوں کے دوران آتش بازی کا سامان اور شیشہ فروخت کرنے والوں کو گرفتار کر کے انکے قبضہ سے بھاری تعداد میں سامان آتش بازی اور شیشہ وغیرہ برآمد کرلیا، پولیس نے آتش بازی کا سامان فروخت کرنے پر ملزم شاہم اور بابر بلال کو گرفتار کیا جبکہ شیشہ فروخت کرنے پر ملزمان عدنان اور علی حمزہ وغیرہ کو گرفتار کیا۔

اگر وزیراعظم گھر نہیں جا رہے تو میں بھی نہیں جا رہا: میئر کراچی مرتضیٰ وہاب

کراچی (این این آئی) میئر کراچی مرتضیٰ وہاب نے کہا ہے کہ کیا وزیراعظم گھر جا رہے ہیں؟ اگر وزیرِ اعظم نہیں جا رہے تو میں بھی نہیں جا رہا۔ کراچی میں میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ حافظ نعیم الرحمن یہاں تصویر لگاتے ہیں، اپنی تصویر لاہور میں لگا کر دکھائیں؟ مرتضیٰ وہاب نے کہا کہ جہاں کوتاہی نظر آئی وہاں افسر کے خلاف کارروائی ہوئی، یہ نہیں ہوسکتا کہ افسران کام نہ کریں اور گالیاں ہم کھائیں، شہر کام کا طلب گار ہے، ہمیں مل کر شہر کے مسائل حل کرنا ہوں گے

لاہور لاہور بار ایسوسی ایشن کے زیراہتمام یوم یکجہتی کشمیر کی مناسبت سے سیمینار سے صدر عرفان حیات باجوہ خطاب کر رہے ہیں۔

امن مخدوش، بلوچستان میں ٹرین اور موبائل فون انٹرنیٹ سروس چوتھے روز بھی معطل

پشاور کے لیے جعفر ایکسپریس کوئٹہ سے چھوتے روز بھی روانہ نہیں ہوئی، کراچی جانے والی بولان میل بھی معطل

کوئٹہ (این این آئی) بلوچستان میں دہشت گرد حملوں کے بعد کوئٹہ سمیت صوبے کے بیشتر علاقوں میں چوتھے روز بھی موبائل فون انٹرنیٹ سروس اور ٹرین سروس معطل رہی جس کے باعث انٹرنیٹ سروس معطل ہونے سے صارفین کو مشکلات کا سامنا رہا جبکہ صحافی برادری انٹرنیٹ سروس معطلی کے باعث مشکلات سے دو چار رہی۔ یاد رہے کہ بلوچستان میں دہشت گرد حملوں کے بعد انٹرنیٹ سروس معطل کی گئی تھی۔

چیف جسٹس سے ہاتھ جوڑ کر اپیل کرتا ہوں کہ لوگوں کی اپیلیں سنی جائیں، شیخ رشید

لوگوں کے گھروں میں ماتم چل رہا ہے، جو قصوروار ہیں ان کو سزائیں ملیں، بے قصور رہا ہو سکیں، میڈیا سے گفتگو

راولپنڈی (این این آئی) عوامی مسلم لیگ کے سربراہ شیخ رشید کا کہنا ہے کہ چیف جسٹس سے ہاتھ جوڑ کر اپیل کرتا ہوں کہ لوگوں کی اپیلیں سنی جائیں۔ انسداد دہشت گردی عدالت کے باہر میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ لوگوں کو 40 سال کی سزائیں ہوئی ہیں، چیف جسٹس سے کہتا ہوں کہ اپیلیں سنی جائیں۔ شیخ رشید نے کہا کہ میرے بھتیجے کو 40 سال کی سزا ہوئی، لوگوں کے گھروں میں ماتم چل رہا ہے

ہیلتھ کارنر

موٹاپے کے اسباب و تدارک

موٹاپا متعدد امراض کا موجب بن سکتا ہے، وزن بڑھنے کو کنٹرول کرنے کیلئے سنجیدہ اقدامات کئے جانے چاہئیں

ضرورت سے زائد خوراک کھائی جائے تو اضافی کیلوریز چربی کی شکل میں جسم کے اندر جمع ہونے لگتی ہے اور بالآخر موٹاپے کا باعث بنتی ہے

ڈاکٹر نوید خان

وزن زیادہ ہونے کی وجوہات: وزن کی زیادتی خود کوئی بیماری نہیں لیکن اگر وزن میں بہت زیادہ اضافہ ہو جائے تو اس کی وجہ سے دیگر کئی امراض پیدا ہو سکتے ہیں۔ مثلاً دل کے امراض ہائی بلڈ پریشر، ذیابیطس، فالج، جوڑوں کے امراض، بینائی کم ہونا وغیرہ۔ وزن زیادہ ہونے کے خاص وجوہات یہ ہیں۔

1۔ضرورت سے زائد خوراک کھائی جائے تو اضافی کیلوریز چربی کی شکل میں جسم کے اندر جمع ہونے لگتی ہے اور بالآخر موٹاپے کا باعث بنتی ہے۔ 7000 کیلوریز سے ایک کلوگرام وزن بڑھتا ہے۔ (خوراک سے جو توانائی ملتی ہے اسے Cal میں ناپتے ہیں)۔

2۔دل، جگر یا گردوں کی خرابی سے جسم کے بعض مقامات پر پانی بھرنا شروع ہو جاتا ہے اور جسم پر سوجن ہو جاتی ہے۔ اسے استقا (Ascitis) کہتے ہیں۔ سوجن کی وجہ سے انسان موٹا لگتا ہے۔ لیکن یہ فالتو پانی اور فالتو مادوں کی وجہ سے ہوتا ہے جو باہر نکلنے کے بجائے جسم کے اندر جمع ہونے لگتے ہیں۔ جب کہ خوراک کی زیادتی سے موٹاپا جسم میں چربی جمع ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے۔

3۔بعض لوگ کم کھاتے ہیں پھر بھی ان کا وزن زیادہ ہوتا ہے۔ ایسا معدہ کی خرابی یا تھائی رائڈ گلینڈ کی خرابی ہے ہوسکتا ہے۔ فزیکل ورک بالکل نہ کیا جائے تو اس کی وجہ سے بھی ہوسکتا ہے کیونکہ اس طرح Calorig کا burn نہیں ہوتا اور وہ جسم میں چربی کی شکل میں جمع ہو جاتی ہے۔

4۔خواتین میں وزن بڑھنا کچھ خاص پرابلم (Dysmanorn) کی وجہ سے ہوسکتا ہے۔

غذائی احتیاطیں: وزن کم کرنے کے لیے Crash ڈائٹ یعنی روزانہ کی خوراک میں اچانک بہت کمی نہ کریں اس سے بہت کمزور پیدا ہو جاتی ہے۔ کریش ڈائٹ سے اگر وزن تیزی سے کم ہوتا ہے تو بعد میں دوبارہ بڑھ جاتا ہے۔ اس طرح Fad ڈائٹ بھی نقصان دہ ہے۔ یہ کم کیلوریز پر مشتمل ہوتی ہے اس میں کاربوہائیڈریٹس اور فیٹس کم ہوتے ہیں جب کہ پروٹین اور فائبرز زیادہ ہوتے ہیں۔ ہائی پروٹین ڈائٹ اور ہائی فائبرز ڈائٹ Fad ڈائٹ ہیں۔ fad ڈائٹ غذائی قلت (Mslnutrition) پیدا کرتی ہے جس کے باعث کئی مسائل پیدا ہوتے ہیں۔

(1۔پانی کی کمی Dehydration اگر ہائی پروٹین لیا ہو۔ 2۔ہڈیوں کا کمزور ہونا جس کی وجہ سے bone fracture خصوصاً Hip bone fracture کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ 3۔قوت مدافعت کم ہو جانا۔ 4۔اسکن الرجی۔ 5۔ناخنوں کا کھردار پن۔ 6۔بالوں کا گرنا۔ 7۔آنکھوں کی گرDark circle۔ 8۔فائبر کی زیادتی Cramping Bloating (سوجن) اور diarrlea کرسکتی ہے۔ 9۔حاملہ خواتین میں کم وزن بچوں کی پیدائش۔ 10۔ Nursing خواتین میں بچے کی صحت کو خطرہ۔)

☆ وزن اگر کم کرنا ہے تو Slow کریں۔ ایک ماہ میں اوسط دو کلوگرام کریں۔ ☆ Crash ڈائٹ اور fad ڈائٹ کے بجائے ڈائٹ کنٹرول کریں۔ چربی اور شکر والی اشیا کم کردیں۔ سرخ گوشت کھانا کم کردیں۔ سبزیاں، پھل، سلاد زیادہ کھائیں۔ ☆ فزیکل ورک یا ایکسر سائز کر کے کیلوریز کو زیادہ burn کرنے کی کوشش کریں۔ ناشتہ ضرور کریں دوپہر اور رات کا کھانا کم کردیں۔ رات کا کھانا سونے سے کم از کم تین گھنٹہ قبل کھالیں۔ سوتے وقت کوئی بھاری غذا ہرگز نہ لیں۔ ☆ دو کھانوں کے درمیان کوئی بھاری غذا نہ کھائیں۔ بھوک سے کچھ کم کھائیں۔

ڈائٹ پلان: وزن کم کرنے کے لیے ڈائٹ پلان سب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ لیکن یہ ایک ٹیکنیکل اور پروفیشنل کام ہے اور ایک ماہر غذائیت ہی ڈائٹ پلان تیار کرسکتا ہے۔ کیونکہ بیلنس ڈائٹ کے اصول سب کے لیے یکساں ہوتے ہیں۔ جب کہ روزانہ خوراک کا غذائی چارٹ بنیادی طور پر سب کے لیے الگ ہوتا ہے اور کسی ایک شخص کا چارٹ میں ہفتہ یا دو ہفتہ میں تبدیل ہوتا ہے۔ مثلاً ایک شخص کو کیا غذا لینا ہے کتنی مقدار میں اور کتنی Cal کے ساتھ لینا ہے؟۔ بیماری کے مطابق اور کسی خاص غذا کا انتخاب۔ اسی طرح کی دیگر بہت سے باتوں کو مدنظر رکھنا ہوتا ہے۔ آسان اصولوں پر مبنی غذائی طریقہ کار عمل کر کے بہتر نتائج حاصل کیے جاسکتے ہیں۔ وقت ضرورت اپنے قابل اعتبار فیملی فزیشن سے مشورہ کر سکتے ہیں۔ اکثر سلمنگ سینٹر میں ایک ہی ڈائٹ چارٹ ہر کلائنٹ کو دیا جاسکتا ہے جو اصولی طور پر بالکل غلط ہے اور اس طرح کے ڈائٹ چارٹ پر عمل کرنا فائدہ کے بجائے نقصان دہ ہے۔

بھاپ (Steam) کا مقصد: پسینہ آنا جسم کا ایک قدرتی عمل ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ جسم سے فالتو مادوں کا اخراج ہو جائے۔ اس طرح جلد اور خون کی صفائی ہوتی ہے۔ فزیکل ایکسر سائز کرنے سے پسینہ آتا ہے۔ پسینہ کی بہت زیادتی کی وجہ سے اکثر جسم میں پانی کی کمی Dehydration ہو جاتی ہے۔ لہٰذا اس بات کا خیال رکھنا چاہیے۔ ایکسر سائز کے ذریعے پسینہ لانے کا عمل مناسب ہے لیکن بھاپ کے عمل سے پسینہ لانا مناسب طریقہ نہیں ہے کیونکہ اس میں جسم کو بیرونی طور پر heat دی جاتی ہے۔ پاکستان جیسے گرم ملک میں جلد پر بھاپ کا عمل فائدہ کے بجائے نقصان دہ ہے۔ اس سے جلد کی بیرونی تہہ کے ٹشوز Damage ہوتے ہیں اور جلد میں حساسیت بڑھ جاتی ہے۔ جلد پر بھاپ کا عمل دراصل ایک طبی عمل ہے اور جوڑوں پٹھوں کی کچھ مخصوص بیماریوں میں استعمال ہوتا ہے۔

وزن کم کرنے کی دوائیں: وزن کم کرنے کے لیے میڈیسن پر پوری دنیا میں بہت کام ہوا ہے لیکن کوئی ایک بھی میڈیسن تسلی بخش رزلٹ نہیں دے سکی ہے۔ لہٰذا بہتر یہ ہے کہ بازاری اور اشتہاری دوائیں استعمال نہ کریں اس سے نقصان کا خدشہ ہے اس کے بجائے ان خرابیوں کا علاج کرائیں جن کی وجہ سے وزن بڑھتا ہے۔ دوسری اہم بات لائف اسٹائل میں تبدیلی کی ضرورت ہے۔

ایکسر سائز کے طبی پہلو: جسم کی فٹنس کا انحصار ڈائٹ کے بعد فزیکل ورک یا ایکسر سائز پر ہے۔ عمر گزرنے کے ساتھ مسلز اور جوڑوں میں سختی آنے لگتی ہے۔ ہڈیاں کمزور ہونے لگتی ہیں۔ خون کی نالیاں سخت اور تنگ ہونے لگتی ہیں۔ اس طرح خون کی فراہمی کا راستہ کم ہو جاتا ہے جس سے اعضا کو کم خون ملتا ہے اور ان کی کارکردگی متاثر ہوتی ہے۔ فزیکل ورک یا ایکسر سائز کرنے سے خون کی نالیاں مسلز جوڑ سب کی Stiffness ختم ہو جاتی ہے۔ یہ Flexible ہو جاتے ہیں۔ مسلز اور جوڑ میں سختی ہو تو ان کو حرکت دینے سے تکلیف ہوتی ہے اس لیے ان میں لچک بہت ضروری ہے۔ وہ مریض جو کسی بیماری کے سبب طویل عرصہ بستر پر لیٹے رہتے ہیں ڈاکٹر انہیں ممکنہ حد تک جسمانی حرکات اور فزیوتھراپی کا مشورہ دیتے ہیں تاکہ ان کے اعضا جام نہ ہوں۔

فزیکل ورک اور ایکسر سائز میں بنیادی فرق ہے فزیکل ورک میں جسمانی حرکات میں توازن نہیں اور یہ systematic نہیں ہوتیں۔ مثلاً پیدل چلنا، اس میں ٹانگوں متحرک ہوتی ہیں جب کہ upper اوپر والے جسم کی حرکات نہیں ہیں۔ صحیح ایکسر سائز وہ ہے جس میں جسم کے تمام اہم مسلز اور جوڑ حصہ لیں۔

اس کے لیے کسی شخص فزیکل کنڈیشن، عمر، بیماری وغیرہ Consider کرنا ضروری ہے مثلاً ایک Heart یا HBP کے مریض کو سخت ورزشیں کرنا نقصان دہ ہوتا ہے۔ ایروبکس ایکسر سائز کا اچھا سسٹم ہے۔ اس میں تیز حرکات ہوتی ہیں جس سے fats burning بھی تیزی سے ہوتی ہے۔ جن خواتین کا وزن یا عمر زیادہ ہے ان کو گھٹنوں اور ٹخنوں میں درد ہو جاتا ہے اور سوجن بھی ہو جاتی ہے۔ کیونکہ ان ایکسر سائز کے کرنے سے گھٹنوں اور ٹخنوں کے جوڑوں پر بہت دباؤ پڑتا ہے لہٰذا ایسی خواتین ایروبکس ایکسر سائز میں احتیاط رکھیں۔ کوئی بھی ایکسر سائز ہمیشہ کم سے شروع کریں اور برداشت کے مطابق کریں۔ ایکسر سائز غلط طریقے سے کرنے سے مسلز Pull ہو سکتے ہیں ان مسلز کو ٹھیک کرنا الگ تیکنیک ہے۔ اس کے لیے Counter Balance ایکسر سائز کرائی جاتی ہے۔ یوگا ایکسر سائز کا بہترین سسٹم ہے۔ انسانی جسم اور ذہن قدرتی ساخت اور افعال کے مطابق ہے اس لیے پوری طرح انسانی جسم کے ساتھ allign ہو جاتا ہے۔

فٹنس اور سلمنگ: وزن کم کرنا اور فٹنس برقرار رکھنا دو الگ مقاصد ہیں لہٰذا ان دونوں مقاصد کے لیے ڈائٹ پلان اور ایکسر سائز کا تعین اور طریقہ مختلف ہوتا ہے۔ بہت سے لوگ جن کا وزن نارمل ہے اور وہ وزن کم کرنا نہیں چاہتے۔ وہ بھی فٹنس کے لیے ایکسر سائز کرتے ہیں۔ وزن کم کرنے کے لیے کی جانے والی ورزشوں کی بنیاد اس اصول پر ہے کہ ایکسر سائز کرنے سے کیلوریز جلتی ہوتی ہیں۔ یا دوسرے الفاظ میں جسم کی کم چربی کم ہوتی ہے۔ لہٰذا ورزشوں کا پیکج اس طرح تیار کیا جاتا ہے کہ کیلوریز زیادہ Burn ہوں۔

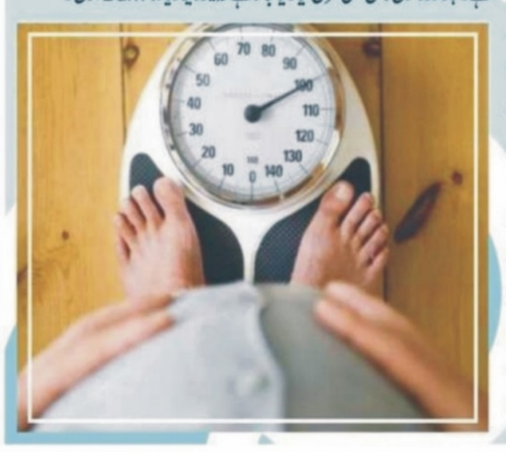

دھنیا کے طبی فوائد

جنوبی ایشیاء میں دھنیا کا استعمال کھانوں میں صدیوں سے ہو رہا ہے اس کی تاثیر سرد خشک ہے۔ کھانوں کو لذیذ اور خوشبودار بناتا ہے۔ دل اور دماغ کو طاقت دیتا ہے۔ نیند لاتا ہے۔ قابض ہے۔ بھوک لگاتا ہے۔ زود ہضم ہے۔ جگر معدے اور انتڑیوں کو طاقت بخشتا ہے۔ یہ کچا بھی کھایا جاتا ہے۔ کھٹائی کے شائقین اس میں سرکہ ملا کر کھاتے ہیں جو کہ مفید نہیں سلاد کے ساتھ ٹماٹر کھائے جائیں تو زیادہ مفید ہے ماہرین صحت کے مطابق دھنیا بخار کی شدت اور سوجن کو کم کرتا ہے۔ خشک دھنیا بخار کی شدت کو کم کرنے میں مدد دیتا ہے۔ دھنیا ٹھنڈی تاثیر کی حامل خوشبودار سبزی ہے۔ اس میں موجود پروٹین، کاربوہائیڈریٹس، ،وٹامن اے اور وٹامن بی کافی مقدار موجود ہے۔۔ معالجین اسے معدے کے لئے بھی بہترین قرار دیتے ہیں۔ اسے معدے کی کارکردگی بہتر بنانے والی دواؤں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ دھنیئے کے استعمال سے بخار کی شدت اور سوجن کم کرنے میں مدد ملتی ہے۔ جبکہ جوڑوں کے درد کے لئے بھی دھنیا بے حد مفید ہے۔ یہ جسم میں انسولین کی پیداوار بڑھا کر شوگر لیول کو کنٹرول کرتا ہے۔

ہومیو پیتھک علاج میں لوگوں کی دلچسپی بڑھ رہی ہے

ہم مرض کا نہیں بلکہ مریض کا علاج کرتے ہیں۔ معروف ہومیو پیتھک ڈاکٹر افتخار حسین کی بات چیت

ہومیو پیتھک ایک قدیم طریقہ علاج ہے، جس کا آغاز انیسویں صدی سے قبل جرمنی میں ہوا تھا جو آہستہ آہستہ ساری دنیا میں اپنی پہچان بنانے میں کامیاب ہو گیا۔ برطانیہ کے حوالے سے یہ بات قابل ذکر ہے کہ حکومت کی جانب سے ایلو پیتھک علاج و معالجے کی مفت سہولت ہونے کے باوجود بہت سے لوگ پرائیوٹ ہومیو پیتھک علاج کروانا پسند کرتے ہیں جبکہ برطانیہ کا قومی ادارہ برائے صحت این ایچ ایس کے کچھ ہسپتال اور جنرل فزیشن مریضوں کو ہومیو پیتھک دواؤں سے علاج کروانے کی بھی پیشکش کرتے ہیں۔ ڈاکٹر افتخار حسین ایک ہومیو پیتھک ڈاکٹر ہیں جو کافی عرصے سے لندن کے علاقے ساتھ ہال میں ہومیو پیتھک کلینک چلاتے رہے ہیں انھوں نے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ "ہم مرض کا نہیں بلکہ مریض کا علاج کرتے ہیں۔"

ان کے بقول میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہومیو پیتھک علاج کی کامیابی ہے کہ لوگ انگلش دواؤں سے فائدہ نا ہونے کے بعد ہم سے رجوع کرتے ہیں کیونکہ ہمارے علاج کا کوئی سائیڈ افیکٹ نہیں ہے، جہاں تک علاج کے ست ہونے کا تعلق ہے تو ایلو پیتھی علاج میں بھی ہائی بلڈ پریشر اور ذیابیطس کے مریض ساری زندگی دوائیں کھاتے ہیں جو کہ ان کے مرض کا علاج نہیں ہوتی ہیں جبکہ ہمارے پاس ہائی بلڈ پریشر اور ذیابیطس کے لیے دوا موجود ہے جو مرض کو جڑ سے اکھاڑ کر پھینک سکتی ہیں لیکن جو لوگ محض ٹائم پاس سمجھ کر علاج کرواتے ہیں تو ایسے لوگوں کو کسی قسم کا علاج مطمئن نہیں کر سکتا کیونکہ علاج میں افاقہ اسی صورت میں ہوتا ہے جب علاج پر اعتقاد کیا جائے اور دوائیں پابندی سے استعمال کی جائیں۔ ڈاکٹر افتخار کا کہنا تھا کہ ہومیو پیتھک علاج میں ہر مرض کی دوا موجود ہے شرط صرف ایک اچھے تجربہ کار ڈاکٹر کی ہے جو مرض کی صحیح تشخیص کرے کیونکہ ہومیو پیتھک علاج میں مرض کی اصل وجہ تک پہنچنے کے لیے مریض سے اس کے دن رات کے معمولات معلوم کیے جاتے ہیں اور مرض کی وجہ کا علاج کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر ایک سر درد کا مریض کسی ایلو پیتھک ڈاکٹر سے علاج کرواتا ہے تو اسے پین کلر دوا دی جاتی ہے جو علاج نہیں ہے لیکن ہومیو پیتھی میں ایک سر کے درد کے مریض سے پوچھا جاتا ہے کہ اسے یہ درد دن کے کون سے پہر میں ہوتا ہے، درد ٹھنڈ میں بڑھتا ہے یا گرمی سے اس کی شدت میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس کے بعد مریض کی کیفیت کے مطابق دوا تجویز کی جاتی ہے۔ ڈاکٹر افتخار کہتے ہیں کہ، پاکستان کے حوالے سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہاں گلی محلوں میں ہومیو پیتھک کلینک کا بورڈ نظر آتا ہے لیکن میں انھیں ڈاکٹر نہیں مانتا ہوں جبکہ ایک اچھے ہومیو پیتھک ڈاکٹر کی کلینک کے باہر آج بھی قطاریں نظر آتی ہیں۔ ڈاکٹر افتخار نے مزید بتایا کہ، میرے مریضوں میں زیادہ تر پاکستان، انڈیا بنگلہ دیش اور سری لنکا کے افراد شامل ہوتے ہیں ان میں بڑی تعداد خواتین کی ہے جو عام طور پر گھٹنے کے درد یا جلد کے مسائل لے کر آتی ہیں۔ جلد کے مسائل کے لیے ہماری دوائیں آزمودہ ہیں خاص طور پر برطانیہ میں اگیزیما کی بیماری بچوں میں بہت زیادہ ہے اس کا ہومیو پیتھک میں شرطیہ علاج موجود ہے۔ اسی طرح بچوں کی بھوک بڑھنے، یرقان اور موٹاپے کے لیے بہت ہی اچھی ادویات موجود ہیں۔ برطانیہ میں ہومیو پیتھک علاج کو پسند کرنے والوں کی ایک بڑی تعداد موجود ہے جو اس علاج پر بھروسہ کرتے ہیں اگر این ایچ ایس لوگوں کو انتخاب کا حق دے تو بڑی تعداد میں لوگ ہومیو پیتھی علاج کی جانب مائل نظر آئیں گے۔

ہومیو پیتھک علاج کی کامیابی ہے کہ لوگ انگلش دواؤں سے فائدہ نا ہونے کے بعد ہم سے رجوع کرتے ہیں کیونکہ ہمارے علاج کا کوئی سائیڈ افیکٹ نہیں ہے، جہاں تک علاج کے ست ہونے کا تعلق ہے تو ایلو پیتھی علاج میں بھی ہائی بلڈ پریشر اور ذیابیطس کے مریض ساری زندگی دوائیں کھاتے ہیں جو کہ ان کے مرض کا علاج نہیں ہوتی ہیں جبکہ ہمارے پاس ہائی بلڈ پریشر اور ذیابیطس کے لیے دوا موجود ہے جو مرض کو جڑ سے اکھاڑ کر پھینک سکتی ہیں لیکن جو لوگ محض ٹائم پاس سمجھ کر علاج کرواتے ہیں تو ایسے لوگوں کو کسی قسم کا علاج مطمئن نہیں کر سکتا کیونکہ علاج میں افاقہ اسی صورت میں ہوتا ہے جب علاج پر اعتقاد کیا جائے اور دوائیں پابندی سے استعمال کی جائیں۔

جراثیم کش ادویات روایتی چینی جڑی بوٹیوں کے لیے نقصان دہ

چین میں روایتی جڑی بوٹیوں کے ایسے زہریلے مادوں سے آلودہ ہوتے جانے کے واقعات سامنے آ رہے ہیں، جو جراثیم کش ادویات اور کیمیائی مادوں میں پائے جاتے ہیں۔ یہ بات گزشتہ دنوں تحفظ ماحول کے لیے کام کرنے والی تنظیم گرین پیس کی طرف سے بتائی گئی۔ گرین پیس نے کہا ہے کہ روایتی استعمال میں آنے والی جڑی بوٹیوں میں زہریلے مادوں کی وجہ سے پیدا ہونے والی آلودگی عام شہریوں کی صحت اور ماحول کے لیے خطرہ بنتی جا رہی ہے۔ زہریلی زرعی ادویات کی باقیات انسانی جسم میں نقصان دہ مادوں کے جمع ہونے کا سبب بنتی ہیں اس سلسلے میں گرین پیس نے جو رپورٹ تیار کی، اس کا عنوان ہے، چینی جڑی بوٹیاں: صحت کے لیے اکسیر یا جراثیم کش ادویات کی کاک ٹیل۔ اس رپورٹ میں ایک بار پھر کوشش کی گئی ہے کہ چین کی بہت بڑی فارمنگ انڈسٹری پر زہریلے کیمیائی مادوں کے نقصان دہ اثرات کا جائزہ لیا جاسکے۔ اس رپورٹ کی تیاری کے عمل کے دوران مختلف قسموں کی جڑی بوٹیوں پر جو ٹیسٹ کیے گئے، ان سے ثابت ہو گیا کہ ان میں سے کئی پودوں میں زہریلے مادوں کی باقیات کی شرح اس حد سے سینکڑوں گنا زیادہ تھی، جو کہ یورپی یونین نے حفظان صحت کے اصولوں کے تحت یورپی ملکوں کے لیے مقرر کر رکھی ہے۔ گرین پیس کے چین میں ماحول دوست زراعت کے حق میں مہم چلانے والے سرگرم کارکن جنگ وانگ نے بتایا، ان کیمیائی معائنوں کے نتائج نے ان خامیوں کی نشاندہی کر دی ہے، جو چین کے موجودہ صنعتی زرعی نظام میں پائی جاتی ہیں۔ اس نظام کا زہریلے کیمیائی مادوں پر انحصار بہت زیادہ ہے، جس کی قیمت انسانی صحت اور ماحول کو چکانا پڑ رہی ہے۔ جنگ وانگ کہتے ہیں، دنیا بھر میں کروڑوں انسان روایتی چینی جڑی بوٹیوں پر اعتماد کرتے ہیں اور انہیں بیماریوں کے علاج کے لیے اجزائے خوراک کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ یہ جڑی بوٹیاں ہماری ثقافت کی خاص پہچان ہیں۔ ہمیں ان کو ہر حال میں محفوظ کرنا ہوگا۔ چینی جڑی بوٹیوں کا کام لوگوں کا علاج کرنا ہے، نہ کہ ان کی صحت کو نقصان پہنچانا۔ اس لیے انہیں لازمی طور پر جراثیم کش زہریلے مادوں کی باقیات سے پاک ہونا چاہیے۔ تحفظ ماحول کے لیے کام کرنے والی بین الاقوامی تنظیم گرین پیس نے کہا ہے کہ زہریلی زرعی ادویات کی باقیات انسانی جسم میں نقصان دہ مادوں کے جمع ہونے کا سبب بنتی ہیں۔ اس طرح جو طبی پیچیدگیاں پیدا ہوتی ہیں، ان میں ہارمونز کے نظام میں خلل اور افزائش نسل کے نظام میں پیدا ہونے والے نقائص خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ گرین پیس نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ اس کے ماہرین نے چین میں ہربل پروڈکٹس کے طور پر بیچی جانے والی 65 مصنوعات کے معائنے کیے، ان میں جراثیم کش زرعی ادویات کی 51 قسموں کی نقصان دہ باقیات پائی گئیں۔ ان زہریلے کیمیائی مادوں میں سے 26 نمونوں میں ایسی زرعی ادویات کی باقیات بھی پائی گئیں، جن کا چین میں استعمال قانونی طور پر ممنوع ہے۔ چند واقعات میں تو جڑی بوٹیوں میں زہریلے مادوں کی موجودگی کی شرح یورپ میں ایسے مادوں کی زیادہ سے زیادہ قانونی حد کے مقابلے میں 500 گنا تک زیادہ تھی۔ چین دنیا کا فاسفیٹ فرٹیلائزر بنانے والا سب سے بڑا ملک ہے۔ وہاں ایسے فرٹیلائزرز کی پیداوار گزشتہ ایک عشرے میں دگنی ہو کر 20 ملین ٹن سے بھی زیادہ ہو چکی ہے۔ اس زرعی کیمیکل کی تیاری کے وقت سالانہ بنیادوں پر 300 ملین ٹن کے قریب فاسفوجپسم نامی ایسا ضمنی مادہ بھی بنتا ہے، جس میں نقصان دہ کیمیائی مادے بھی موجود ہو سکتے ہیں۔ چین کے زرعی شعبے میں حالیہ برسوں میں بہت تیز رفتار ترقی دیکھنے میں آئی ہے۔

دماغ میں موجود پروٹین الزائمرز کا باعث بنتا ہے: ماہرین

کولمبیا یونیورسٹی میڈیکل سنٹر کے منسلک تحقیق دانوں نے دماغ میں موجود ایک ایسے پروٹین کا پتہ لگایا ہے جو ان کے نزدیک یادداشت کی خرابی سے متعلق بیماری الزائمرز پیدا کرنے کا سبب ہو سکتا ہے۔ اس نئی تحقیق کے بعد ماہرین کو توقع ہے کہ سائنسدان الزائمرز کے علاج کے لیے کوئی ٹھوس اور موثر طریقہ علاج دریافت کر سکیں گے۔ دماغ میں موجود عصبی خلیے یا نیورونز کے ذریعے معلومات بجلی کی صورت میں ایک حصے سے دوسرے حصے تک پہنچائی جاتی ہیں۔ برقی رو مطلوبہ جگہ تک پہنچنے کے لیے عصبی خلیوں کے بیچ میں موجود فاصلے کو استعمال کرتے ہیں اور مختلف عصبی خلیوں میں سے راستہ بناتے اور آگے پیچھے ہوتے ہوئے دماغ کے ایک حصے سے دوسرے حصے تک جاتے ہیں۔ عصبی خلیوں کے درمیان یہ فاصلہ انگریزی میں synapses کہلاتا ہے۔ دوسری طرف دماغ میں موجود ایک اور پروٹین جو caspase-2 کہلاتا ہے، عصبی خلیوں یا نیورونز کے درمیان فاصلہ قائم رکھنے میں کردار ادا کرتا ہے۔ ماہرین بتاتے ہیں کہ دماغ کے عصبی خلیوں یا نیورونز کے درمیان فاصلے میں خلل پڑنے سے مریض الزائمرز کی بیماری میں مبتلا ہوتا ہے۔ اور نیورونز کے درمیانی فاصلے میں توڑ پھوڑ یا خلل الزائمرز کی پہلی سٹیج ہے جو آہستہ آہستہ نیورونز کی موت کا سبب بنتی ہے۔ کولمبیا یونیورسٹی میڈیکل سنٹر کے تحقیق دانوں کے مطابق دماغ میں موجود Caspase-2 نامی پروٹین synapses کے خاتمے کا سبب بنتا ہے۔ سائنسدانوں کو توقع ہے کہ دماغ میں موجود Caspace-2 نامی پروٹین کی سرگرمیوں کے بارے میں اس نئی تحقیق سے سائنسدانوں کو الزائمرز کے مرض کے خلاف کوئی طریقہ علاج ڈھونڈنے میں مدد مل سکے گی۔ الزائمرز دماغ کی ایک ایسی بیماری ہے جو عموماً معمر افراد کو اپنا نشانہ بناتی ہے۔ اس بیماری میں انسان کی یادداشت آہستہ آہستہ جاتی رہتی ہے جس کی وجہ سے انسانی مزاج میں بھی تبدیلی آتی ہے۔ الزائمرز کی وجہ سے مریض کے سوچنے کی صلاحیتوں کے ساتھ ساتھ بولنے کی صلاحیت بھی متاثر ہوتی ہے۔ ایسے مریض کو کئی برسوں تک اپنے رشتہ داروں اور ڈاکٹروں کی جانب سے بہت زیادہ توجہ کی ضرورت رہتی ہے اور انسان مکمل طور پر دوسروں پر انحصار کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ امریکی ادارہ برائے تدارک امراض کے مطابق اس وقت دنیا بھر میں 1 کروڑ 80 لاکھ افراد الزائمرز کے مرض میں مبتلا ہیں۔ ماہرین کے مطابق 2025 تک دنیا بھر میں الزائمرز سے متاثر افراد کی تعداد 3 کروڑ 40 لاکھ تک پہنچ جائے گی۔

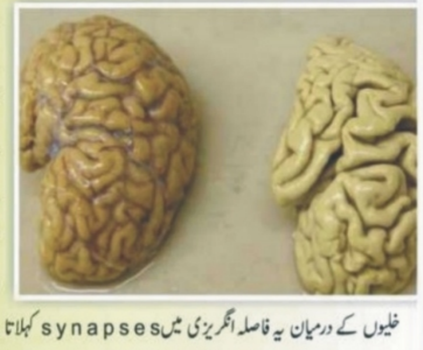

عمر رسیدہ افراد میں پھیپھڑوں کا علاج مشکل: طبی ماہرین

نیلسن منڈیلا اس وقت پھیپھڑوں کے عارضے میں مبتلا ہوئے جب وہ 27 برس تک جیل کی صعوبتیں کاٹ رہے تھے۔ گذشتہ چند برسوں سے وہ نمونیا کا شکار ہیں جو کسی وائرس یا بیکٹیریا کی وجہ سے ہوتا ہے۔ جنوبی افریقہ کے سابق صدر نیلسن منڈیلا پھیپھڑوں کے مرض کے باعث ہسپتال میں داخل ہوئے۔ گو کہ شروع میں ان کے ڈاکٹرز کا کہنا تھا کہ ان کی صحت تسلی بخش ہے لیکن اب ان کی صحت کے تشویش ناک ہونے کی خبریں سامنے آ رہی ہیں۔ ڈاکٹرز کے مطابق عمر رسیدہ یا بزرگ افراد میں پھیپھڑوں کا مرض ایک سنجیدہ طبی مسئلہ ہے جو نہ صرف ان کے خاندانوں بلکہ ڈاکٹرز کو بھی مشکلات میں ڈال دیتا ہے۔ گذشتہ چند برسوں سے وہ نمونیا کا شکار ہیں جو کسی وائرس یا بیکٹیریا کی وجہ سے ہوتا ہے۔ ڈاکٹرز کا کہنا ہے کہ بار بار ہونے والی انفیکشن سے عمر رسیدہ افراد کے پھیپھڑوں پر اثر پڑتا ہے اور وہ کمزور ہو جاتے ہیں۔ امریکی ریاست اوہائیو کے کلیولینڈ کلینک سے منسلک ڈاکٹر بوڈن پچر کو کہتے ہیں کہ، انفیکشن پیدا کرنے والے بیکٹیریا بہت جارحانہ مزاج رکھتے ہیں۔ اور اینٹی بائیوٹیکس یا جراثیم کش اجزا سے مدافعت پیدا کر لیتے ہیں۔ ڈاکٹر بوڈن پچر کو کے مطابق نوجوان افراد میں پھیپھڑوں کے مرض کا معمر افراد کی نسبت مختلف طریقے سے علاج کیا جاتا ہے۔ ان کے الفاظ، نمونیے سے انسان کے دیگر اعضا پر بھی زور پڑتا ہے۔ لہٰذا اس بات کا امکان ہوتا ہے کہ مریض میں ذیابیطس، گردوں یا پھیپھڑوں کی بیماری زیادہ شدید ہو سکتی ہے۔ جب ہم معمر افراد میں پھیپھڑوں کا علاج کرتے ہیں تو ان باتوں کو ملحوظ خاطر رکھنا پڑتا ہے۔ ڈاکٹر بوڈن پچر کو کہتے ہیں کہ عمر یقیناً انسانی صحت پر اثر انداز ہوتی ہے لیکن اس دنیا میں بہت سے لوگ ایسے بھی ہیں جو 95 برس کے ہونے کے باوجود صحتمند ہیں جبکہ انہی کی عمر کے دیگر لوگ اتنے صحتمند نہیں ہیں۔ ڈاکٹر بوڈن پچر کو کے مطابق عمر بڑھنے کے ساتھ ساتھ انسان کو مختلف وائرس اور بیکٹیریا سے ہر ممکن بچا یقینی بنانا چاہیئے۔ اور اگر انفیکشن ہو بھی جائے تو بھی 48 گھنٹے کے اندر اندر طبی امداد لے لینی چاہیئے۔ عمر رسیدہ یا بزرگ افراد میں پھیپھڑوں کا مرض ایک سنجیدہ طبی مسئلہ ہے جو نہ صرف ان کے خاندانوں بلکہ ڈاکٹرز کو بھی مشکلات میں ڈال دیتا ہے۔ ڈاکٹرز کا کہنا ہے کہ بار بار ہونے والی انفیکشن سے عمر رسیدہ افراد کے پھیپھڑوں پر اثر پڑتا ہے اور وہ کمزور ہو جاتے ہیں۔ امریکی ریاست اوہائیو کے کلیولینڈ کلینک سے منسلک ڈاکٹر بوڈن پچر کو کہتے ہیں کہ، انفیکشن پیدا کرنے والے بیکٹیریا بہت جارحانہ مزاج رکھتے ہیں۔ اور اینٹی بائیوٹیکس یا جراثیم کش اجزا سے مدافعت پیدا کر لیتے ہیں۔ ڈاکٹر بوڈن پچر کو کے مطابق نوجوان افراد میں پھیپھڑوں کے مرض کا معمر افراد کی نسبت مختلف طریقے سے علاج کیا جاتا ہے۔ ان کے الفاظ، نمونیے سے انسان کے دیگر اعضا پر بھی زور پڑتا ہے۔ لہٰذا اس بات کا امکان ہوتا ہے کہ مریض میں ذیابیطس، گردوں یا پھیپھڑوں کی بیماری زیادہ شدید ہو سکتی ہے۔ جب ہم معمر افراد میں پھیپھڑوں کا علاج کرتے ہیں تو ان باتوں کو ملحوظ خاطر رکھنا پڑتا ہے۔ ڈاکٹر بوڈن پچر کو کہتے ہیں کہ عمر یقیناً انسانی صحت پر اثر انداز ہوتی ہے لیکن اس دنیا میں بہت سے لوگ ایسے بھی ہیں جو 95 برس کے ہونے کے باوجود صحتمند ہیں جبکہ انہی کی عمر کے دیگر لوگ اتنے صحتمند نہیں ہیں۔ ڈاکٹر بوڈن پچر کو کے مطابق عمر بڑھنے کے ساتھ ساتھ انسان کو مختلف وائرس اور بیکٹیریا سے ہر ممکن بچا یقینی بنانا چاہیئے۔ اور اگر انفیکشن ہو بھی جائے تو بھی 48 گھنٹے کے اندر اندر طبی امداد لے لینی چاہیئے۔

امریکا، ایران مکالمے کی حقیقت

امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے وائٹ ہاؤس میں میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا ہے کہ ایران کے خلاف آپریشن مڈنائٹ ہیمر کے بعد اب مذاکرات کا عمل جاری ہے اور امید ہے کہ بات چیت کامیاب ثابت ہوگی۔ پاکستان کے دفتر خارجہ نے ایران اور امریکا کے درمیان مذاکرات میں پاکستان کو شرکت کی دعوت ملنے کی تصدیق کردی ہے۔

غیر ملکی میڈیا کے مطابق خطے میں کشیدگی کو کم اور ممکنہ فوجی تصادم کو روکنے کے لیے امریکا ایران مذاکرات جمعہ کو استنبول میں ہونگے۔

دوسری جانب ایران کے صدر مسعود پزشکیان کا کہنا ہے کہ انھوں نے اپنے وزیر خارجہ کو ہدایت دی ہے کہ دھمکیوں اور غیر معقول مطالبات سے پاک ماحول میں منصفانہ اور برابری کی بنیاد پر مذاکرات کیے جائیں۔

امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے وائٹ ہاؤس میں دیے گئے حالیہ بیانات ایک مرتبہ پھر عالمی سیاست میں امریکا کے اس کردار کو نمایاں کرتے ہیں جس میں طاقت، دباؤ اور مذاکرات تینوں عناصر بیک وقت استعمال کیے جاتے ہیں۔

ایران کے خلاف آپریشن مڈنائٹ ہیمر کے بعد مذاکرات کے آغاز کا اعلان بظاہر ایک مثبت پیش رفت دکھائی دیتا ہے، مگر اس اعلان کے پس منظر میں دہائیوں پر محیط وہ کشیدگی، عدم اعتماد اور تصادم کی تاریخ موجود ہے جس نے امریکا اور ایران کے تعلقات کو مسلسل غیر یقینی کی کیفیت میں مبتلا رکھا ہے۔

یہ کہنا کہ امریکا جنگ کے بجائے مذاکرات کو ترجیح دیتا ہے، ایک ایسا دعویٰ ہے جسے عالمی برادری ماضی کے تجربات کی روشنی میں پرکھنے کی کوشش کر رہی ہے۔

ایران اور امریکا کے تعلقات کی بنیاد 1979 کے اسلامی انقلاب کے بعد سے کشیدہ رہی ہے، جب ایران میں شاہِ ایران کی حکومت کا خاتمہ ہوا اور امریکا مخالف جذبات کو ریاستی پالیسی کی حیثیت حاصل ہوئی۔

اسی انقلاب کے بعد تہران میں امریکی سفارت خانے پر قبضہ اور سفارت کاروں کو یرغمال بنائے جانے کے واقعے نے دونوں ممالک کے درمیان خلیج کو مزید گہرا کردیا۔

اس کے بعد سے لے کر آج تک اقتصادی پابندیاں، خفیہ آپریشنز، سائبر حملے، علاقائی پراکسی جنگیں اور سفارتی محاذ آرائی دونوں ریاستوں کے تعلقات کا مستقل حصہ بنی رہی ہیں۔

ایسے میں کسی بھی نئے مذاکراتی عمل کو صرف موجودہ حالات تک محدود رکھ کر دیکھنا حقیقت سے آنکھیں چرانے کے مترادف ہوگا۔

ایران کا جوہری پروگرام ان کشیدہ تعلقات کا مرکزی نکتہ رہا ہے۔ امریکا اور اس کے اتحادیوں کا مؤقف رہا ہے کہ ایران جوہری ہتھیار حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے، جب کہ ایران مسلسل اس بات کی تردید کرتا آیا ہے اور اپنے پروگرام کو پُرامن مقاصد کے لیے قرار دیتا ہے۔

2015 میں ہونے والا جوہری معاہدہ ایک اہم پیش رفت سمجھا گیا تھا، مگر بعد ازاں امریکا کی جانب سے اس معاہدے سے دستبرداری نے نہ صرف ایران کو مایوس کیا بلکہ عالمی سفارتی نظام کی ساکھ پر بھی سوالات اٹھا دیے۔ اسی پس منظر میں آج کے مذاکرات کو ایران انتہائی احتیاط سے دیکھ رہا ہے۔

صدر ٹرمپ کی یہ وارننگ کہ معاہدے تک نہ پہنچنے کی صورت میں برے نتائج نکل سکتے ہیں، مذاکراتی فضا کو مزید پیچیدہ بنا دیتی ہے۔ سفارت کاری کی روح دباؤ اور دھمکیوں سے مطابقت نہیں رکھتی اور یہی وہ نکتہ ہے جس پر ایرانی قیادت زور دے رہی ہے۔

ایرانی صدر مسعود پزشکیان کا یہ بیان کہ مذاکرات منصفانہ، برابری اور دھمکیوں سے پاک ماحول میں ہونے چاہئیں، دراصل ایران کے اس دیرینہ مؤقف کی ترجمانی کرتا ہے کہ وہ طاقت کی زبان کے سامنے جھکنے کو تیار نہیں۔ ایران کی یہ پالیسی اس کی داخلی سیاست، قومی وقار اور علاقائی حکمتِ عملی سے جڑی ہوئی ہے۔

ان تمام حالات کے درمیان پاکستان کو امریکا ایران مذاکرات میں شرکت کی دعوت ملنا غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے۔ پاکستان کی خارجہ پالیسی ہمیشہ سے توازن، اعتدال اور مذاکرات پر مبنی رہی ہے۔

ایران کے ساتھ پاکستان کے تاریخی، مذہبی اور جغرافیائی روابط ہیں، جب کہ امریکا کے ساتھ بھی طویل سفارتی اور اسٹریٹجک تعلقات رہے ہیں۔ ایسے میں پاکستان کا کردار ایک پل کی مانند ہو سکتا ہے جو دونوں فریقوں کے درمیان اعتماد سازی میں مدد دے۔

استنبول میں ہونے والے مجوزہ مذاکرات کی میزبانی بھی علامتی اہمیت رکھتی ہے۔ ترکیہ ایک ایسا ملک ہے جو مشرق اور مغرب کے درمیان جغرافیائی اور سیاسی پل کی حیثیت رکھتا ہے۔

سعودی عرب، قطر، مصر، عمان اور متحدہ عرب امارات کی شمولیت اس بات کی عکاسی کرتی ہے کہ خطے کے اہم ممالک اب کسی بڑے فوجی تصادم سے بچنے کے لیے متحرک ہو چکے ہیں۔ یہ ممالک جانتے ہیں کہ ایران اور امریکا کے درمیان کشیدگی کا براہِ راست اثر ان کی معیشت، سلامتی اور سیاسی استحکام پر پڑتا ہے۔

پاکستان کی ممکنہ نمائندگی نائب وزیر اعظم اور وزیر خارجہ اسحاق ڈار کے ذریعے ہونا اس بات کا ثبوت ہے کہ اس معاملے کو انتہائی سنجیدگی سے لیا جا رہا ہے۔

پاکستان اس موقع پر نہ صرف اپنی سفارتی صلاحیتوں کا مظاہرہ کر سکتا ہے بلکہ یہ بھی ثابت کر سکتا ہے کہ وہ محض ایک علاقائی ریاست نہیں بلکہ ایک ذمے دار عالمی شراکت دار ہے۔

تاہم یہ کردار نہایت نازک بھی ہے، کیونکہ کسی ایک فریق کی طرف جھکاؤ پاکستان کے مفادات کے لیے نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے۔

صدر ٹرمپ جیسی شخصیت کے بارے میں چونکہ پیش گوئی کرنا مشکل ہے اس لیے حتمی بات نہیں کہی جا سکتی۔ ایران کی قیادت کو بھی سنجیدگی کے ساتھ سوچنا ہے کہ انھیں امریکی جارحیت سے بچنے کے لیے مسلم اور عرب دنیا کے تعاون کی ضرورت ہے۔

اس لیے سرِ دست اسے قومی مفادات کی روشنی میں معاملات کو سمجھنا چاہیے۔ یقیناً ایران کو اندازہ ہو رہا ہے کہ پاکستان کی دوستی اس کی سلامتی کی ضمانت ہے۔ پاکستان کو بھی ادراک ہے کہ سرحدوں پر کوئی اسرائیل نواز حکومت اس کے مفادات کے لیے خطرہ بن سکتی ہے۔

سعودی عرب نے بھی جان لیا ہے کہ ایران کے ساتھ معرکہ آرائی پورے مشرقِ وسطیٰ کے امن کو برباد کر سکتی ہے۔ بحیثیت مجموعی اس احساس کا بیدار ہونا ایک اچھی خبر ہے کہ مسلمان ممالک کے درمیان اتنا خلا نہ ہو جو مخالفین کو دراندازی کا موقع دے۔

ایک اور اہم پیش رفت مسلمان ممالک میں دفاعی تعاون میں اضافہ ہے۔ آغاز پاکستان اور سعودی عرب کے مابین دفاعی معاہدے سے ہوا۔ اب ترکیہ اور ملائیشیا بھی اس میں شامل ہو سکتے ہیں۔

اس کو بہت حکمت کے ساتھ آگے بڑھانا ہوگا۔ ''اسلامک نیٹو'' کا خیال اگر بلوغت تک پہنچ جائے تو اس کے بہت سے فوائد ہیں۔ عالمی سطح پر دیکھا جائے تو امریکا اور ایران کے درمیان کسی بھی ممکنہ معاہدے کے اثرات محض ان دونوں ممالک تک محدود نہیں رہیں گے۔

توانائی کی عالمی منڈیاں، تیل کی قیمتیں، خلیجی ریاستوں کی سلامتی اور ایشیا و یورپ کے تجارتی راستے سب اس سے متاثر ہوں گے۔ پاکستان جیسے ممالک کے لیے، جو توانائی درآمد کرنے پر انحصار کرتے ہیں، خطے میں استحکام براہِ راست معاشی بہتری سے جڑا ہوا ہے۔

اس لیے پاکستان کا امن کے حق میں کردار اس کے اپنے قومی مفاد سے ہم آہنگ ہے۔ امریکی صدر کی جانب سے ری پبلکن پارٹی کے لیے مڈٹرم الیکشن جیتنے کی خواہش کا اظہار اس بات کی یاد دہانی ہے کہ عالمی سیاست اکثر داخلی سیاست کے زیرِ اثر ہوتی ہے۔

خارجہ پالیسی کے بڑے فیصلے بھی بعض اوقات ووٹرز کو متاثر کرنے کے لیے کیے جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ عالمی برادری امریکا کے بیانات کو محض اعلانات کے بجائے عملی اقدامات کی روشنی میں جانچنے کی کوشش کرتی ہے۔

ایران کی محتاط امید اور محتاط بے یقینی دراصل اس تجربے کا نتیجہ ہے جو اسے ماضی میں حاصل ہوا۔ ایرانی سفارتی ذرائع کا یہ کہنا کہ نہ تو وہ پر امید ہیں اور نہ ہی مایوس، ایک حقیقت پسندانہ رویے کی عکاسی کرتا ہے۔

یہ رویہ شاید مذاکرات کی کامیابی کے لیے ضروری بھی ہے، کیونکہ غیر ضروری توقعات اکثر مایوسی کا سبب بنتی ہیں۔

آخرکار یہ بات واضح ہے کہ امریکا اور ایران کے درمیان مذاکرات کی کامیابی صرف اس صورت میں ممکن ہے جب دونوں فریق ماضی کی غلطیوں سے سیکھنے پر آمادہ ہوں۔

دانا دانشوری اور مضمرات

سعداللہ جان برق

ہم بھی پڑھ اور سن رہے ہیں اور آپ بھی، کہ ان دنوں یونان ثانی عرف پاکستان میں دانا دانشوروں کی برسات ہوگئی ہے۔ ایک پرائیویٹ سروے سے پتہ چلا ہے کہ ملک کی آبادی سے دگنے دانا دانشور ان دنوں اگ رہے ہیں کیوں کہ ایک ایک فرد کے اندر کئی کئی دانشور چھپے ہوئے ہوتے ہیں جو موقع ملتے ہی پھدک کر باہر آجاتے ہیں کیوں کہ دانا دانشوروں کے معاملے میں...... ذرا نم ہو تو یہ مٹی بہت بہت ہی زرخیز ہے۔

وہ تو اچھا ہوا کہ اصلی یونان کے سارے دانا دانشور پہلے ہی گزرگ و بزرگ ہو چکے ہیں ورنہ آج یونان ثانی اور بے حد و بے کنار دانش کو سن کر یا پڑھ کر سقراط کا اتباع کر کے زہر کا پیالہ نوش کر لیتے، وہ کون سا موضوع ہے جو اس یونان ثانی کے دانشوروں کی دسترس سے باہر ہے۔

ملک میں پیدا ہونے والے مسائل تو ان کی پیدائش سے بھی پہلے حل کر دیتے ہیں اور بین الاقوامی یا دوسرے ملکوں کے مسائل پر وہ وہ دانش بگھارتے ہیں کہ پڑھنے اور سننے والے عش عش کرتے ہوئے غش کھا جاتے ہیں اور اوپر سے اکثر مولانا ظفر علی خان بھی ہیں۔

مولانا ظفر علی خان اپنے اخبار زمیندار میں بہت طویل اداریے لکھا کرتے تھے جنھیں پڑھتے ہوئے اکثر پڑھنے والے سو جاتے تھے اور ان کے سارے کاموں کا حرج ہو جاتا۔ ایک دن ایک قاری نے ان سے کہا کہ مولانا ذرا مختصر لکھئے کیوں کہ دنیا میں لوگوں کو اور بھی کچھ کام کرنا پڑتے ہیں۔

جس پر مولانا نے اپنی معذوری کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مختصر لکھنے کے لیے میرے پاس وقت نہیں ہوتا اور یہ بات واقعاتی لحاظ سے سچ بھی ہے۔

دریا کو کوزے میں بند کرنے کے لیے کافی وقت، محنت اور مہارت درکار ہوتی ہے لیکن کوزے کو دریا میں پھینکنے کے لیے کچھ بھی درکار نہیں ہوتا بس کوزہ اٹھائیے، دریا میں پھینک دیجیے آگے وہ خود دریا میں تیرتا رہے گا۔

چنانچہ مختصر لکھنے کے لیے ان بیچاروں کے پاس بھی وقت نہیں، اس لیے ہم جب شروع ہو جاتے ہیں تو پھر بھول جاتے ہیں کہ شروع کے بعد اختتام بھی ہوا کرتا ہے اور یہ کم بخت معاملات بھی تو زیادہ پھیل گئے۔

کشمیر ہے، غزہ ہے، وینزویلا ہے، ایران ہے، بنگلہ دیش ہے، میانمار ہے، ٹرمپ ہے، نتن یاہو ہے، مودی ہے اور ان سب کو سمجھانا اور مشورے دینا بھی ضروری ہے اور اگر یونان ثانی کے دانا دانشور نہیں سمجھائیں گے یا رہنمائی نہیں کریں گے تو اور کون یہ کام کرے گا اور دنیا میں ہے ہی کون یونان ثانی کے دانشوروں کے سوا۔۔ اور اب

اب تو پیش آ گئے کچھ اور بھی مقام
اس کی فرقت میں فقط جی کا زیاں تھا پہلے

پہلے صرف دانائی دانشوری کا کام تھا، وہ تو خیر یونان ثانی کے دانشوروں کے بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی کا کام تھا لیکن اب ایک اور چیز کے مضمرات بھی پیدا ہو گئے ہیں۔

آئینی ترمیم کے مضمرات، بانی کے وژن کے مضمرات، سہیل آفریدی کے دورہ کراچی کے مضمرات، نواز شریف اور اچکزئی کی ملاقات کے مضمرات، وزیراعظم کے دورہ امریکا کے مضمرات، ٹرمپ کے ٹھمپ کے مضمرات، سورج پر بادلوں کے حملے کے مضمرات، چاول کے دانے پر مونالیزہ کی تصویر کے مضمرات، گدھوں کے مسلسل غائب ہونے کے مضمرات، وینزویلا کے واویلے کے مضمرات، فیلڈ مارشل کے دورہ چین کے مضمرات، بنگلہ دیش میں ہونے والے مصافحے کے مضمرات، مولانا فضل الرحمان کی ناراضگی کے مضمرات، بانی سے بہنوں کی ملاقات نہ ہونے کے مضمرات۔

ہم نے بڑی کوشش کی، لغات چھانے کی کہ اس لفظ ''مضمرات'' کے معنی معلوم کریں لوگوں سے پوچھا خود تغوذ و تفکر کیا لیکن تسلی بخش معنی کہیں نہیں ملے، اس سے ایک ملتا جلتا لفظ ''حضرات'' ملا لیکن اس کے معنی تو بہت ہی ناپسندیدہ پائے کہ اس کی بنیاد ضرر سے مضر اور پھر مضرات ہے اور گرامر کے لحاظ سے تو یہ صفر کے مقابل مونث ہے اور مفہوم ہے مضر لوگوں کی بیویاں۔ لیکن مضمرات تو مذکر ہے اور اس کی مونث ''مضمرانیاں'' ہو سکتی ہیں۔

اگر کہیں نصیبوں سے کبھی کسی دانشور سے ملاقات ہوگئی تو پوچھیں گے کہ یہ مضمرات کیا ہیں جو ہر چیز میں آج کل گھسے جا رہے

کم عمری کی شادی اور طالبان

ڈاکٹر توصیف احمد خان

''میں 12 اور 15 سال کے نوجوانوں کی شادیاں کراؤں گا۔ مشرف نے حقوق خواتین کے نام پر آئین میں ترامیم کر کے برائی کے راستے کھول دیے تھے۔'' جمعیت علماء اسلام کے سربراہ مولانا فضل الرحمن نے پارلیمنٹ میں خواتین کے حقوق سے متعلق ایک قانون کی منظوری کے بعد صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے ان خیالات کا اظہار کیا۔ '' یہ قانون حکومتوں کا نہیں اسٹیبلشمنٹ کا ایجنڈا ہے اور ہم اس ایجنڈے کو قبول نہیں کریں گے۔''

کابل سے آنے والی اطلاعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ طالبان کی حکومت نے ایک دستور جاری کیا ہے۔ اس دستور میں خواتین اور اقلیتوں کے حقوق کا کوئی ذکر نہیں ہے اور اس دستور میں غلامی کے ادارے کو تحفظ فراہم کیا گیا ہے۔

خواتین کے جدید تعلیم حاصل کرنے پر پابندی عائد کردی گئی۔ اس نئے قانون کے تحت ہجوم کو کسی شخص کی جانب سے گناہ کا ارتکاب کرنے پر موقع پر سزا دینے کا اختیار بھی دے دیا گیا ہے۔

شوہر کو بیوی پر تشدد کا بھی حق تسلیم کیا گیا ہے اور اس قانون میں یہ بھی لکھا گیا ہے کہ عورت شوہر کی مرضی کے خلاف اپنے رشتے داروں کے پاس چلی جائے تو تمام رشتہ داروں کو سزا دی جا سکے گی۔

اس قانون میں سزا کی بھی اب تقسیم کی گئی ہے، اگر کوئی عالم گناہ کرے گا تو اس کو سمجھایا جائے گا اور خواتین، نچلے طبقہ سے تعلق رکھنے والے غریب اور اقلیتوں کے افراد کو سخت ترین سزا دی جائے گی۔

قومی سلامتی امور کے ماہر ڈاکٹر فخر چیمہ کا کہنا ہے کہ ہیبت اللہ اخونزادہ جو قانون افغانستان میں نافذ کر رہے ہیں، اس کی دنیا بھر میں مثال نہیں ملتی۔ ان کا کہنا ہے کہ طالبان کا قانون اسلامی قوانین کی واضح خلاف ورزی ہے۔ ڈاکٹر چیمہ کا یہ خیال ہے کہ طالبان کے دستور کی قدیم ہندو معاشرہ میں ضرور جھلک نظر آتی ہے۔

منصوبہ بندی و ترقیات کے وزیر احسن اقبال کا کہنا ہے کہ شادی کے لیے 18 سال عمر تو اور اسلامی ممالک میں بھی نافذ ہے۔ کیا وہ ممالک دائرہ اسلام سے خارج ہیں؟

انھوں نے کہا کہ بیشتر اسلامی ممالک میں جس میں ایران بھی شامل ہے شادی کی کم سے کم عمر 18 سال ہے۔ اب مسلمانوں کی سب سے قدیم اسلامی یونیورسٹی الازہر یونیورسٹی جو قاہرہ میں قائم ہے کے اسکالر اس بات پر متفق ہیں کہ شادی کی کم از کم عمر 18 سال ہے۔

مولانا فضل الرحمن نوجوانوں کی شادی کی کم از کم عمر 18 سال کرنے کے فیصلہ کو قبول کرنے کو تیار نہیں مگر یہ مسئلہ زچہ بچہ کی صحت اور غربت کے خاتمہ سے منسلک ہے۔

پاکستان کی آبادی گزشتہ سال تک 256 ملین تھی۔ جب 1971 میں مشرقی پاکستان بنگلہ دیش بن گیا تو 1972 میں ہونے والی مردم شماری کے مطابق پاکستان کی آبادی 3.65 ملین تھی مگر آبادی کے پھیلاؤ کے نقصانات کا ادراک نہیں کیا گیا جس کے نتیجے میں پاکستان آبادی کے لحاظ سے دنیا کا پانچواں بڑا ملک قرار پایا ہے۔

پاکستان میں اس وقت غربت کا تناسب 40 فیصد کے قریب ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ بلوچستان کے علاوہ سندھ کے بعض علاقوں، جنوبی پنجاب اور خیبر پختون خوا کے سابق قبائلی علاقوں میں غربت کی شرح خاصی زیادہ ہے۔

صحت کے مسائل پر ہونے والی تحقیق سے ظاہر ہوتا ہے کہ کم عمر بچوں کی شادی کی بناء پر اموات کی شرح بڑھتی ہے۔ ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ دیہی معاشرے میں پدرشاہی سماج کا نشانہ عورتیں بنتی ہیں۔

انھیں اب گھر کے مرد جب کھانے سے فارغ ہوجاتے ہیں تو پھر کھانے کا موقع ملتا ہے، یوں لڑکیوں کو سب سے کم غذا میسر آتی ہے۔ دیہی آبادی میں بیشتر خواتین ابتدائی عمر سے خون کی کمی، تپ دق، دمہ اور خماغ کے امراض کا شکار ہوتی ہیں۔

جب کم عمری میں ان کی شادی ہوجاتی ہے تو سسرال میں بھی بہو کو کم خوراک ہی ملتی ہے اور پھر اس کو بچے پیدا کرنے کی مشین بنا دیا جاتا ہے۔ پاکستان میں ہر سال پیدا ہونے والے ایک ہزار بچوں میں سے 50 سے 54 فیصد زندہ نہیں رہ پاتے۔

عالمی بینک کی ایک رپورٹ کے مطابق پیدائش کے بعد مرنے والی بچوں کی یہ شرح خطے میں سب سے زیادہ ہے۔ بھارت میں یہ شرح 2023 میں 50.24 فیصد بنتی تھی اس میں اب 4 فیصد سے زیادہ کمی ہوئی ہے۔

بنگلہ دیش میں یہ شرح 6.30 فیصد، ایران میں 8.11 فیصد ہے۔ دنیا بھر میں پیدائش کے پہلے 5 ماہ کے دوران بچوں کی اموات کی شرح سب سے زیادہ افغانستان میں ہے۔

بنگلہ دیش جب آزاد ہوا تو اس کی آبادی 6.71 ملین تھی مگر پھر برسرِ اقتدار حکومتوں نے آبادی کے بڑھنے کو روکنے کے لیے مختلف نوعیت کی مہم چلائی۔ اس مہم میں کم عمری میں شادی پر پابندی بھی شامل تھی۔ عوامی لیگ کی حکومت نے اس مہم میں علماء کرام کو بھی شامل کیا تو آبادی بڑھنے کی شرح کم ہوئی۔

اب ماہرین کہتے ہیں کہ اس وقت بنگلہ دیش کی آبادی 5.175 ملین سے 4.176 ملین کے قریب ہے۔ بنگلہ دیش اس وقت آبادی کے لحاظ سے دنیا کا 8 واں بڑا ملک ہے۔

بنگلہ دیش میں اس وقت ملک کی 28 فیصد آبادی خط غربت کے نیچے زندگی گزار رہی ہے۔ بنگلہ دیش جب آزاد ہوا تو اس وقت (1972 میں) ملک کی آبادی کا 88 فیصد سے لے کر 90 فیصد حصہ خطِ غربت کے نیچے زندگی گزار رہا تھا۔

یہ تو اعداد و شمار کی بات ہے اب کچھ تاریخی حقائق کی طرف بھی نظر ڈالی جائے۔ جب انگریز ہندوستان پر قابض ہوئے تو پہلے تو انگریزوں نے ہندوستانیوں کا قتلِ عام کیا۔ ہندوستان کی صنعت کو ختم کیا گیا اور پھر ایک جدید تعلیمی، انتظامی اور عدالتی نظام نافذ کیا گیا۔

اس کے ساتھ ہی انگریز حکومت نے ہندوستان میں بہتر طرزِ حکومت کے قیام کے لیے سماجی اصلاحات نافذ کیں۔ انگریز حکومت نے ہندوستان میں غلامی کی ہر قسم پر پابندی عائد کردی اور غلاموں کی خرید و فروخت کو فوجداری جرم قرار دیا گیا۔

انگریز سرکار نے ہندومت کی بدترین رسم ''ستی'' پر پابندی لگا دی۔ ہندوؤں میں شوہر کے مرنے پر بیوی بھی چتا میں جل کر مر جاتی تھی۔ انگریز حکومت نے اس رسم کے خاتمے کے لیے سخت اقدامات کیے۔ حکومت نے کم سن بچیوں کی شادی پر پابندی عائد کی تو ہندوستان کے تمام مذاہب کے مذہبی پیشواؤں نے اس قانون کی مذمت کی تھی۔

یہ وہ وقت تھا جب بیرسٹر محمد علی جناح نے انگلستان سے آنے کے بعد اپنی پریکٹس شروع کردی تھی اور آل انڈیا کانگریس میں متحرک تھے۔ بیرسٹر محمد علی جناح ہندوستان کی خواتین کی پسماندگی کی وجوہات اور آزادئ صحافت کو بہت اہمیت دیتے تھے۔

بیرسٹر محمد علی جناح واحد رہنما تھے جنھوں نے کم سن بچیوں کی شادی پر پابندی کے قانون کی حمایت کی تھی۔ بیرسٹر محمد علی جناح کا یہ موقف مستند دلائل پر مبنی تھا، وہ سمجھتے تھے کہ خواتین کا تعلیم یافتہ ہونا ضروری ہے اور خواتین جدید تعلیم حاصل کر کے نہ صرف آزادی کی جدوجہد میں اہم کردار کر سکتی ہیں بلکہ خاندان اور معاشرے کی ترقی میں بھی فعال ہوسکتی ہیں۔

بیرسٹر محمد علی جناح نے ہندوستانی سماج کی پسماندگی کا گہرائی سے مطالعہ کیا تھا اور وہ سمجھتے تھے کہ بچپن کی شادیوں کے نقصانات ہی نقصانات ہیں۔ وہ واحد مسلمان رہنما تھے جنھوں نے اپنی اہلیہ رتی کو اپنی سیاسی سرگرمیوں میں ساتھ ساتھ رکھا اور رتی کو اس وقت کا جدید فیشن اختیار کرنے کی حوصلہ افزائی کی۔

ان کی رتی سے پسند کی شادی کے مقدمہ کے فیصلہ کے بعد ہندوستان کے شہریوں کو اپنی پسند سے شادی کرنے کی Free Will کی قانونی اجازت حاصل ہوئی تھی۔

پاکستان میں جب جنرل ایوب خان کی حکومت نے عائلی قوانین نافذ کیے تھے تو پہلی دفعہ شادی، طلاق اور خلع کو دستاویزی شکل دی گئی تھی اور نکاح نامہ کے رجسٹریشن کو لازمی قرار دے کر خواتین کو تحفظ فراہم کیا گیا تھا۔

اس قانون کے تحت شوہر دوسری شادی کے لیے بیوی سے اجازت حاصل کرنے کا پابند قرار دیا گیا اور اس شق کی خلاف ورزی پر قانون میں سزا متعین کی گئی تھی۔

پارلیمنٹ نے گزشتہ دنوں پیپلز پارٹی کی رہنما شرمیلا فاروقی کے تجویز کردہ قانون کو منظور کیا۔ اس قانون کے تحت بیوی پر فکری تشدد کو بھی جرم قرار دیا گیا ہے اور شادی کے بعد میاں بیوی کے علیحدہ گھر بنانے کے حق کو بھی قانونی تحفظ فراہم کیا گیا ہے۔

پاکستان میں یہ قانون سازی اور سپریم کورٹ کے گزشتہ دنوں خواتین کے تحفظ کے لیے کئی معرکتہ الآراء فیصلے خواتین کے حالاتِ کار کو بہتر بنانے کے لیے انتہائی مفید ثابت ہونگے۔

اس وقت سندھ میں 18 سال سے کم عمر کی شادی پر پابندی کا قانون نافذ ہے۔ پارلیمنٹ نے گزشتہ سال ایسا ہی قانون نافذ کیا ہے مگر ابھی خیبر پختون خوا، بلوچستان اور پنجاب کی حکومتوں کا امتحان باقی ہے۔

سماجی ماہرین کا کہنا ہے کہ معاشرہ میں رجعت پسندی سے بہت سے مسائل حل طلب رہ جاتے ہیں۔ پڑوسی ممالک میں پولیو کا مرض ختم ہو چکا ہے مگر پاکستان اور افغانستان میں پولیو کا مرض ختم نہیں ہو پا رہا۔

پولیو کے جراثیم گندے پانی میں پیدا ہوتے ہیں مگر سائنس کی ترقی سے پولیو کے قطرے بچوں کو پلانے سے یہ مرض ختم ہو جاتا ہے مگر جب بھی پولیو کے قطرے پلانے کی مہم چلتی ہے تو جنگجو پولیو ورکرز اور پولیس والوں پر حملے کرتے ہیں۔

ضروری نوٹس

اخبار میں خلوص نیت سے مضامین شائع کیئے جاتے ہیں مضامین کی اشاعت کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ مدیر و ایڈیٹر تحریر اور راقم مضمون کی سوچ سے متفق ہے۔

ادارہ

مزاحمت یا مفاہمت

محمد سعید آرائیں

بانی پی ٹی آئی نے اقتدار سے محرومی کے بعد خود اپنی مخالف حکومت کے خلاف مزاحمت کی جو سیاست شروع کی تھی وہ ان کی گرفتاری اور طویل سزاؤں کے بعد ان کی اپنی ہدایت پر پی ٹی آئی کے بعض رہنماؤں نے جاری رکھی ہوئی ہے جب کہ اکثر رہنما اس مزاحمتی سیاست کے خلاف مگر مجبور ہیں کیونکہ بانی ان کی نہیں سنتے اور وہ سمجھتے ہیں کہ مزاحمت ہوگی تو ہی مفاہمت ہوگی۔

سابق وزیراعظم نواز شریف کی صاحبزادی نے اپنی والدہ کی وفات، اپنے والد کے سامنے بانی پی ٹی آئی کی حکومت میں اپنی گرفتاری، قید اور حکومتی مظالم کے خلاف ہی جب مزاحمتی سیاست شروع کی تھی۔

اس وقت بھی بانی کے مطابق اسٹیبلشمنٹ اور حکومت ایک پیج پر تھے اور مریم نواز کا کہنا تھا کہ مزاحمت ہوگی تو ہی حکومت مفاہمت پر مجبور ہوگی مگر ایسا نہیں ہوا تھا بلکہ سابق وزیراعظم تحریک انصاف تو شریف فیملی کو اپنا سیاسی مخالف نہیں بلکہ خود ان کے دشمن بنے ہوئے تھے اور اس وجہ سے وہ انتہا پر چلے گئے تھے۔

سیاست کو دشمنی میں بدلنے والے ناعاقبت اندیش وزیراعظم کو سمجھانے کی کوشش کی گئی تھی کہ وہ اعتدال میں رہیں۔

بانی تحریک انصاف کو سیاستدانوں کا مذاق نہ اڑانے کا مشورہ دیا گیا تھا مگر پہلی بار اقتدار میں آنے والے وزیراعظم نے یہ مشورہ ماننے سے انکار کرتے ہوئے ایک جلسے میں خود یہ بتایا تھا اور کہا تھا کہ میں چور، ڈاکو کو چور ڈاکو کیوں نہ کہوں اور وہ مخالفین پر تنقید سے بھی باز نہیں آئے تھے اور اقتدار سے محرومی کے بعد قدرت نے ان کا غرور خاک میں ملا دیا اور بانی اپنے رہنماؤں کو مولانا کے در پر بار بار بھیجنے پر مجبور ہوئے اور جس محمود خان اچکزئی کا جلسوں میں مذاق اڑایا کرتے تھے تو یہ وقت بھی آیا کہ انھیں یہاں بھی جھکنا پڑا۔

اسی محمود خان کو قومی اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر کا اہل سمجھ کر اپوزیشن لیڈر بنانے پر مجبور ہونا پڑا۔ انھیں اپنی پارٹی میں اس عہدے کے لائق کوئی نظر نہیں آیا تھا۔

محمود خان اچکزئی کو اتنا اہم عہدہ دینا بانی کی مجبوری تھی یا مفاہمت کی مصلحت یہ تو آنے والا وقت ہی بتائے گا مگر لگتا ہے کہ وہ بھی کسی نہ کسی طرح مفاہمت کی طرف شاید راغب ہو رہے ہیں کیونکہ انھیں مزاحمت کی پالیسی کی ناکامی نظر آ گئی تھی جس کا حالیہ ثبوت یہ ہے کہ انھیں نظر آ گیا ہے کہ ان کے چاہنے والے انھیں ووٹ دینے تو باہر نکلتے ہیں مگر ان کے لیے احتجاج کرنے سڑکوں پر آنے کو تیار نہیں ہیں اور انھوں نے سڑکوں پر نہ آ کر بتا دیا ہے کہ وہ بھی مزاحمت نہیں مفاہمت کے خواہش مند ہیں۔

پی ٹی آئی کی مزاحمتی پالیسی کا حالیہ ثبوت یہ ہے کہ ہر منگل کو اڈیالہ میں بانی کی رہائی کے لیے بانی کی بہنیں جو احتجاج کراتی ہیں اس میں پی ٹی آئی کے ارکان اسمبلی، عہدیدار تک شرکت نہیں کرتے صرف چند سو کارکن ضرور آجاتے ہیں۔

سخت سردی میں چند سو کارکن احتجاج میں شریک ہوتے ہیں وہ سیاسی شعور سے زیادہ بانی کی محبت میں اڈیالہ آ جاتے ہیں اور بار بار کی کوشش کے باوجود پی ٹی آئی دس ہزار کارکن تو دور کی بات ایک ہزار کارکنوں کو بھی اڈیالہ نہیں لا سکی جو اس کی مزاحمتی پالیسی کی ناکامی کا واضح ثبوت ہے۔

پی ٹی آئی اور تحریک تحفظ آئین نے 8 فروری کو ملک میں یوم سیاہ منانے کا فیصلہ کیا ہے، جان بوجھ کر اتوار کے دن رکھا گیا ہے جس دن ہول سیل مارکیٹیں اور شاپنگ مال اور ہزاروں دکانیں اپنی ہفتہ وار تعطیل کے باعث بند ہوتی ہیں اور سڑکوں پر پبلک ٹرانسپورٹ کم ہوتی ہے اور ضرورت مند شام یا رات کو ہی گھروں سے باہر نکلتے ہیں۔

8 فروری کا یوم سیاہ یوں تو 8 فروری 2024 کے انتخابات میں مبینہ دھاندلی کے خلاف بلکہ بانی کی رہائی کی کوششوں کے لیے ہیں تاکہ پی ٹی آئی اپنی سیاسی طاقت اور بانی کی رہائی کے لیے پاور شو کے طور پر کر رہی ہے اور صرف کے پی میں نئے وزیر اعلیٰ سہیل آفریدی جو عشق بانی پی ٹی آئی میں مبتلا ہیں اپنے صوبے میں اسٹریٹ پاور دکھانے کی کوشش کر رہے ہیں وہاں اپنی حکومت کے باوجود بھرپور جلسے نہیں ہو رہے اور ارکان اسمبلی تک وزیر اعلیٰ کی کال پر کارکنوں کو سڑکوں پر نہیں لا پا رہے۔

بانی نے دو سال قبل ہونے والے انتخابات کے نتیجے میں جارحیت دکھانے والے علی امین گنڈاپور کو وزیر اعلیٰ مقرر کیا تھا جو سہیل آفریدی کی طرح عشق بانی میں جان دینے کے دعوے کرنے کی بجائے بظاہر مزاحمت اور اندرونی طور پر مفاہمت کی پالیسی پر عمل پیرا تھے جن کی پالیسی اور حقائق جانے بغیر کے پی کا وزیر اعلیٰ تبدیل کرایا جواب تک تو کچھ نہیں کر پایا اور اپنے سخت بیانات سے مزید حالات بگاڑنے میں مصروف ہیں۔

اب بھی (ن) لیگی حکومت ایک پیج پر ہونے کے دعوے کر رہی ہے اور وزیراعظم شہباز شریف نے پہلی بار برملا تسلیم کیا ہے کہ ملکی ترقی کے لیے سیاسی و عسکری قیادت مل کر فیصلے کر رہی ہے جس کے نتیجے میں آج معیشت ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔

8 فروری کا یوم سیاہ اگر صرف کے پی میں اپنی حکومت کے باعث کامیاب اور باقی تین صوبوں میں ناکام رہا تو بانی اور ان کی پارٹی کے ملک کی سب سے بڑی پارٹی ہونے کا پول کھل جائے گا جس سے حکومت کو فائدہ ہوگا اور مفاہمت کے برعکس مزاحمت کی پالیسی مزید ناکام ثابت ہو جائے گی اس لیے بہتر ہے کہ بانی بھی اپنی مزاحمتی پالیسی بدلیں کیونکہ وقت بدل چکا شریف فیملی کو بھی اپنی پالیسی بدلنا پڑی تھی اور ووٹ کو عزت دو کا نعرہ ناکام ہو چکا تھا۔

بانی پی ٹی آئی نے اقتدار سے محرومی کے بعد خود اپنی مخالف حکومت کے خلاف مزاحمت کی جو سیاست شروع کی تھی وہ ان کی گرفتاری اور طویل سزاؤں کے بعد ان کی اپنی ہدایت پر پی ٹی آئی کے بعض رہنماؤں نے جاری رکھی ہوئی ہے جب کہ اکثر رہنما اس مزاحمتی سیاست کے خلاف مگر مجبور ہیں کیونکہ بانی ان کی نہیں سنتے اور وہ سمجھتے ہیں کہ مزاحمت ہوگی تو ہی مفاہمت ہوگی۔

سابق وزیراعظم نواز شریف کی صاحبزادی نے اپنی والدہ کی وفات، اپنے والد کے سامنے بانی پی ٹی آئی کی حکومت میں اپنی گرفتاری، قید اور حکومتی مظالم کے خلاف ہی جب مزاحمتی سیاست شروع کی تھی۔

اس وقت بھی بانی کے مطابق اسٹیبلشمنٹ اور حکومت ایک پیج پر تھے اور مریم نواز کا کہنا تھا کہ مزاحمت ہوگی تو ہی حکومت مفاہمت پر مجبور ہوگی مگر ایسا نہیں ہوا تھا بلکہ سابق وزیراعظم تحریک انصاف تو شریف فیملی کو اپنا سیاسی مخالف نہیں بلکہ خود ان کے دشمن بنے ہوئے تھے اور اس وجہ سے وہ انتہا پر چلے گئے تھے۔

سیاست کو دشمنی میں بدلنے والے ناعاقبت اندیش وزیراعظم کو سمجھانے کی کوشش کی گئی تھی کہ وہ اعتدال میں رہیں۔

بانی تحریک انصاف کو سیاستدانوں کا مذاق نہ اڑانے کا مشورہ دیا گیا تھا مگر پہلی بار اقتدار میں آنے والے وزیراعظم نے یہ مشورہ ماننے سے انکار کرتے ہوئے ایک جلسے میں خود یہ بتایا تھا اور کہا تھا کہ میں چور، ڈاکو کو چور ڈاکو کیوں نہ کہوں اور وہ مخالفین پر تنقید سے بھی باز نہیں آئے تھے اور اقتدار سے محرومی کے بعد قدرت نے ان کا غرور خاک میں ملا دیا اور بانی اپنے رہنماؤں کو مولانا کے در پر بار بار بھیجنے پر مجبور ہوئے اور جس محمود خان اچکزئی کا جلسوں میں مذاق اڑایا کرتے تھے تو یہ وقت بھی آیا کہ انھیں یہاں بھی جھکنا پڑا۔

اسی محمود خان کو قومی اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر کا اہل سمجھ کر اپوزیشن لیڈر بنانے پر مجبور ہونا پڑا۔ انھیں اپنی پارٹی میں اس عہدے کے لائق کوئی نظر نہیں آیا تھا۔

محمود خان اچکزئی کو اتنا اہم عہدہ دینا بانی کی مجبوری تھی یا مفاہمت کی مصلحت یہ تو آنے والا وقت ہی بتائے گا مگر لگتا ہے کہ وہ بھی کسی نہ کسی طرح مفاہمت کی طرف شاید راغب ہو رہے ہیں کیونکہ انھیں مزاحمت کی پالیسی کی ناکامی نظر آ گئی تھی جس کا حالیہ ثبوت یہ ہے کہ انھیں نظر آ گیا ہے کہ ان کے چاہنے والے انھیں ووٹ دینے تو باہر نکلتے ہیں مگر ان کے لیے احتجاج کرنے سڑکوں پر آنے کو تیار نہیں ہیں اور انھوں نے سڑکوں پر نہ آ کر بتا دیا ہے کہ وہ بھی مزاحمت نہیں مفاہمت کے خواہش مند ہیں۔

پی ٹی آئی کی مزاحمتی پالیسی کا حالیہ ثبوت یہ ہے کہ ہر منگل کو اڈیالہ میں بانی کی رہائی کے لیے بانی کی بہنیں جو احتجاج کراتی ہیں اس میں پی ٹی آئی کے ارکان اسمبلی، عہدیدار تک شرکت نہیں کرتے صرف چند سو کارکن ضرور آجاتے ہیں۔

سخت سردی میں چند سو کارکن احتجاج میں شریک ہوتے ہیں وہ سیاسی شعور سے زیادہ بانی کی محبت میں اڈیالہ آ جاتے ہیں اور بار بار کی کوشش کے باوجود پی ٹی آئی دس ہزار کارکن تو دور کی بات ایک ہزار کارکنوں کو بھی اڈیالہ نہیں لا سکی جو اس کی مزاحمتی پالیسی کی ناکامی کا واضح ثبوت ہے۔

پی ٹی آئی اور تحریک تحفظ آئین نے 8 فروری کو ملک میں یوم سیاہ منانے کا فیصلہ کیا ہے، جان بوجھ کر اتوار کے دن رکھا گیا ہے جس دن ہول سیل مارکیٹیں اور شاپنگ مال اور ہزاروں دکانیں اپنی ہفتہ وار تعطیل کے باعث بند ہوتی ہیں اور سڑکوں پر پبلک ٹرانسپورٹ کم ہوتی ہے اور ضرورت مند شام یا رات کو ہی گھروں سے باہر نکلتے ہیں۔

8 فروری کا یوم سیاہ یوں تو 8 فروری 2024 کے انتخابات میں مبینہ دھاندلی کے خلاف بلکہ بانی کی رہائی کی کوششوں کے لیے ہیں تاکہ پی ٹی آئی اپنی سیاسی طاقت اور بانی کی رہائی کے لیے پاور شو کے طور پر کر رہی ہے اور صرف کے پی میں نئے وزیر اعلیٰ سہیل آفریدی جو عشق بانی پی ٹی آئی میں مبتلا ہیں اپنے صوبے میں اسٹریٹ پاور دکھانے کی کوشش کر رہے ہیں وہاں اپنی حکومت کے باوجود بھرپور جلسے نہیں ہو رہے اور ارکان اسمبلی تک وزیر اعلیٰ کی کال پر کارکنوں کو سڑکوں پر نہیں لا پا رہے۔

تحریک انصاف کی پالیسی میں تبدیلی

مزمل سہروردی

تحریک انصاف کی سیاست کا ایک بڑا نقطہ یہی رہا ہے کہ وہ ملک کی دیگر سیاسی جماعتوں کے ساتھ ایک میز پر بیٹھنے کے لیے تیار نہیں ہوتی۔ ایسا اب نہیں ہے۔ حتیٰ کے جب تحریک انصاف اقتدار میں تھی تب بھی بانی تحریک انصاف بطور وزیر اعظم اپوزیشن کے ساتھ نہ تو ملنے کے لیے تیار تھے اور نہ ہی ساتھ ایک میز پر بیٹھنے کے لیے تیار تھے۔

ایسا بھی موقع آیا کہ اہم ملکی معاملات کی بریفنگ کے لیے آرمی چیف تو موجود تھے لیکن بانی تحریک انصاف ساتھ والے کمرے میں بیٹھے رہے۔ بریفنگ والے کمرے میں نہیں آئے۔ اس سے ان کے اور ان کی مخالف سیاسی جماعتوں کے درمیان فاصلے بڑھے اور ڈیڈلاک بھی قائم ہوا۔

یہی پالیسی انھوں نے اقتدار سے ہٹنے کے بعد بھی جاری رکھی۔ وہ مسلسل کہتے رہے کہ ہم اسٹیبلشمنٹ سے تو بات کرنے کے لیے تیار ہیں لیکن سیاسی جماعتوں سے بات کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ مسلسل یہ بات کہی جاتی رہی کہ بات صرف اسٹیبلشمنٹ سے ہوگی۔

وزیر اعظم پاکستان میاں شہباز شریف نے متعدد دفعہ مذاکرات کی دعوت دی لیکن اس کو مسترد کر دیا گیا۔ یہی جواب دیا گیا کہ حکومت کے ہاتھ میں کچھ ہے ہی نہیں۔ پھر حکومت سے کیوں بات کی جائے۔ گزشتہ انتخابات کے بعد یہی پالیسی رہی کہ حکومتی اتحاد میں موجود سیاسی جماعتوں سے کوئی بات نہیں کرنی۔

حتیٰ کے تحریک تحفظ آئین کے قیام کے بعد جو قومی کانفرنس بلائی گئی، یہ کہنے کو تو قومی کانفرنس تھی لیکن اس میں ملک کی بڑی سیاسی جماعتوں کو مدعو ہی نہیں کیا گیا۔ پہلے کہا گیا کہ پیپلز پارٹی کو دعوت دی جائے گی لیکن بعد میں پیپلز پارٹی کو بھی دعوت نہیں دی گئی۔

بانی تحریک انصاف نے جیل سے آرمی چیف کو تین خط لکھے لیکن وہ حکومت سے بات کرنے کے لیے تیار نہیں تھے۔ یہ الگ بات ہے کہ پہلے تو یہی موقف سامنے آیا کہ ایسا کوئی خط نہیں ملا ہے۔

لیکن ایک تقریب میں جب انھیں سوال کیا گیا کہ اگر انھیں خط مل بھی جائے تو وہ کیا کریں گے تو انھوں نے فوری کہا کہ وزیر اعظم کو بھیج دوں گا۔ مجھے اس خط سے کیا کرنا ہے جو کرنا ہے وزیر اعظم نے کرنا ہے۔

اب عجب منظر نامہ ہے۔ ایک طرف فوج کے ترجمان کا یہی موقف سامنے آیا ہے کہ وہ تحریک انصاف اور بانی تحریک انصاف سے کسی بھی قسم کی کوئی بات کرنے میں دلچسپی نہیں رکھتے۔

وہ جا کر حکومت اور سیاستدانوں سے بات کریں جب کہ جواب میں یہی موقف سامنے آتا رہا ہے کہ ہم نے صرف اسٹیبلشمنٹ سے ہی بات کرنی ہے۔

کے پی کے سابق وزیر اعلیٰ گنڈاپور نے گو کہ کبھی براہ راست وزیر اعظم شہباز شریف سے ملاقات نہیں کی۔ مختلف اجلاسوں میں شرکت ضرور کی جس پر بھی ان پر تنقید کی جاتی تھی۔ تحریک انصاف کے ٹرولرز ان پر حملہ کر دیتے تھے کہ یہ حکومت سے کیوں ملتے ہیں۔

یہ اسٹیبلشمنٹ سے کیوں ملتے ہیں، یہ اندر سے ملے ہوئے ہیں۔ یہ اجلاسوں میں کیوں شرکت کرتے ہیں۔ انھیں ڈبل ایجنٹ کہا جانے لگا۔ وہ کہتے رہے کہ رموز حکومت چلانے کے لیے ملنا پڑتا ہے۔ لیکن ٹرولرز ان کی بات ماننے کے لیے تیار نہیں تھے۔ وہ ان کی مجبوریوں کو ان کی بے وفائی قرار دیتے رہے۔

اب سہیل آفریدی نے وزیر اعظم پاکستان سے براہ راست ملاقات کی ہے۔ یہ کوئی اجلاس نہیں تھا، میں اس کو تحریک انصاف کی پالیسی میں ایک بڑی تبدیلی دیکھتا ہوں۔ یہ الگ بات ہے کہ اس ملاقات پر تحریک انصاف کے ٹرولرز ان کے خلاف نہیں ہوئے ہیں۔

یہ سوال موجود ہے کہ اگر یہ ملاقات گنڈاپور نے کی ہوتی تو کیا ہوتا۔ لیکن سہیل آفریدی پر تنقید نہیں ہوئی۔ جو اچھی بات شائد تحریک انصاف کے سوشل میڈیا کو بھی سمجھ آ گئی ہے کہ بہرحال آخر میں بات تو کرنی پڑے گی۔

چند ماہ پہلے تحریک انصاف کے چند ممبران نے این ڈی یو کی ایک ورکشاپ میں شرکت کی تھی۔ پھر انھیں بھی پی ٹی آئی کا غدار قرار دے دیا گیا۔ وہ کیوں گئے۔

مجھے تحریک انصاف کے ایک رکن نے کہا کہ سمجھ نہیں آتی کبھی کہتے ہیں کہ صرف فوج سے بات کرنی ہے اور اب این ڈی یو کی ورکشاپ میں شرکت پر بھی غدار کہہ دیا ہے۔

لیکن بہرحال سہیل آفریدی اور وزیر اعظم کی ملاقات کو مثبت انداز میں ہی لینا چاہیے۔ اس ملاقات کے بعد یہی کہا گیا کہ ملاقات میں کوئی سیاسی بات نہیں ہوئی۔ حکومتی امور پر بات ہوئی، جو زیادہ اچھی بات ہے۔ ہر وقت سیاست نہیں ہو سکتی۔ حکومت بھی تو چلانی ہے۔ سیاسی اختلافات اپنی جگہ۔ لیکن حکومت بھی تو چلانی ہے۔

ب تحریک تحفظ آئین کے سربراہ اور قومی اسمبلی میں قائد حزب اختلاف محمود خان اچکزئی نے بھی وزیر اعظم شہباز شریف کو خط لکھا ہے۔ یہ ابھی اچھی پیش رفت ہے۔ ورنہ مجھے یاد ہے کہ جب بانی تحریک انصاف وزیر اعظم تھے تو وہ اس وقت قائد حزب اختلاف سے اہم ضروری قانونی مشاورت بھی کرنے کے لیے تیار نہیں تھے۔

اب محمود خان اچکزئی نے وزیر اعظم کو خط لکھا ہے۔ حالانکہ یہی محمود خان اچکزئی پہلے قومی کانفرنس میں حکومتی جماعتوں کو بلانے کے لیے تیار نہیں تھے۔

اب وہ قومی اسمبلی میں اپنی تقریر میں اسپیکر کو بھی اپنے چیمبر میں مدعو کر رہے تھے۔ پالیسی میں تبدیلی یہاں بھی ہے۔ یہ وقتی ہے یا مستقل، یہ الگ سوال ہے۔ لیکن ہمیں پالیسی میں تبدیلی نظر آ رہی ہے۔

اب اس تبدیلی پر تجزیہ کیا جا سکتا ہے۔ کیا سب طرف سے ناامید ہو کر تحریک انصاف کے پاس اب حکومت سے بات کرنے کے سوا کوئی آپشن نہیں ہے۔ کیا تحریک انصاف بند گلی میں داخل ہو گئی ہے۔ کیا اسٹیبلشمنٹ سے بھی مکمل جواب ہو گیا ہے۔

کیا بانی سے ملاقاتوں پر پابندی کے بعد تحریک انصاف نے آزادانہ پالیسیاں بنانی شروع کر دی ہیں۔ کیا اڈیالہ کے باہر ناکام احتجاج نے تحریک انصاف کو دیوار سے لگا دیا ہے اور اب محفوظ راستہ تلاش کر رہی ہے۔

کیا کل جب بانی سے دوبارہ ملاقات ہوگی تو وہ اس سب کو مسترد کر دیں گے۔ اس لیے خدشات اپنی جگہ موجود ہیں۔ لیکن پالیسی میں تبدیلی نظر آ رہی ہے۔ یہی سیاست ہے۔

اپسٹین کے سائے میں دنیا کے بڑے لوگ: حقیقت یا افسانہ؟

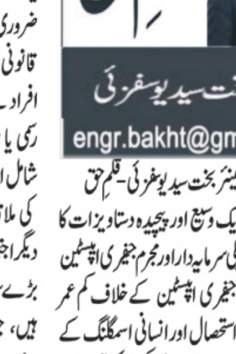

تحریر: انجینئر بخت سید یوسفزئی-قلمِ حق

اپسٹین فائلز ایک وسیع اور پیچیدہ دستاویزات کا مجموعہ ہے جو امریکی سرمایہ دار اور مجرم جیفری اپسٹین سے متعلق ہے۔ جیفری اپسٹین کے خلاف کم عمر لڑکیوں کے جنسی استحصال اور انسانی اسمگلنگ کے سنگین الزامات تھے، اور اس کے کیس کی تحقیقات دنیا بھر میں بہت زیادہ توجہ کا مرکز رہی ہیں۔ اس فائل میں اپسٹین کے ذاتی، پیشہ ورانہ اور سماجی روابط کے بارے میں ہزاروں صفحات، تصاویر اور ریکارڈز شامل ہیں جو اب عوام کے لیے جاری کیے گئے ہیں۔ ان دستاویزات میں اپسٹین کی ملاقاتوں، ای میلز، فون کالز اور دیگر رابطوں کی تفصیلات موجود ہیں، جو اس کے نیٹ ورک کی وسعت اور پیچیدگی کو ظاہر کرتی ہیں۔ جیفری اپسٹین ایک انتہائی امیر اور بااثر شخص تھا جس کی زندگی بیرونی طور پر شاندار دکھائی دیتی تھی، لیکن حقیقت میں اس کی سرگرمیاں غیر قانونی اور انتہائی خطرناک تھیں۔ اس نے کم عمر لڑکیوں کو اپنی گرفت میں لیا اور انہیں مختلف بااثر شخصیات کے ساتھ متعارف کرایا، جس سے وہ ایک بڑے جنسی اور سماجی نیٹ ورک کا حصہ بن گیا۔ اس نیٹ ورک کے اندر طاقتور لوگ شامل تھے، اور اپسٹین نے اپنی دولت اور اثر و رسوخ کا استعمال کرتے ہوئے کئی افراد کو اپنے مقاصد کے لیے استعمال کیا۔ اپسٹین فائلز میں شامل مواد کی نوعیت بہت متنوع ہے۔ یہ فائلیں نہ صرف قانونی دستاویزات پر مشتمل ہیں بلکہ ای میلز، تصاویر، ویڈیوز اور دیگر ریکارڈز بھی اس میں شامل ہیں۔ ہر دستاویز اپسٹین کی سرگرمیوں کے مختلف پہلوؤں کو ظاہر کرتی ہے، جیسے کہ اس کے ذاتی تعلقات، کاروباری معاملات، سماجی تقریبات، اور وہ افراد جو اس کے گرد گھومتے رہے۔ اس فائل کا مقصد عوام کو یہ سمجھانا ہے کہ ایک طاقتور نیٹ ورک کس طرح اپنے اثر و رسوخ کو استعمال کرتا ہے اور قانونی حدود کو عبور کرتا ہے۔ فائلز میں شامل ہر شخص یا رابطے کو قصوروار قرار دینا درست نہیں ہے۔ بہت سے افراد صرف اپسٹین کے سوشل یا بزنس حلقوں میں شامل تھے اور ان کا تعلق قانونی طور پر کوئی غلط سرگرمی سے نہیں تھا۔ اس بات کو سمجھنا ضروری ہے کہ نام سامنے آنے کا مطلب یہ نہیں کہ وہ لوگ کسی جرم میں ملوث تھے۔ حقیقت میں، فائلز کی اشاعت سے کئی لوگ صرف اس وجہ سے خبروں میں آئے کہ ان کے نام رابطوں یا ملاقاتوں میں شامل تھے۔ دنیا کے مختلف بااثر افراد کے نام فائلز میں آئے ہیں، جن میں سیاستدان، بزنس مین، فنکار اور دیگر اہم شخصیات شامل ہیں۔ ان شخصیات کا تعلق اپسٹین سے مختلف مواقع پر رہا، جیسے کہ پارٹیز، بزنس میٹنگز یا دیگر سماجی اجتماعات۔ تاہم یہ بات واضح کرنی ضروری ہے کہ فائلز میں شامل ہر نام کے ساتھ کوئی قانونی الزامات منسلک نہیں ہیں، اور بہت سے افراد نے خود بھی وضاحت کی کہ ان کا تعلق صرف رسمی یا سماجی تھا۔ اپسٹین کے نیٹ ورک کے اندر شامل افراد کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ فائلز میں اس کی ملاقاتوں، نجی جہاز کی پروازوں، پارٹیوں اور دیگر اجتماعات کی تفصیلات موجود ہیں۔ یہ فائلز ایک بڑے سماجی اور کاروباری نیٹ ورک کی عکاسی کرتی ہیں، جو اپسٹین کی طاقت اور اثر و رسوخ کے دائرے کو واضح کرتی ہیں۔ ان دستاویزات سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ کس طرح اپسٹین نے اپنے مقاصد کے لیے مختلف افراد کو مختلف طریقوں سے استعمال کیا۔ اپسٹین فائلز میں عجیب اور کوڈڈ ریفرنسز بھی شامل ہیں، جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس نے اپنے رابطوں کو چھپانے اور محفوظ رکھنے کے لیے مختلف علامات اور کوڈز استعمال کیے۔ یہ کوڈز ای میلز اور دستاویزات میں مختلف حوالوں سے ملتے ہیں اور یہ ظاہر کرتے ہیں کہ نیٹ ورک کو کس حد تک خفیہ رکھا گیا تھا۔ اس سے اپسٹین کے منصوبوں کی پیچیدگی اور اس کے نیٹ ورک کی مضبوطی کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کئی صفحات میں متاثرین کی شناخت بھی شامل تھی، لیکن بعد میں انہیں خفیہ یا ریڈیکٹ کیا گیا تاکہ متاثرین کی پرائیویسی محفوظ رہے۔ اس عمل سے ظاہر ہوتا ہے کہ فائلز کی اشاعت ایک نازک اور حساس معاملہ تھی، جس میں عوامی مفاد اور متاثرین کی حفاظت کے درمیان توازن قائم کرنا ضروری تھا۔ فائلز کی اشاعت کے بعد عالمی سطح پر بہت سے لوگ اس معاملے پر تبصرے کرنے لگے۔ کچھ نے کہا کہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ طاقتور افراد اکثر قانون کے دائرے سے باہر رہتے ہیں اور اپنے اثر و رسوخ کا غلط استعمال کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی یہ سوال بھی اٹھا کہ مستقبل میں انصاف کس طرح یقینی بنایا جائے اور ایسے نیٹ ورکس کی نگرانی کیسے کی جائے۔ پاکستان کے حوالے سے فائلز میں کچھ محدود اور غیر مصدقہ حوالہ جات سامنے آئے ہیں۔ بعض رپورٹس میں کہا گیا کہ چند پاکستانی شخصیات کا نام ای میلز یا ملاقاتوں میں آیا، لیکن یہ الزامات یا شمولیت براہِ راست قانونی طور پر ثابت نہیں ہوئی۔ یہ حوالہ جات زیادہ تر سرسری نوعیت کے ہیں اور کسی بھی شخص کو قصوروار ثابت کرنے کے لیے کافی نہیں ہیں۔ یہ فائلز نہ صرف قانونی اور سماجی پہلوؤں کو اجاگر کرتی ہیں بلکہ اس سے دنیا کو یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ کس طرح طاقتور نیٹ ورکس اپنی سرگرمیوں کو چھپانے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ نیٹ ورک نہ صرف جرائم میں ملوث ہوتا ہے بلکہ بااثر افراد کے ذریعے سماجی اور اقتصادی اثر و رسوخ بھی حاصل کرتا ہے۔ اپسٹین فائلز کے مواد سے یہ واضح ہوتا ہے کہ معاشرتی طاقت اور دولت کس حد تک انسانی اخلاقیات اور قانونی حدود پر اثر ڈال سکتی ہے۔ اس سے یہ بھی سبق ملتا ہے کہ ایسے نیٹ ورک کے خلاف شفاف اور مؤثر تحقیقات کرنا ضروری ہے تاکہ انصاف یقینی بنایا جا سکے۔ فائلز میں شامل مواد کی وسعت اتنی ہے کہ اس کی مکمل جانچ اور تجزیہ ابھی جاری ہے۔ بہت سے دستاویزات ابھی تک عوامی رسائی کے لیے مکمل طور پر جاری نہیں کی گئی ہیں، اور مستقبل میں مزید تفصیلات منظر عام پر آ سکتی ہیں۔ یہ بات اہم ہے کہ اپسٹین فائلز نے دنیا بھر میں بحث چھیڑ دی ہے کہ طاقتور افراد کے خلاف قانونی کارروائی کیسے کی جائے اور انصاف کس طرح یقینی بنایا جائے۔ یہ فائلز سماجی شعور کو بھی بڑھانے کا ایک ذریعہ ہیں اور عوام کو یہ دکھاتی ہیں کہ کس طرح بااثر افراد اپنی طاقت اور اثر و رسوخ کا استعمال کرتے ہیں۔ اپسٹین فائلز نے قانونی، سماجی اور سیاسی حلقوں میں بہت سے سوالات اٹھائے ہیں۔ یہ ظاہر کرتا ہے کہ دنیا میں انصاف کی راہیں ہمیشہ سیدھی نہیں ہوتیں اور طاقتور افراد اکثر اپنی شبیہ اور اثر و رسوخ کے ذریعے قانونی حدود سے بالاتر رہنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان فائلز کے ذریعے نہ صرف اپسٹین کا نیٹ ورک سامنے آیا بلکہ متاثرین کے تجربات بھی واضح ہوئے، جو اس بات کی یاد دہانی ہیں کہ انسانی حقوق اور انصاف کی حفاظت کس حد تک اہم ہے۔ یہ فائلز دنیا کو یہ سبق دیتی ہیں کہ ظلم اور بدعنوانی کے خلاف آواز اٹھانا ضروری ہے۔ مجموعی طور پر، اپسٹین فائلز ایک تاریخی اور تحقیقی مواد ہیں جو دنیا کو بااثر نیٹ ورکس، طاقت اور دولت کے استعمال، اور انصاف کے تقاضوں کے بارے میں معلومات فراہم کرتی ہیں۔ ان کا اثر مستقبل میں قانونی اور سماجی سطح پر بھی محسوس کیا جائے گا۔ یہ فائلز یہ بھی ظاہر کرتی ہیں کہ عالمی سطح پر بااثر افراد کے خلاف تحقیقات کرنا کتنا پیچیدہ اور نازک عمل ہے۔ ان کی تحقیقات میں لاکھوں صفحات، تصاویر، ویڈیوز اور دستاویزات شامل ہیں، اور ہر دستاویز ایک اہم پہلو کی نمائندگی کرتی ہے۔ اپسٹین فائلز سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ طاقتور نیٹ ورک نہ صرف معاشرتی سطح پر بلکہ قانونی اور اقتصادی نظام میں بھی اپنا اثر ڈال سکتے ہیں۔ اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ ایسے نیٹ ورکس پر نظر رکھنا اور شفاف تحقیقات کرنا ہر ملک کے لیے ضروری ہے۔ یہ فائلز دنیا کو ایک اہم پیغام دیتی ہیں کہ طاقت اور دولت کے باوجود انسانی حقوق اور انصاف کی حفاظت اولین ترجیح ہونی چاہیے۔ یہ فائلز عالمی سطح پر شفافیت اور احتساب کے لیے ایک اہم مثال ہیں۔ اپسٹین فائلز صرف ایک شخص کی زندگی کے بارے میں نہیں بلکہ ایک وسیع نیٹ ورک، عالمی طاقت اور انسانی اخلاقیات کے درمیان تعلقات کے بارے میں ایک بڑی دستاویز ہیں۔ یہ ہمیں یہ سبق دیتی ہیں کہ معاشرتی، قانونی اور اخلاقی حدود کا احترام ہر دور میں ضروری ہے۔

جڑواں شہروں کی خبریں

تحصیلدار فتح جنگ چوہدری شفقت محمود کا گورنمنٹ ہائی سکول نمبر 1 فتح جنگ کیلئے دس (LEs) کا عطیہ، طلبہ کو جدید تعلیم بذریعہ انٹرنیٹ حاصل کرنے میں آسانی ہوگی

امتحانی سنٹر سکول لیب اور لائبریری بھی آن لائن ہو جائیں گی

طلبہ کو جدید تعلیم بذریعہ انٹرنیٹ حاصل کرنے میں آسانی ہوگی۔ملک حیدر علی، محمد وحید زرگر

فتح جنگ (بیورو رپورٹ) کے مطابق تحصیلدار فتح جنگ اور سپیشل مجسٹریٹ چوہدری شفقت محمود کی جانب سے طلبہ کو جدید تعلیم سے روشناس کرانے کے لیے گورنمنٹ ہائی سکول نمبر 1 فتح جنگ کو دس ایل ای ڈی (LED) عطیہ کرنے پر ایک خصوصی تقریب کا اہتمام کیا گیا اس تقریب میں سی ای او ایجوکیشن ڈاکٹر اظہر اقبال، ڈی ای او ایلمنٹری سید تقی عباس شاہ، ڈپٹی ڈی ای او ایجوکیشن فتح جنگ چوہدری شیر افضل، پرنسپل ہائیر سیکنڈری سکول ملال ملک محمد مسکین، پرنسپل سید ساجد شاہ، ملک محمد فیاض ہیڈ ماسٹر کسراں، پرنسپل ہائیر سیکنڈری سکول قطبال حسام الدین، قدیر اختر، سماجی شخصیت سردار ناصر خان شہرائے سعد اللہ، ملک حبیب اعوان رہنما تنظیم الاعوان اور دیگر افسران و اساتذہ نے شرکت کی معروف سٹیج سیکرٹری و شاعر ڈاکٹر ملک غلام یاسین اطہر نے خوبصورت انداز میں کمپیئرنگ کر کے تقریب کو چار چاند لگا دیئے اس موقع پر چوہدری شفقت محمود کی تعلیم دوستی اور طلبہ کی بہتری کے لیے کیے گئے اقدامات کو سراہا گیا اور انہیں اعزازی شیلڈ پیش کی گئی تقریب کے شرکا نے چوہدری شفقت محمود کی کارکردگی کو سراہا اور کہا کہ ان کے اقدامات سے سکول میں جدید ٹیکنالوجی کی مدد سے طلبہ کی تعلیم میں بہتری آئی ہے سکول انتظامیہ نے بھی اس عطیے پر ان کا خصوصی طور پر شکریہ ادا کیا اور امید ظاہر کی کہ یہ قدم سکول کو ای لرنگ کے میدان میں مزید آگے لے جائے گا چوہدری شفقت محمود نے اپنے عوام دوست اور تعلیم نواز رویے سے فتح جنگ میں ایک مثبت مثال قائم کی ہے جو انتظامی افسران کے لیے مشعل راہ ہے اس موقع پر تنظیم الاعوان کے رہنما معروف سماجی شخصیت ملک حبیب اعوان نے سکول کی ضرورت کو مکمل کرنے کیلئے باقی ماندہ 7 ایل ای ڈیز اپنی طرف سے دینے کا اعلان کیا اس اعلان کے بعد سکول کی تمام کلاس میں ایل ای ڈیز لگ جائیں گی اور طلبہ کو جدید تعلیم بذریعہ انٹرنیٹ حاصل کرنے میں آسانی ہوگی امتحانی سنٹر سکول لیب اور لائبریری بھی آن لائن ہو جائیں گی سکول کے پرنسپل سید ساجد شاہ نے چوہدری شفقت محمود، ملک حبیب اعوان اور تمام مہمان گرامی کا شکریہ ادا کیا۔

تحصیلدار فتح جنگ اور سپیشل مجسٹریٹ چوہدری شفقت محمود کی جانب سے طلبہ کو جدید تعلیم سے روشناس کرانے کے لیے گورنمنٹ ہائی سکول نمبر 1 فتح جنگ کو دس ایل ای ڈی (LED) عطیہ کرنے پر ایک خصوصی تقریب کا اہتمام کیا گیا

مقصد مظلوم کشمیری عوام کے ساتھ یکجہتی کا اظہار اور ان کی جدوجہدِ آزادی کو خراجِ تحسین پیش کرنا تھا

پی۔بی ایف انٹرنیشنل کالج H-9 اسلام آباد میں یومِ یکجہتی کشمیر کے موقع پر شاندار تقریب کا انعقاد

انٹرنیشنل کالج H-9 اسلام آباد میں 5 فروری، یومِ یکجہتی کشمیر کے موقع پر ایک شاندار اور پراثر تقریب کا انعقاد کیا گیا

اسلام آباد (سٹاف رپورٹر) PBF انٹرنیشنل کالج H-9 اسلام آباد میں 5 فروری، یومِ یکجہتی کشمیر کے موقع پر ایک شاندار اور پراثر تقریب کا انعقاد کیا گیا، جس کا مقصد مظلوم کشمیری عوام کے ساتھ یکجہتی کا اظہار اور ان کی جدوجہدِ آزادی کو خراجِ تحسین پیش کرنا تھا۔ تقریب کے مہمانِ خصوصی سیکرٹری ورکرز ویلفیئر فنڈ، جناب ذوالفقار احمد تھے۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے سیکرٹری ورکرز ویلفیئر فنڈ ذوالفقار احمد نے کہا کہ 5 فروری کوئی عام دن نہیں بلکہ یہ دن دلوں کو جوڑنے، مظلوموں کے ساتھ کھڑے ہونے اور کشمیری عوام کے حقِ خودارادیت کی تجدیدِ عہد کا دن ہے۔ انہوں نے کہا کہ کشمیر صرف ایک خطہ نہیں بلکہ امتِ مسلمہ کے دل پر لگا ہوا وہ زخم ہے جو دہائیوں سے رس رہا ہے، تاہم کشمیری عوام آج بھی تمام تر مظالم کے باوجود اپنے حوصلے، استقامت اور پاکستان سے وابستگی پر قائم ہیں۔ انہوں نے وزیرِاعظم پاکستان میاں محمد شہباز شریف کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ وزیرِاعظم نے عالمی فورمز، خصوصاً اقوامِ متحدہ میں کشمیری عوام کے حقِ خودارادیت کی بھرپور وکالت کی ہے اور دنیا کو واضح پیغام دیا ہے کہ پاکستان کشمیری عوام کو کبھی تنہا نہیں چھوڑے گا۔ سیکرٹری ورکرز ویلفیئر فنڈ نے افواجِ پاکستان کو خراجِ سلام پیش کرتے ہوئے کہا کہ چیف آف آرمی اسٹاف و چیف آف ڈیفنس فورسز فیلڈ مارشل سید عاصم منیر کی جرات مندانہ قیادت میں مسلح افواجِ پاکستان نہ صرف ملکی سلامتی کی ضامن ہیں بلکہ مظلوم کشمیری عوام کے حوصلے اور اعتماد کی علامت بھی ہیں۔ انہوں نے وفاقی وزیر برائے سمندر پار پاکستانیز و انسانی وسائل کی ترقی، چوہدری سالک حسین کا بھی خصوصی شکریہ ادا کیا، جو بیرونِ ملک مقیم پاکستانیوں کو مسئلہ کشمیر پر متحد اور متحرک کرنے میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ طلبہ و طالبات سے خطاب کرتے ہوئے ذوالفقار احمد نے کہا کہ نوجوان نسل پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ قلم، زبان اور کردار کے ذریعے سچ کا ساتھ دے اور دنیا کو باور کرائے کہ مسئلہ کشمیر سیاسی نہیں بلکہ ایک سنگین انسانی مسئلہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کا محنت کش طبقہ بھی کشمیری عوام کے دکھ درد کو بخوبی سمجھتا ہے اور ان کے شانہ بشانہ کھڑا ہے۔ تقریب سے PBF کے چیف ایگزیکٹو آفیسر عاقل خان نے بھی خطاب کیا۔ انہوں نے بھارتی جارحیت کی بھرپور مذمت کرتے ہوئے عالمی برادری سے مطالبہ کیا کہ مقبوضہ کشمیر کا مسئلہ اقوامِ متحدہ کی قراردادوں کے مطابق فوری طور پر حل کیا جائے۔ تقریب کے دوران بچوں نے خصوصی ٹیبلوز پیش کیے اور کشمیری نغموں کے ذریعے مظلوم کشمیری عوام کے ساتھ بھرپور یکجہتی کا اظہار کیا، جسے شرکا نے بے حد سراہا۔ بعد ازاں سیکرٹری ورکرز ویلفیئر فنڈ ذوالفقار احمد نے کالج کی پرنسپل محترمہ سارہ محسن اور ورکرز ویلفیئر فنڈ کے ڈائریکٹرز کے ہمراہ سائنس و ٹیکنالوجی پر مبنی طلبہ کے تیار کردہ ماڈلز کا معائنہ کیا اور کالج انتظامیہ کی تعلیمی کاوشوں کو سراہتے ہوئے طلبہ کی تخلیقی صلاحیتوں کی تعریف کی۔

پی۔بی ایف انٹرنیشنل کالج H-9 اسلام آباد میں یومِ یکجہتی کشمیر کے موقع پر شاندار تقریب کا انعقاد

آئیسکو ریجن میں بوجہ ضروری سسٹم مینٹیننس عارضی بجلی بندش کا شیڈول

آئیسکو انتظامیہ اپنے معزز صارفین سے بجلی کی بندش پر معذرت خواہ ہے۔ اگر کام مقررہ وقت سے پہلے مکمل ہوگیا تو بجلی کی فراہمی شیڈول وقت سے پہلے بھی بحال کی جاسکتی ہے

اسلام آباد (سٹاف رپورٹر) آئیسکو ریجن میں بوجہ ضروری سسٹم مینٹیننس 5 اور 6 فروری 2026ء عارضی بجلی بندش کا شیڈول۔ اسلام آباد الیکٹرک سپلائی کمپنی (آئیسکو) کے ترجمان کی جانب سے جاری کردہ پریس ریلیز کے مطابق بوجہ ضروری سالانہ سسٹم مینٹیننس /ڈویلپمنٹ ورکس /اے ایم آئی میٹرز تنصیب کے باعث آئیسکو ریجن کے اسلام آباد، راولپنڈی، اٹک، چکوال اور جہلم سرکلز کے مختلف علاقوں کو بجلی سپلائی کرنے والے فیڈرز پر درج ذیل شیڈول کے مطابق بجلی کی سپلائی عارضی طور پر معطل رہے گی۔ 5 فروری 2026 کو جی ایس او سرکل میں صبح 09:00 بجے سے دوپہر 03:00 بجے تک، 132 کے وی گرڈ اسٹیشن بھگوال فیڈر بند رہے گا، آئیسکو ریجن میں بوجہ ضروری سسٹم مینٹیننس 5 اور 6 فروری 2026ء عارضی بجلی بندش کا شیڈول۔ اسلام آباد الیکٹرک سپلائی کمپنی (آئیسکو) کے ترجمان کی جانب سے جاری کردہ پریس ریلیز کے مطابق بوجہ ضروری سالانہ سسٹم مینٹیننس /ڈویلپمنٹ ورکس /اے ایم آئی میٹرز تنصیب کے باعث آئیسکو ریجن کے اسلام آباد، راولپنڈی، اٹک، چکوال اور جہلم سرکلز کے مختلف علاقوں کو بجلی سپلائی کرنے والے فیڈرز پر درج ذیل شیڈول کے مطابق بجلی کی سپلائی عارضی طور پر معطل رہے گی۔ 5 فروری 2026 کو جی ایس او سرکل میں صبح 09:00 بجے سے دوپہر 03:00 بجے تک، 132 کے وی گرڈ اسٹیشن بھگوال فیڈر بند رہے گا 6 فروری 2026 کو اٹک سرکل میں صبح 09:00 بجے سے دوپہر 12:00 بجے تک، شاہ اللہ دتہ فیڈر، جی ایس او سرکل میں صبح 09:00 بجے سے دوپہر 03:00 بجے تک 132 کے وی گرڈ اسٹیشن بھگوال اور ملحقہ علاقوں میں بھی بجلی بند رہے گی۔ آئیسکو انتظامیہ اپنے معزز صارفین سے بجلی کی بندش پر معذرت خواہ ہے۔ اگر کام مقررہ وقت سے پہلے مکمل ہوگیا تو بجلی کی فراہمی شیڈول وقت سے پہلے بھی بحال کی جاسکتی ہے۔

چیئرمین سی ڈی اے نے آئی ای ایس ایس آئی کے زیر انتظام لگائے فری میڈیکل کیمپ اور ڈسپنسری کا دورہ بھی کیا

کیمپ کا انعقاد خصوصی طور پر اقلیتی علاقوں میں آباد مستحق افراد کی طبی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے کیا گیا

اسلام آباد میں اقلیتی کالونی کے لیے فری میڈیکل کیمپ کا انعقاد 700 سے 1000 افراد نے طبی امداد حاصل کی

چیئرمین سی ڈی اے نے آئی ای ایس ایس آئی کے زیر انتظام لگائے فری میڈیکل کیمپ اور ڈسپنسری کا دورہ بھی کیا

اسلام آباد (سٹاف رپورٹر) وفاقی دارالحکومت اسلام آباد میں اسلام آباد ایمپلائز سوشل سیکورٹی انسٹیٹیوشن) آئی ای ایس ایس آئی (کے زیر انتظام اقلیتوں اور مستحق افراد کی صحت و بہبود کے حوالے سے بدھ کے روز سیکٹر G-8/1 میں ہنسا کالونی میں فری میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ جسمیں چیئرمین کیپیٹل ڈویلپمنٹ اتھارٹی) سی ڈی اے (وچیف کمشنر اسلام آباد محمد علی رندھاوا نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔ مقامی کرسچن کمیونٹی اور سکولوں کے بچوں نے چیئرمین سی ڈی اے و چیف کمشنر اسلام آباد محمد علی رندھاوا سمیت دیگر مہمانوں کا تقریب میں پرتپاک استقبال کیا۔ اس کیمپ کا انعقاد خصوصی طور پر دارالحکومت اسلام آباد کے اقلیتی علاقوں میں آباد مستحق افراد کی طبی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے کیا گیا۔ اس فری میڈیکل کیمپ میں تقریبا 700 سے 1000 افراد تک مریضوں کو مفت تشخیص کے ساتھ فری ادویات بھی فراہم کی گئی۔ چیئرمین سی ڈی اے نے آئی ای ایس ایس آئی کے زیر انتظام لگائے فری میڈیکل کیمپ اور ڈسپنسری کا دورہ بھی کیا۔ اس موقع پر چیئرمین سی ڈی اے نے وفاقی دارالحکومت اسلام آباد میں آئی ای ایس ایس آئی کے اقلیتوں کیلئے اس اقدام کو سراہتے ہوئے کہا کہ اس اقدام کا مقصد معاشرے کے تمام طبقات تک صحت کی سہولیات کی فراہمی کو یقینی بنانا ہے۔ چیئرمین سی ڈی اے نے کہا کہ اس مرتبہ خصوصی طور پر اقلیتی کالونی کا انتخاب کیا گیا تاکہ وہاں کے شہریوں کو طبی سہولیات تک رسائی بہتر ہوسکے۔ انہوں نے کہا کہ ایسے کیمپ کے انعقاد سے معاشرے میں مثبت کردار کیساتھ انسانیت کی خدمت بھی کی جاسکتی ہے۔ چیئرمین سی ڈی اے نے ضلعی انتظامیہ کو ہدایت کی کہ وہ شہر کے دیگر حصوں میں بھی ایسے کیمپس کا اہتمام کریں تاکہ زیادہ سے زیادہ مستحق لوگوں تک رسائی ممکن اور معیاری طبی سہولیات میسر آسکیں۔ تقریب میں کمشنر آئی ای ایس ایس آئی رابعہ اورنگزیب نے چیئرمین سی ڈی اے اور متعلقہ افسران کا خصوصی شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ اس کیمپ کا مقصد محض ورکرز تک ہی محدود نہیں بلکہ اقلیتی اور محروم طبقات کو بھی طبی سہولیات میں شامل کیا گیا۔ تقریب کے اختتام پر مریضوں میں مفت میڈیکل کٹس تقسیم کی گئیں۔ تقریب میں مہمانان خصوصی اور دیگر معاونین کو یادگاری شیلڈز بھی پیش کی گئیں۔ علاوہ ازیں، تقریب کے اختتام پر چیئرمین سی ڈی اے اور شرکا نے معاشرے میں صحت کے حوالے سے اہم اقدامات اور انسانی خدمت کے پروگرام کو جاری رکھنے کے عزم کا اعادہ بھی کیا گیا۔

تھانہ جلالپور شریف کے ایس ایچ او مرزا صداقت علی کی ٹیم کے ہمراہ کاروائیاں جاری، مختلف مقدمات میں 01 خاتون سمیت 04 ملزمان گرفتار

تھانہ جلالپور شریف کے ایس ایچ او مرزا صداقت علی کی ٹیم کے ہمراہ کاروائیاں جاری

مختلف مقدمات میں 01 خاتون سمیت 04 ملزمان گرفتار

پنڈدادنخان (تحصیل رپورٹر)۔ تھانہ جلالپور شریف کے ایس ایچ او مرزا صداقت علی کی ٹیم کے ہمراہ کاروائیاں جاری، مختلف مقدمات میں 01 خاتون سمیت 04 ملزمان گرفتار، تفصیلات کے مطابق ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر جہلم طارق عزیز سندھو کی ہدایات کے مطابق تھانہ جلالپور شریف کے ایس ایچ او مرزا صداقت علی کی جرائم پیشہ عناصر کے خلاف بھرپور کارروائیاں جاری۔ ایس ایچ او مرزا صداقت نے ٹیم کے ہمراہ کارروائیاں کرتے ہوئے جسم فروشی کے مکروہ دھندے میں ملوث 01 خاتون سمیت 03 ملزمان کو گرفتار کر کے مقدمہ درج کر لیا جبکہ دوسری کاروائی میں قتل کے مقدمے میں مطلوب اشتہاری مجرم کو پناہ دینے اور بھاگنے میں مدد کرنے والا ملزم گرفتار کرلیا گیا۔ ملزم نے مطلوب اشتہاری مجرم کو پناہ دے کر بھاگنے میں مدد کر کے ارتکاب جرم کیا۔ ملزم کے خلاف تھانہ جلالپور شریف میں مقدمہ درج کر لیا گیا۔ ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر جہلم طارق عزیز سندھو کا کہنا تھا کہ جسم فروشی گھناؤنا جرم ہے جو نوجوان نسل کو اخلاقی پستی کی طرف دھکیلتا ہے۔ جرائم پیشہ عناصر کے خلاف کاروائیاں کا سلسلہ جاری رکھا جائے گا۔

محکمہ جنگلات آزاد کشمیر میں عملی اصلاحات کا آغاز

محکمہ جنگلات آزاد کشمیر میں عملی اصلاحات کا آغاز، وزیر جنگلات سردار جاوید ایوب کی مؤثر قیادت، ٹمبر مافیا کے خلاف بڑی کامیابی

مظفرآباد (نامہ نگار) آزاد جموں و کشمیر کے محکمہ جنگلات میں وزیر جنگلات سردار جاوید ایوب کی حکمانہ امور پر مضبوط گرفت اور مؤثر نگرانی کے مثبت نتائج سامنے آنا شروع ہو گئے ہیں۔ غیر قانونی لکڑی کی کٹائی اور سمگلنگ کے خلاف جاری مہم کے تحت بگ محکمہ جنگلات نے ٹمبر مافیا کے خلاف ایک اور کامیاب کارروائی کرتے ہوئے قیمتی لکڑی سے بھری سوزوکی گاڑی ضبط کر لی۔ یہ کارروائی ناظم جنگلات مظفرآباد سرکل میر نصیر احمد کی زیر نگرانی، نو تعینات مہتمم جنگلات چھاپہ مار فارسٹ ڈویژن سہیل ناصر خان اور ان کی ٹیم نے جنڈ گراں بالا کے علاقے میں عمل میں لائی۔ کارروائی کے دوران کائل کی قیمتی لکڑی سے تیار کردہ کھڑکیاں اور دروازے سوزوکی گاڑی میں غیر قانونی طور پر منتقل کیے جا رہے تھے، جسے موقع پر ہی قبضے میں لے لیا گیا۔ محکمہ جنگلات نے فوری طور پر فارسٹ ایکٹ کی دفعہ 26 کے تحت ضابطے کی کارروائی کا آغاز کر دیا۔ ضبط شدہ لکڑی اور گاڑی کو یوٹی فارسٹ ڈویژن منتقل کر دیا گیا ہے، جہاں لکڑی کی باقاعدہ پیمائش کے بعد جرمانے اور قانونی کارروائی کا تعین کیا جائے گا۔ ابتدائی اندازوں کے مطابق ضبط کی گئی لکڑی کی مالیت لاکھوں روپے بنتی ہے۔ اس موقع پر مہتمم جنگلات سہیل ناصر خان نے واضح الفاظ میں کہا کہ جنگلات قومی اثاثہ ہیں

ماسٹر محمد ریاض آف پھامڑہ خالصہ کا اپنی فیملی کے ساتھ عمرہ کی ادائیگی کے بعد واپسی پر ایئر پورٹ پر تمام برادری نے استقبال کیا

ملکی سلامتی اور دوست احباب کیلئے مکہ اور مدینہ شریف میں دعائیں مانگی گئی

فتح جنگ (بیورو رپورٹ) کے مطابق فتح جنگ ماسٹر محمد ریاض آف پھامڑہ خالصہ اپنی فیملی کے ہمراہ سعودی عرب سے عمرہ ادائیگی کے بعد واپس پاکستان آ گئے ہیں ملکی سلامتی اور دوست احباب کیلئے مکہ اور مدینہ شریف میں دعائیں مانگی گئی اور مختلف مقدس جگہوں کی زیارت کا شرف بھی حاصل ہوا ان کے بیٹے ملک غلام جیلانی انچارج سی ٹی ڈی تحصیل فتح جنگ نے اپنے دوستوں اور فیملی کے کے ہمراہ نیو انٹرنیشنل ایئر پورٹ اسلام آباد پر استقبال کیا استقبال کرنے والوں میں ملک مشتاق سابقہ ممبر، مظہر اقبال، شہامد خان، سیٹھ طارق محمود، عامر شہزاد، جہانزیب اقبال، فیصل محمود، نبیل احمد، ملک محمد علی، محمد حسین، محمد حسن، ملک طاہر محمود، بلال احمد، ہمایوں سیفر، نثار احمد فوجی، تاج خان، ندیم آفتاب، کرم داد اور ان کی فیملیوں نے بھرپور استقبال کیا ہے۔

جماعت اسلامی پنجاب شمالی کے زیر اہتمام اہل کشمیر سے اظہار یکجہتی

جماعت اسلامی پنجاب شمالی کے زیر اہتما مختلف اضلاع میں اہل کشمیر سے اظہار یکجہتی کے لیے تقریبات کا اہتمام

اسلام آباد (سٹاف رپورٹر) جماعت اسلامی پنجاب شمالی کے زیر اہتمام ملک بھر کی طرح اٹک، مری جہلم، میانوالی، منڈی بہاوالدین، گوجر خان، گجرات، لالہ موسی سمیت پنجاب کے تمام اضلاع میں اہل کشمیر سے اظہار یکجہتی کے لیے مختلف تقریبات، ریلیوں اور مارچز کا اہتمام کیا گیا، اس موقع پر امیر جماعت اسلامی پنجاب ڈاکٹر طارق سلیم نے جہلم اور گجرات اور سیکرٹری جنرل اقبال خان نے اٹک میں منعقدہ یکجہتی کشمیر ریلیوں سے خطاب کیا، شرکا سے خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر طارق سلیم نے کہا مقبوضہ کشمیر اس وقت عملا دنیا کی سب سے بڑی جیل کا منظر پیش کر رہا ہے جہاں پر خود کو دنیا کی بہترین جمہوریت قرار دینے والے بھارتی حکومت کی نو لاکھ غاصب افواج نے نہتے اور بے گناہ کشمیریوں پر گزشتہ 78 سالوں سے عرصہ حیات تنگ کر رکھا ہے، آج پاکستان کا ہر بوڑھا، بچہ اور جوان اہل کشمیر سے اظہار یکجہتی کے لیے سڑکوں پر ہے اور کشمیریوں کو پیغام دے رہا ہے کہ اہل کشمیر تم ہمارے ہو اور پاکستان تمھارا ہے، انھوں نے کہا بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح نے پہلے دن سے ہی کشمیر کو پاکستان کا شہ رگ قرار دیا تھا لہذا آج بھی پاکستانی حکمرانوں کی یہ اولین ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ کشمیری عوام کو ان کا پیدائشی حق آزادی دینے کے حوالے سے اقوام عالم میں اپنا مثبت اور تعمیری کردار ادا کریں، بھارتی فوج نے بندوق کی زور پر کشمیری عوام سے ان کا پیدائشی اور آئینی حق آزادی چھین رکھا ہے، مقبوضہ کشمیر میں جاری انسانی حقوق کی پامالی پر عالمی فورمز سمیت اقوام متحدہ نے پانچ قراردادیں منظور کی ہیں لیکن بھارت مسلسل ہٹ دھرمی اور انسانی حقوق کی پامالی کا مظاہرہ کر رہا ہے۔ اقبال خان نے اٹک میں خطاب کرتے ہوئے کہا بھارت کالے قانون 35 اے اور آرٹیکل 370 کے تحت مقبوضہ کشمیر میں مسلمانوں کی تعداد کم کرنے کیلئے مسلمانوں کو بیدخل کر کے ان کی جائیدادیں کالے قوانین کے تحت سرکاری تحویل میں لے رہی ہیں اور بھارت کے دیگر علاقوں سے ہندوں اور دیگر قومیتوں کے شہریوں کو مقبوضہ کشمیر میں آباد کیا جا رہا ہے تاکہ یہاں پر مسلم آبادی کو اکثریت سے اقلیت میں تبدیل کر دے، مگر وہ ان ہتھکنڈوں سے کشمیریوں کے آزادی کی جدوجہد کو ختم نہیں کر سکتا۔

یومِ یکجہتی کشمیر: پاکستان کا کشمیریوں کے حقِ خودارادیت کی پرزور حمایت کا اعادہ

کشمیر اقوام متحدہ کا زیر التوا مسئلہ، بین الاقوامی خاموشی المیہ ہے، رکن قومی اسمبلی ڈاکٹر شائستہ خان جدون

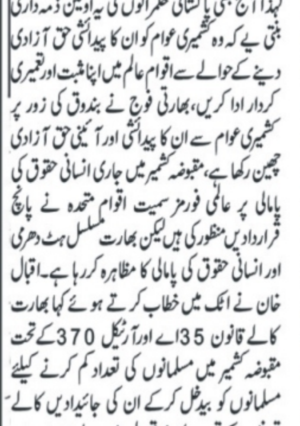

اسلام آباد (چنگیز خان جدون) کشمیری عوام کے حقِ خودارادیت کی پرزور اور اصولی حمایت یوم اظہارِ یکجہتی کشمیر ہر سال 5 فروری کو پوری پاکستانی قوم نہایت جوش، جذبے اور عزم کے ساتھ مناتی ہے۔ یہ دن محض ایک رسمی تاریخ نہیں بلکہ ایک زندہ عہد، ایک قومی وعدہ اور ایک اخلاقی مؤقف کی علامت ہے کہ پاکستان اپنے کشمیری بھائیوں اور بہنوں کی منصفانہ جدوجہدِ آزادی میں ان کے ساتھ کھڑا ہے۔ اس دن کا بنیادی مقصد دنیا کو یہ باور کرانا ہے کہ مسئلہ کشمیر کوئی فراموش شدہ یا علاقائی تنازع نہیں، بلکہ ایک ایسا دیرینہ عالمی مسئلہ ہے جو گزشتہ سات دہائیوں سے زائد عرصے سے اقوام متحدہ کے ایجنڈے پر موجود ہے اور آج بھی ایک منصفانہ حل کا منتظر ہے۔ ان خیالات کا اظہار رکن قومی اسمبلی ڈاکٹر شائستہ خان جدون نے یوم یکجہتی کشمیر کے موقع پر اپنے خصوصی بیان میں کیا کہ کشمیری عوام کی لازوال قربانیاں، بے مثال صبر اور استقامت عالمی ضمیر کو جھنجھوڑنے کے لیے کافی ہونی چاہییں، مگر بدقسمتی سے عالمی برادری کی مسلسل خاموشی اور بے عملی اس انسانی المیے کو مزید طول دے رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کشمیری عوام گزشتہ کئی دہائیوں سے ظلم، جبر اور استحصال کا سامنا کر رہے ہیں، لیکن اس کے باوجود ان کے حوصلے پست نہیں ہوئے اور آزادی کی تڑپ آج بھی اسی شدت سے زندہ ہے۔ ڈاکٹر شائستہ خان جدون نے کہا کہ مقبوضہ جموں و کشمیر میں بھارتی قابض افواج کی جانب سے انسانی حقوق کی سنگین، منظم اور مسلسل خلاف ورزیاں کسی سے ڈھکی چھپی نہیں۔ نہتے شہریوں پر ظلم و تشدد، ماورائے عدالت قتل، جبری گمشدگیاں، خواتین اور بچوں کے خلاف مظالم، سیاسی قیادت کی غیر قانونی گرفتاریاں، طویل نظر بندیاں، ذرائع ابلاغ پر قدغنیں اور مواصلاتی ناکہ بندیاں روزمرہ کا معمول بن چکی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایسے حالات میں کشمیری عوام کا استقلال اس حقیقت کا واضح ثبوت ہے کہ طاقت، جبر اور بندوق کے زور پر کسی قوم کی آزادی کی آواز کو ہمیشہ کے لیے دبایا نہیں جاسکتا۔ انہوں نے 5 اگست 2019 کے بھارتی یکطرفہ اور غیر قانونی اقدام کو شدید تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ مقبوضہ کشمیر کی خصوصی آئینی حیثیت کا خاتمہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قراردادوں، بین الاقوامی قوانین اور بھارت و پاکستان کے درمیان طے شدہ دوطرفہ معاہدوں کی صریح خلاف ورزی ہے۔

شہریوں کی بڑی تعداد نے شہر کیمرکزی قبرستان کا رخ کیا

جہلم میں شبِ برات کے بابرکت موقع پر ایک روح پرور اور عقیدت سے بھرپور منظر دیکھنے میں آیا

فضا درود و سلام، تلاوتِ قرآن اور دعاں سے معطر ہوگئی، جبکہ ہر آنکھ اپنے پیاروں کی جدائی میں نم محسوس ہوئی

جہلم (بیورو رپورٹ) جہلم میں شب برات کے بابرکت موقع پر ایک روح پرور اور عقیدت سے بھرپور منظر دیکھنے میں آیا، جب شہریوں کی بڑی تعداد نے شہر کیمرکزی قبرستان کا رخ کیا۔ اندھیری رات میں جلتے چراغ، ہاتھوں میں پھول اور لبوں پر دعائیں اس بات کی گواہی دے رہی تھیں کہ یہ رات صرف عبادت کی نہیں بلکہ اپنے بچھڑ جانے والوں کو یاد کرنے کی بھی ہے۔ شہری اپنے مرحوم عزیز واقارب کی قبروں پر پھولوں کی پتیاں نچھاور کرتے، چادریں چڑھاتے اور ایصالِ ثواب کے لیے قرآن خوانی میں مصروف دکھائی دیے۔ فضا درود و سلام، تلاوتِ قرآن اور دعاں سے معطر ہوگئی، جبکہ ہر آنکھ اپنے پیاروں کی جدائی میں نم محسوس ہوئی اس موقع پر شہریوں نے مرحومین کی مغفرت، درجات کی بلندی اور اپنی دنیا و آخرت کی بھلائی کے لیے خصوصی دعائیں کیں۔ بزرگوں کے ساتھ ساتھ نوجوان اور بچے بھی قبرستان میں موجود تھے، جو اس بات کا ثبوت تھا کہ شب برات نہ صرف عبادت کی رات ہے بلکہ آنے والی نسلوں کو اپنے اسلاف کی یاد اور دعا کی اہمیت سکھانے کا ذریعہ بھی ہے۔ شب برات کے اس روحانی اجتماع نے ایک بار پھر اس حقیقت کو اجاگر کیا کہ موت کے بعد بھی دعاں کا رشتہ ختم نہیں ہوتا، اور اپنے پیاروں کو یاد رکھنا ہی دراصل زندہ دل ہونے کی علامت ہے،

جہلم مہنگائی نے غریب عوام کی کمر توڑ کر رکھ دی

روزمرہ کی اشیا کی قیمتیں آسمان کو چھونے لگیں

جہلم (بیورو رپورٹ) جہلم مہنگائی نے غریب عوام کی کمر توڑ کر رکھ دی روزمرہ کی اشیا کی قیمتیں آسمان کو چھونے لگیں دوکانداروں نے اپنے اپنے نرخ مقرر کر لیے پرائس کنٹرول سسٹم بری طرح ناکام تفصیلات کے مطابق جہلم شہر سمیت ضلع بھر میں مہنگائی کی شرح میں تشویشناک اضافہ ہوگیا جس کے باعث روزمرہ کی اشیا غریب، سفید پوش نادار طبقہ کی پہنچ سے باہر ہوتی جارہی ہیں۔ دکانداروں نے اپنے اپنے نرخ مقرر کر کے فروخت شروع کر رکھی ہے نامعلوم وجوہات کی وجہ سے دکانداروں کو پرائس مجسٹریٹس کی کوئی پرواہ نہیں صارفین کا کہنا ہے کہ ہر دکاندار نے اپنی مرضی کے نرخ مقرر کر کے فروخت شروع کر رکھی ہے غریب عوام اس وقت مہنگائی کی لپیٹ میں ہیں اور روزانہ کی ضروریات کے لیے جدو جہد کر رہے ہیں قیمتوں میں اس حد تک اضافہ معاشرتی اور اقتصادی استحکام کے لیے خطرناک ثابت ہوسکتا ہے اور فوری اقدامات نہ کیے گئے تو عام آدمی کی زندگی مزید متاثر ہوسکتی ہے مذہبی سماجی عوامی حلقوں نے مطالبہ کیا ہے کہ حکومت اور متعلقہ ادارے اسے کنٹرول کریں اور سرکاری ریٹ لسٹ پر عمل درآمد کروائیں تاکہ عوام اپنے بچوں کو دو وقت کی روٹی مہیا کرسکیں،

یونیورسٹی آف نارووال میں ڈیجیٹل میڈیا کے ذمہ دارانہ استعمال اور پیمرا کی ذمہ داریوں پر اہم سیمینار

شکرگڑھ کے صحافیوں کی جانب سے محترمہ عائشہ منظور وٹو کو روایتی چادر اور مٹھائی کا تحفہ بھی پیش کیا گیا

یونیورسٹی آف نارووال میں ڈیجیٹل میڈیا کے ذمہ دارانہ استعمال اور پیمرا کی ذمہ داریوں پر اہم سیمینار

ڈیجیٹل میڈیا کے ذمہ دارانہ استعمال پر ڈی جی پیمرا پنجاب عائشہ منظور وٹو کا یونیورسٹی آف نارووال میں خصوصی لیکچر

نارووال (سٹاف رپورٹر) یونیورسٹی آف نارووال کے ڈیپارٹمنٹ آف ماس کمیونیکیشن اینڈ میڈیا نے ڈائریکٹوریٹ آف اسٹوڈنٹس افیئرز اور پیغام پاکستان کے اشتراک سے ڈیجیٹل میڈیا کے ذمہ دارانہ استعمال اور پیمرا کی ذمہ داریوں کے موضوع پر مہمان لیکچر اور خصوصی انٹرایکٹو سیشن کا انعقاد کیا تقریب کا آغاز ڈاکٹر محمد حبیب سرور سربراہ ڈیپارٹمنٹ آف ماس کمیونیکیشن اینڈ میڈیا کے استقبالیہ خطاب سے ہوا جنہوں نے ڈیجیٹل دور میں اخلاقی ابلاغ اور ذمہ دارانہ میڈیا کے کردار پر روشنی ڈالی وائس چانسلر یونیورسٹی آف نارووال پروفیسر ڈاکٹر محمد ضیا الحق تمغہ امتیاز نے بطور مہمان خصوصی خطاب کرتے ہوئے نوجوانوں کے لیے پیغام پاکستان اور سائبان پاکستان کے بیانیے کی اہمیت اجاگر کی اور کہا کہ ذمہ دار میڈیا استعمال تنقیدی سوچ اور سماجی ہم آہنگی کے فروغ کے لیے ناگزیر ہے یونیورسٹی آف نارووال کے ڈیپارٹمنٹ آف ماس کمیونیکیشن اینڈ میڈیا نے ڈائریکٹوریٹ آف اسٹوڈنٹس افیئرز اور پیغام پاکستان کے اشتراک سے ڈیجیٹل میڈیا کے ذمہ دارانہ استعمال اور پیمرا کی ذمہ داریوں کے موضوع پر مہمان لیکچر اور خصوصی انٹرایکٹو سیشن کا انعقاد کیا تقریب کا آغاز ڈاکٹر محمد حبیب سرور سربراہ ڈیپارٹمنٹ آف ماس کمیونیکیشن اینڈ میڈیا کے استقبالیہ خطاب سے ہوا جنہوں نے ڈیجیٹل دور میں اخلاقی ابلاغ اور ذمہ دارانہ میڈیا کے کردار پر روشنی ڈالی وائس چانسلر یونیورسٹی آف نارووال پروفیسر ڈاکٹر محمد ضیا الحق تمغہ امتیاز نے بطور مہمان خصوصی خطاب کرتے ہوئے نوجوانوں کے لیے پیغام پاکستان اور سائبان پاکستان کے بیانیے کی اہمیت اجاگر کی اور کہا کہ ذمہ دار میڈیا استعمال تنقیدی سوچ اور سماجی ہم آہنگی کے فروغ کے لیے ناگزیر ہے انہوں نے یونیورسٹی آف نارووال کے تعلیمی اور اخلاقی وژن پر بھی تفصیلی گفتگو کی تقریب سے معروف سماجی رہنما مسٹر سعید الحق ملک نے بھی خطاب کیا اور سماجی ذمہ داری اور میڈیا آگاہی کے حوالے سے اپنے خیالات کا اظہار کیا کلیدی لیکچر ڈائریکٹر جنرل پیمرا پنجاب محترمہ عائشہ منظور وٹو نے دیا جنہوں نے میڈیا ریگولیشن ڈیجیٹل اخلاقیات اور موجودہ دور میں پیمرا کے کردار اور ذمہ داریوں پر تفصیلی بریفنگ دی تقریب کی نظامت کیمپس کوآرڈینیٹر محمد عدیل عابد نے انجام دی جبکہ اختتام پر وائس چانسلر یونیورسٹی آف نارووال کی جانب سے مہمان خصوصی کو یادگاری سووینئر پیش کیا گیا نیشنل پریس کلب رجسٹرڈ نارووال کے تعاون سے منعقد ہونے والا یہ سیمینار صحافیوں اور طلبہ کے لیے ایک مؤثر اور بامقصد آگاہی سیشن ثابت ہوا تقریب میں لاہور پریس کلب کے نائب صدر امجد عثمانی رانا خالد قمر اعظم خاور اور عمران نومی نے بھی شرکت کی جبکہ شکرگڑھ کے صحافیوں کی جانب سے محترمہ عائشہ منظور وٹو کو روایتی چادر اور مٹھائی کا تحفہ بھی پیش کیا گیا

اسلام آباد میں "شجرکاری مہم "2026 کا آغاز، جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے 10 لاکھ درخت لگانے کا ہدف

شجرکاری مہم 2026 کا باقاعدہ آغاز، طیب اردگان انٹرچینج پر پودے لگا کر افتتاح

اسلام آباد میں "شجرکاری مہم "2026 کا آغاز، جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے 10 لاکھ درخت لگانے کا ہدف

چیئرمین سی ڈی اے محمد علی رندھاوا نے سکول کے بچوں اور عہدیداروں کے ہمراہ مہم کا آغاز کیا

اسلام آباد (سٹاف رپورٹر) وفاقی دارالحکومت اسلام آباد کو مزید خوبصورت اور سرسبز وشاداب بنانے کے حوالے سے سی ڈی اے انوائرمنٹ ونگ نے رواں برس شجرکاری مہم 2026 کا باقاعدہ آغاز کر دیا ہے۔ چیئرمین کیپیٹل ڈویلپمنٹ اتھارٹی) سی ڈی اے (وچیف کمشنر اسلام آباد محمد علی رندھاوا نے بدھ کے روز موسم بہار شجرکاری مہم کا آغاز طیب اردگان انٹرچینج F-8 کے مقام پر درخت لگا کر کیا۔ شجرکاری مہم میں ممبر ایڈمن طلعت محمود، ممبر انوائرمنٹ اسفندیار بلوچ، ڈی جی انوائرمنٹ سمیت کثیر تعداد میں سکول کے بچوں نے بھی شرکت کی۔ چیئرمین سی ڈی اے محمد علی رندھاوا نے کہا کہ رواں برس شجرکاری مہم میں سول سوسائٹی، میڈیا، تعلیمی اداروں، کارپوریٹ سیکٹرز سمیت عام شہریوں کی بھرپور شرکت کو یقینی بنایا جائیگا۔ انہوں نے کہا کہ وزیراعظم پاکستان شہباز شریف اور وفاقی وزیر داخلہ محسن نقوی کی ہدایت پر رواں برس شجرکاری مہم کے تحت زیادہ سے زیادہ ماحول دوست درخت لگائے جائینگے۔ چیئرمین سی ڈی اے نے کہا کہ رواں برس شجرکاری مہم کے تحت دارالحکومت اسلام آباد میں 10 لاکھ مختلف ماحول دوست درخت لگانے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ چیئرمین سی ڈی اے نے کہا کہ ہمارا مقصد صرف پودے لگانا نہیں بلکہ لگائے گئے پودوں کی نگہداشت کو بھی یقینی بنانا ہے۔ اس سلسلے میں شجرکاری مہم میں سپارکو کے جدید سیٹلائٹ امیجز اور دیگر ٹیکنالوجی کو بھی استعمال میں لایا جائیگا۔ اس سلسلے میں لگائے جانے والے پودوں کی تفصیلات کیو آر کوڈ پر محفوظ اور انکی باقاعدہ ٹریکنگ کا نظام بھی وضع کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کیو آر کوڈ کی مدد سے درختوں کی عمر، انکی افزائش اور دیگر متعلقہ معلومات تک رسائی آسان ہوگی۔ ابتدائی طور پر کیو آر کوڈ وفاقی دارالحکومت اسلام آباد کی مرکزی شاہراہوں پر لگے درختوں پر لگائے جارہے ہیں۔ اسی طرح پرانے درختوں کو بھی اس جدید ٹیکنالوجی کیساتھ منسلک کیا جائیگا۔ چیئرمین سی ڈی اے نے کہا کہ رواں برس شجرکاری مہم میں خصوصی طور پر ماہرین ماحولیات رضوان محبوب کی خدمات بھی حاصل کی جارہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ موسم بہار شجرکاری مہم کے تحت مقامی، پھلدار اور سایہ دار درختوں کو لگایا جائیگا۔ چیئرمین سی ڈی اے نے کہا کہ شجرکاری مہم کو کامیاب بنانے کیلئے ہم سب کو ملکر اپنا بھرپور کردار ادا کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ اس شجرکاری مہم کا مقصد اسلام آباد شہر کے گرین کور میں اضافہ کرنا اور اسکے ماحول کے تحفظ کو یقینی بنانا ہے اور ماحول کی تحفظ کیلئے ہمارے ساتھ ساتھ تمام شہریوں کو بھی اسمیں اپنا بھرپور کردار ادا کرنا ہوگا۔

چیئرمین کیپیٹل ڈویلپمنٹ اتھارٹی کی اقوام متحدہ کے سٹیئر کوآرڈینیشن آفیسر برائے ماحولیات سے ملاقات

کئی دہائیوں سے کشمیری عوام منظم جبر، اپنے بنیادی حقوق سے محرومی اور سنگین انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کا سامنا کر رہے ہیں

پاکستان کی انجینئرنگ برادری اپنے کشمیری بھائیوں اور بہنوں کے شانہ بشانہ کھڑی ہے

پاکستان انجینئرنگ کونسل (PEC) اسلام آباد 4 فروری یوم یکجہتی کشمیر کے موقع پر چیئرمین پاکستان انجینئرنگ کونسل کا پیغام

اسلام آباد (سٹاف رپورٹر) یوم یکجہتی کشمیر کے موقع پر چیئرمین پاکستان انجینئرنگ کونسل، انجینئر وسیم نذیر نے پاکستان انجینئرنگ کونسل اور پاکستان کی پوری انجینئرنگ برادری کی جانب سے بھارتی غیر قانونی زیر قبضہ جموں و کشمیر کے عوام کے ساتھ اپنی مضبوط اور غیر متزلزل یکجہتی کا اعادہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ کئی دہائیوں سے کشمیری عوام منظم جبر، اپنے بنیادی حقوق سے محرومی اور سنگین انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کا سامنا کر رہے ہیں۔ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قراردادوں کے تحت دیے گئے حقِ خودارادیت کے لیے ان کی جائز جدوجہد، وقت گزرنے کے باوجود، تاحال حل طلب ہے۔ انجینئرز کے کردار کو قوم کے معمار اور پائیدار ترقی کے امین قرار دیتے ہوئے چیئرمین نے اس امر پر زور دیا کہ امن، ترقی اور خوشحالی ناانصافی اور جبر کے ساتھ ایک ساتھ نہیں چل سکتے۔ انہوں نے اعادہ کیا کہ پاکستان کی انجینئرنگ برادری اپنے کشمیری بھائیوں اور بہنوں کے شانہ بشانہ ان کی عزت، آزادی اور انصاف کے لیے پرامن جدوجہد میں کھڑی ہے۔ اس پر عزم دن پر، انہوں نے بین الاقوامی برادری، اقوام متحدہ اور عالمی انسانی حقوق کی تنظیموں سے پرزور اپیل کی کہ وہ محض بیانات سے آگے بڑھیں اور بھارتی غیر قانونی زیر قبضہ جموں و کشمیر میں جاری انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے خاتمے کے لیے بامعنی اور عملی اقدامات کریں۔ انہوں نے زور دیا کہ دنیا اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قراردادوں کے نفاذ کو یقینی بنائے اور ناانصافی کے ذمہ داروں کو جوابدہ ٹھہرائے۔ چیئرمین نے مزید کہا کہ پاکستان انجینئرنگ کونسل اور ملک کی انجینئرنگ برادری کشمیر کی حمایت میں ہر فورم پر اپنی آواز بلند کرتی رہے گی اور کشمیر تنازع کے منصفانہ، دیرپا اور باعزت حل کے لیے تمام قانونی اور پرامن کوششوں کے ساتھ اپنی وابستگی برقرار رکھے گی۔ انہوں نے اس امید کا اظہار کیا کہ کشمیری عوام کی استقامت اور قربانیاں جلد آزادی، امن اور خوشحالی سے ہمکنار ہوں گی۔

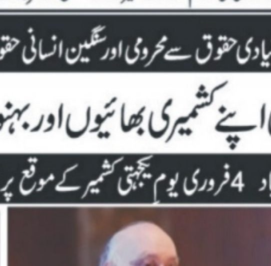

Sports

كھیل كھلاڑی

ٹی ٹوئنٹی رینکنگ: صائم ایوب نے دوبارہ پہلی پوزیشن حاصل کرلی

بیٹنگ رینکنگ میں صائم ایوب اور کپتان سلمان علی آغا نے نمایاں ترقی کی ہے

لاہور(سپورٹس ڈیسک) پاکستان کے اوپنر صائم ایوب نے آسٹریلیا کے خلاف شاندار کارکردگی کے باعث مینز ٹی ٹوئنٹی آل راؤنڈر رینکنگ میں ایک بار پھر پہلی پوزیشن حاصل کرلی ہے۔انٹرنیشنل کرکٹ کونسل (آئی سی سی) کی جانب سے جاری کردہ تازہ رینکنگ کے مطابق 23 سالہ صائم ایوب نے زمبابوے کے تجربہ کار کھلاڑی سکندر رضا کو پیچھے چھوڑ دیا۔صائم ایوب نے آسٹریلیا کے خلاف سیریز میں 119 رنز اسکور کیے اور تین وکٹیں حاصل کیں۔پاکستان کے دیگر کھلاڑیوں کو بھی تازہ رینکنگ میں فائدہ ہوا ہے۔اسپنر ابرار احمد دو درجے بہتری کے بعد ٹی ٹوئنٹی بولرز کی فہرست میں دوسرے نمبر پر آ گئے ہیں اور وہ پہلی پوزیشن سے صرف 28 ریٹنگ پوائنٹس پیچھے ہیں۔محمد نواز نے بھی پانچ وکٹیں لینے کے بعد آٹھ درجے ترقی پا کر بولرز کی فہرست میں ساتویں پوزیشن حاصل کرلی جبکہ آل راؤنڈرز کی فہرست میں بھی ایک درجے ترقی سے چوتھی پوزیشن پر آ گئے۔شاہین شاہ آفریدی بھی پانچ درجے ترقی سے انیسویں پوزیشن پر آ گئے ہیں۔بیٹنگ رینکنگ میں صائم ایوب اور کپتان سلمان علی آغا نے نمایاں ترقی کی ہے۔صائم ایوب آٹھ درجے ترقی سے ستائیسویں اور سلمان علی آغا بارہ درجے ترقی سے انتیسویں پوزیشن پر آ گئے ہیں۔تاہم صاحبزادہ آسٹریلیا کے خلاف خاطر خواہ کارکردگی نہ دکھا سکے اور دو درجے تنزلی سے ساتویں پوزیشن پر آ گئے۔

میچ کے بائیکاٹ پر کیا آئی سی سی پاکستان کو سزا دے سکتا ہے؟ سابق چیئرمین کا انکشاف

آئی سی سی دوہرا معیار اپناتے ہوئے مسئلے کو حل کرنے کے بجائے خاموش تماشائی بنا ہوا ہے، احسان مانی

لاہور(سپورٹس ڈیسک) بھارت کیخلاف میچ کے بائیکاٹ کے اعلان کے بعد بھارتی میڈیا آئی سی سی پر پاکستان کو سزا دینے کے لیے دباؤ ڈال رہا ہے۔انٹرنیشنل کرکٹ کونسل (آئی سی سی) کے سابق چیئرمین احسان مانی کا کہنا ہے کہ پاکستان کو بھارت کے خلاف گروپ میچ کے بائیکاٹ پر کسی قسم کی سزا نہیں دی جا سکتی، کیونکہ یہ فیصلہ حکومتی ہدایات کے تحت کیا گیا ہے اور اس کا دائرہ کار آئی سی سی کے تادیبی اختیارات سے باہر ہے پاکستان کی جانب سے اعلان کیا گیا ہے کہ قومی ٹیم 15 فروری کو کولمبو میں ہونے والے ہائی پروفائل میچ میں بھارت کے خلاف میدان میں نہیں اترے گی۔سوشل میڈیا پر جاری بیان میں حکومت پاکستان نے واضح کیا کہ ٹیم ٹورنامنٹ کے باقی میچز شیڈول کے مطابق کھیلے گی۔سابق چیئرمین پی سی بی احسان مانی نے اس حوالے سے کہا کہ اگر پاکستان حکومتی احکامات پر عمل کر رہا ہے تو اس پر پابندیاں عائد نہیں کی جا سکتیں۔احسان مانی نے چیمپئنز ٹرافی 2025 کی مثال دیتے ہوئے کہا کہ یہی اصول اس وقت بھی لاگو ہوا تھا جب بھارت نے پاکستان میں کھیلنے سے انکار کردیا تھا۔انہوں نے آئی سی سی پر دوہرے معیار اپنانے کا الزام لگاتے ہوئے کہا کہ ادارہ مسئلے کو حل کرنے کے بجائے خاموش تماشائی بنا ہوا ہے۔دوسری جانب آئی سی سی نے پاکستانی حکومت کی ہدایت پر تشویش کا اظہار کیا ہے اور خبردار کیا ہے کہ منتخب میچز میں عدم شرکت کے نتائج ہو سکتے ہیں۔آئی سی سی کے مطابق یہ اقدام عالمی کھیلوں کے ایونٹ کے اصولوں سے مطابقت نہیں رکھتا۔

ٹی ٹوئنٹی ورلڈکپ تنازع، بھارت کا اولمپک میزبانی کا خواب چکنا چور ہونے کا خدشہ

ایسی ریاست کو میزبانی دینا ناقابلِ تصور ہوگا جہاں تنازعات کے باعث شریک ممالک بائیکاٹ کرسکتے ہوں

لاہور(سپورٹس ڈیسک) آئی سی سی ٹی ٹوئنٹی ورلڈکپ میں بنگلادیش سے تنازع کے بعد بھارت کی 2036 اولمپک گیمز کی میزبانی کی خواہشات پر سوالات اٹھنے لگے۔برطانوی اخبار دی گارجین کی رپورٹ کے مطابق اس واقعے نے انٹرنیشنل اولمپک کمیٹی (آئی او سی) میں کھیل میں سیاست کے ممکنہ اثرات اور مستقبل میں بائیکاٹ کے خدشات پر تشویش پیدا کردی ہے۔انٹرنیشنل کرکٹ کونسل (آئی سی سی) کے بھارتی سربراہ جے شاہ نے بنگلادیش کی گروپ مرحلے کے میچز بھارت کے بجائے شریک میزبان سری لنکا منتقل کرنے کی درخواست مسترد کردی تھی۔یہ تنازع بھارت اور بنگلادیش کے درمیان سیاسی کشیدگی کے تناظر میں سامنے آیا، جس کے اثرات کھیل تک جا پہنچے۔بنگلادیش نے سیکیورٹی خدشات کا حوالہ دیا، تاہم آئی سی سی نے شیڈول برقرار رکھا، جس کے بعد اسکاٹ لینڈ کو بنگلادیش کی جگہ ٹورنامنٹ میں شامل کر لیا گیا۔رپورٹ کے مطابق یہ معاملہ ایسے نازک وقت میں سامنے آیا ہے جب بھارت نے حال ہی میں احمد آباد میں 2030 کامن ویلتھ گیمز کی میزبانی حاصل کی ہے اور خود کو 2036 اولمپکس کے لیے مضبوط امیدوار کے طور پر پیش کررہا ہے، جہاں قطر اس کا بڑا حریف سمجھا جاتا ہے۔آئی او سی ذرائع کے مطابق ایسی کسی بھی ریاست کو اولمپکس کی میزبانی دینا ناقابلِ تصور ہوگا جہاں جغرافیائی یا سیاسی تنازعات کے باعث شریک ممالک بائیکاٹ کر سکتے ہوں۔

پی ایس ایل کے انٹرنیشنل میڈیا رائٹس ریکارڈ قیمت میں فروخت

اس بار میڈیا رائٹس کی مالیت میں 149 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے

لاہور(سپورٹس ڈیسک) پاکستان سپر لیگ (پی ایس ایل) نے آئندہ سیزن کے لیے انٹرنیشنل میڈیا رائٹس کی کامیاب فروخت کا اعلان کیا ہے۔اس پیشرفت کو پی ایس ایل کی بین الاقوامی توسیع کی جانب ایک اہم سنگِ میل قرار دیا جا رہا ہے۔پی ایس ایل کے گیارہویں ایڈیشن کے لیے ولی ٹیکنالوجیز سب سے زیادہ بولی لگا کر ایک سالہ گلوبل میڈیا رائٹس (بھارتی ریجن کے علاوہ) حاصل کرنے میں کامیاب رہی۔ولی ٹیکنالوجیز کی پیش کردہ بولی پاکستان کرکٹ بورڈ کی مقررہ ریزرو قیمت سے بھی زیادہ تھی، جس کے بعد انہیں یہ حقوق باقاعدہ طور پر الاٹ کر دیے گئے۔گزشتہ سائیکل سے اسی ریجنز کا موازنہ کیا جائے تو اس بار میڈیا رائٹس کی مالیت میں 149 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے۔یہ نمایاں اضافہ اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ پی ایس ایل کی برانڈ ویلیو اور عالمی رسائی میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔یہ کامیابی ظاہر کرتی ہے کہ پاکستان سپر لیگ نہ صرف شائقین بلکہ عالمی میڈیا اور براڈکاسٹنگ اداروں کے لیے بھی تیزی سے ایک پرکشش اور معتبر ٹی ٹوئنٹی ٹورنامنٹ بنتی جا رہی ہے، جو دنیا کی صفِ اول کی لیگز میں اپنی جگہ مضبوط کر رہی ہے۔

ایشیا کپ: پاک یو اے ای میچ کے دوران امپائر زخمی ہوکر میدان سے باہر چلے گئے

لاہور(سپورٹس ڈیسک) پاکستان اور یو اے ای کے درمیان ایشیا کپ میچ میں امپائر زخمی ہو کر میدان سے باہر چلے گئے۔یو اے ای کی اننگز کے چھٹے اوور میں پاکستانی وکٹ کیپر محمد حارث نے گیند بولر صائم ایوب کی جانب اچھالی جو سری لنکن امپائر روچیرا پالیا گروگے کے جا لگی۔فزیو نے میدان میں آ کر ان کا معائنہ کیا اس دوران میچ کچھ دیر تک رکا رہا۔امپائر میچ چھوڑ کر میدان سے باہر چلے گئے، ان کی جگہ ریزرو امپائر غازی سہیل نے میچ میں فرائض نبھائے۔واضح رہے کہ پاکستان نے یو اے ای کو 41 رنز سے شکست دے کر سپر فور مرحلے میں رسائی حاصل کرلی ہے۔

میچ ریفری کو ہٹایا جائے، پی سی بی نے آئی سی سی کو ایک اور خط لکھ دیا

لاہور(سپورٹس ڈیسک) پاکستان کرکٹ بورڈ (پی سی بی) نے انٹرنیشنل کرکٹ کونسل (آئی سی سی) کو میچ ریفری کی تبدیلی سے متعلق ایک اور خط لکھ دیا۔ذرائع کے مطابق پی سی بی نے آئی سی سی کو میچ ریفری تبدیل کرنے کا مطالبہ تسلیم نہ کرنے پر جوابی خط میں بھی سخت مؤقف اختیار کیا اور میچ ریفری اینڈی پائیکرافٹ کے خلاف ایکشن نہ لینے کے فیصلے کو مسترد کردیا۔پی سی بی نے میچ ریفری اینڈی پائیکرافٹ کو ہٹانے کا اپنا اصولی مطالبہ پھر دہرا دیا ہے جس کے بعد پاکستان اور یو اے ای کے درمیان آج طے شدہ میچ کے انعقاد پر شکوک وشبہات برقرار ہیں۔ذرائع کا کہنا ہے کہ پی سی بی اینڈی پائیکرافٹ کو نہ ہٹائے جانے پر ایشیا کپ کے باقی میچز کا بائیکاٹ کرنے کے موقف پر قائم ہے۔ذرائع کا کہنا ہے کہ پی سی بی نے متنازع ریفری کیخلاف آئی سی سی انکوائری کو بھی رسمی کارروائی قرار دیا گیا ہے، انکوائری کے لیے تمام پہلوؤں کا نہ جائزہ لیا گیا اور نہ متعلقہ لوگوں سے رابطہ کیا گیا۔

ایشیا کپ تنازع: محسن نقوی کی سابق چیئرمینز نجم سیٹھی اور رمیز راجا سے مشاورت

لاہور(سپورٹس ڈیسک) پاکستان کرکٹ بورڈ (پی سی بی) کے چیئرمین اور وفاقی وزیر داخلہ محسن نقوی نے ایشیا کپ میں پاک-بھارت میچ کے بعد پیدا ہونے والی صورت حال پر سابق پی سی بی چیئرمینز نجم سیٹھی اور رمیز راجا سے مشاورت کرلی۔چیئرمین پی سی بی محسن نقوی نے سابق چیئرمینز نجم سیٹھی اور رمیز راجا کو مشاورت کے لیے ہیڈ آفس آنے کی دعوت دی جہاں ایشیا کپ میں پیدا ہونے والے تنازع پر مشاورت کی گئی۔مزید بتایا گیا کہ اس حوالے سے مشاورت کا عمل حتمی مرحلے میں داخل ہوگیا ہے۔اس دوران دبئی میں قومی ٹیم کو ہوٹل سے گراؤنڈ بھیجنے کا فیصلہ کیا گیا اور ٹیم اسٹیڈیم کے لیے روانہ ہوگئی۔

سلطان محمد گولڈن کے نئے ورلڈ ریکارڈز، عالمی سطح پر پاکستان کا نام روشن

گنیز ورلڈ ریکارڈز نے سلطان محمد گولڈن کے پیش کردہ تمام تکنیکی شواہد باضابطہ منظور کرلیے ہیں

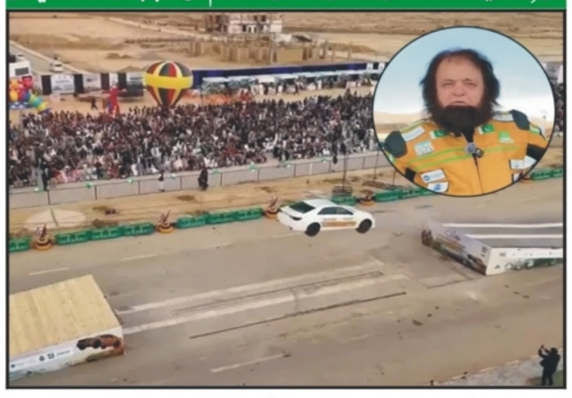

لاہور(سپورٹس ڈیسک) سلطان محمد گولڈن نے عالمی سطح پر پاکستان کا نام روشن کرتے ہوئے کئی گنیز ورلڈ ریکارڈز قائم کر دیے۔سلطان محمد گولڈن نے 13 دسمبر 2025 کو بلوچستان کے شہر کوئٹہ میں دو گنیز ورلڈ ریکارڈز قائم کر کے دنیا کو حیران کر دیا تھا۔سلطان محمد نے طویل ترین ریورس کار جمپ اور ریورس میں تیز ترین ایک میل ڈرائیونگ کر کے نیا عالمی ریکارڈ قائم کیا تھا۔سلطان محمد نے ریورس ڈرائیونگ کے دونوں چیلنجز کامیابی سے مکمل کر کے اعزاز حاصل کیا۔گنیز ورلڈ ریکارڈز نے سلطان محمد گولڈن کے پیش کردہ تمام تکنیکی شواہد باضابطہ منظور کر لیے ہیں۔گنیز ورلڈ ریکارڈز کی جانب سے جاری کیے گئے سرٹیفکیٹس 20 فروری 2026 تک موصول ہوں گے۔گنیز ورلڈ ریکارڈز سرٹیفکیٹس کی وصولی سلطان محمد گولڈن کی تاریخی کامیابی کو مزید مستحکم بنائے گی۔سلطان محمد کی کامیابی نوجوانوں کے لیے عزم، مہارت اور قومی وقار کی روشن مثال بن گئی۔

ٹی ٹوئنٹی ورلڈکپ: پاکستان کی خاموشی آئی سی سی کا تناؤ بڑھانے لگی، منانے کا ٹاسک سونپ دیا گیا

بھارت نے بھی چیمپئنز ٹرافی کے لیے پاکستان آنے کی اجازت نہ ملنے کا حکومتی خط کونسل میٹنگ میں پیش نہیں کیا تھا

لاہور(سپورٹس ڈیسک) ٹی ٹوئنٹی ورلڈکپ کے باقاعدہ آغاز میں تین روز سے بھی کم وقت رہ گیا ہے ایسے میں پاکستان کی خاموشی آئی سی سی کا تناؤ بڑھانے لگی ہے۔ذرائع کے مطابق انٹرنیشنل کرکٹ کونسل (آئی سی سی) کے حکام کو پاکستان کرکٹ بورڈ (پی سی بی) کی جانب سے بھارتی میچ کے بائیکاٹ سے متعلق آفیشل کمیونیکیشن کا انتظار ہے۔تاہم پی سی بی ذرائع کا کہنا ہے کہ حکومتی اعلان کے بعد ہماری جانب سے بات دوہرانے کا کوئی جواز نہیں ہے۔پی سی بی ذرائع کا کہنا ہے کہ بھارت نے بھی چیمپئنز ٹرافی کے لیے پاکستان آنے کی اجازت نہ ملنے کا حکومتی خط کونسل میٹنگ میں پیش نہیں کیا تھا۔دوسری جانب عالمی گورننگ باڈی نے معاملے کا جائزہ لینے کے لیے فوری طور پر میٹنگ بلانے کا ارادہ ملتوی کردیا ہے۔اس معاملے کو پس پردہ حل کرنے کی کوششوں کو خارج از امکان قرار نہیں دیا جاسکتا۔بھارتی میڈیا رپورٹس کے مطابق اس فیصلے سے پریشان کرکٹ کی عالمی گورننگ باڈی پاکستان کو منانے کے لیے راستے تلاش کرنے لگی ہے۔بھارتی میڈیا نے دعویٰ کیا ہے کہ آئی سی سی ٹی ٹوئنٹی ورلڈکپ کے معاملے پر پاکستان سے پس پردہ بات چیت کرے گا اور اس کے لیے ڈپٹی چیئرمین عمران خواجہ کو ذمہ داری سونپ دی ہے۔

Showbiz

رونق میلہ

سنی دیول اور اکشے کھنہ کی 29 سال بعد ایک ساتھ پردے پر واپسی، کونسی فلم میں جلوہ گر ہوں گے

فلم کی کہانی قانون، اخلاقیات اور انصاف کے نازک توازن کے گرد گھومتی ہے

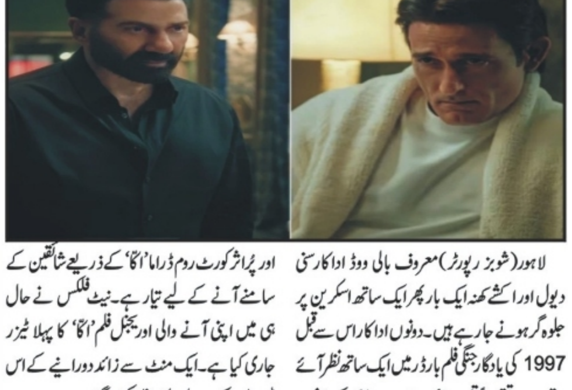

لاہور(شوبز رپورٹر) معروف بالی ووڈ اداکار سنی دیول اور اکشے کھنہ ایک بار پھر ایک ساتھ اسکرین پر جلوہ گر ہونے جا رہے ہیں۔دونوں اداکار اس سے قبل 1997 کی یادگار جنگی فلم بارڈر میں ایک ساتھ نظر آئے تھے۔اب تقریباً تین دہائیوں بعد یہ جوڑی ایک سنجیدہ اور پُراثر کورٹ روم ڈراما 'اکّا' کے ذریعے شائقین کے سامنے آنے کے لیے تیار ہے۔نیٹ فلکس نے حال ہی میں اپنی آنے والی اوریجنل فلم 'اکّا' کا پہلا ٹیزر جاری کیا ہے۔ایک منٹ سے زائد دورانیے کے اس ٹیزر میں ایک عدالت کا منظر دکھایا گیا ہے۔

استاد امانت علی خان کو مداحوں سے بچھڑے 51 برس گزر گئے

لاہور(شوبز رپورٹر) برصغیر کے عظیم کلاسیکل گلوکار اور پٹیالہ گھرانے کے معروف فنکار اُستاد امانت علی خان کو دنیا سے رخصت ہوئے 51 برس بیت چکے ہیں، مگر ان کی گائی ہوئی غزلیں اور نغمے آج بھی سامعین کے دلوں کو چھو لیتے ہیں۔1922 میں ہوشیار پور (برصغیر) میں پیدا ہونے والے امانت علی خان نے موسیقی کی ابتدائی تعلیم اپنے والد اُستاد اختر حسین خان سے حاصل کی۔وہ پٹیالہ گھرانے کے بانی علی بخش جرنیل کے پوتے اور اُستاد فتح علی خان کے بھائی تھے۔ان دونوں بھائیوں نے ایک ساتھ پرفارمنس دے کر بے پناہ مقبولیت حاصل کی۔قیام پاکستان کے بعد امانت علی خان لاہور منتقل ہوئے اور ریڈیو پاکستان سے وابستہ ہوگئے، جہاں انہوں نے کلاسیکل و نیم کلاسیکی گائیکی میں منفرد مقام حاصل کیا۔ان کے معروف گیتوں میں 'ہونٹوں پہ کبھی ان کے میرا نام ہی آئے'، 'چاند میری زمیں پھول میرا وطن' اور 'یہ آرزو تھی تجھے گل کے روبرو کرتے' شامل ہیں۔

'دھرندھر 2' میں سلمان خان کی انٹری؟ وائرل تصویر سے مداحوں میں جوش

سلمان خان کو 'دھورندھر 2' میں ''بڑے صاحب'' کے کردار میں دیکھنے کی افواہوں نے سوشل میڈیا پر ہلچل مچا دی

لاہور(شوبز رپورٹر) بالی ووڈ سپر اسٹار سلمان خان کو فلم 'دھورندھر 2' میں ''بڑے صاحب'' کے کردار میں دیکھنے کی افواہوں نے سوشل میڈیا پر ہلچل مچا دی ہے۔گزشتہ دنوں کچھ تصاویر آن لائن گردش کرنے لگیں جن میں دعویٰ کیا گیا کہ سلمان خان اس آنے والے سیکوئل میں خاص کردار ادا کریں گے، جس پر ان کے مداحوں میں جوش و خروش کی لہر دوڑ گئی۔بعض صارفین نے تو یہاں تک قیاس آرائیاں شروع کر دیں کہ ''بڑے صاحب'' شاید کسی طاقتور انڈر ورلڈ ڈان کا کردار ہو، جو مبینہ طور پر داؤد ابراہیم سے متاثر ہوسکتا ہے۔تاہم تازہ ترین رپورٹس کے مطابق اب یہ وضاحت سامنے آگئی ہے کہ یہ تمام تصاویر مکمل طور پر اے آئی (مصنوعی ذہانت) سے تیار کی گئی ہیں اور ان کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔ہندوستان ٹائمز کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ وائرل ہونے والی تصاویر محض قیاس آرائیوں پر مبنی تھیں۔ان کے ساتھ لگے ڈس کلیمر میں بھی واضح کیا گیا ہے کہ جیو اسٹوڈیوز، بی 62 اسٹوڈیوز اور فلم کے ہدایت کار آدتیہ دھر نے سلمان خان کی اس پروجیکٹ میں شمولیت کی کوئی تصدیق نہیں کی۔اس کے باوجود وائرل اسنیپ شاٹس کے کمنٹ سیکشن میں مداحوں کے تبصرے خوب توجہ حاصل کر رہے ہیں۔ایک صارف نے لکھا، ''اب آئے گا مزہ۔

مائیکل جیکسن پر بننے والی فلم 'مائیکل' کا پہلا ٹریلر جاری، شائقین پرجوش

اس فلم میں مائیکل جیکسن کی زندگی کے مختلف ادوار کو یکجا کیا گیا ہے

لاہور(شوبز رپورٹر) امریکی موسیقی کے لیجنڈ مائیکل جیکسن کی زندگی پر بننے والی فلم 'مائیکل' کا پہلا ٹریلر منظرِ عام پر آتے ہی سوشل میڈیا اور فلمی حلقوں میں موضوعِ بحث بن گیا ہے۔ٹریلر دیکھنے کے بعد مداحوں نے پرجوش ردِعمل دیتے ہوئے توقع ظاہر کی ہے کہ یہ بایوپک پاپ کنگ کے کیریئر کو شاندار انداز میں پیش کرے گی، جبکہ فلم 14 اپریل کو سینما گھروں میں ریلیز کی جائے گی۔فلم سازوں کے مطابق اس منصوبے میں مائیکل جیکسن کی زندگی کے مختلف ادوار کو یکجا کیا گیا ہے، جن میں ان کا موسیقی کا سفر، شہرت کی بلندیوں تک پہنچنے کی کہانی اور پیشہ ورانہ سطح پر درپیش مشکلات شامل ہیں۔تاہم اس بایوپک میں ان تنازعات اور الزامات کو مرکزی حصہ نہیں بنایا گیا جو برسوں تک ان کے گرد گھومتے رہے، بلکہ زیادہ توجہ ان کی فنکارانہ جدوجہد اور کیریئر کے نشیب و فراز پر رکھی گئی ہے۔فلم میں مائیکل جیکسن کا کردار ان کے حقیقی بھتیجے جیفر جیکسن ادا کر رہے ہیں، جو اس کے ذریعے اپنی پہلی بڑی فلم میں جلوہ گر ہوں گے۔ٹریلر میں انہیں گلوکار کے مخصوص انداز میں چلتے، گفتگو کرتے، گاتے اور مشہورِ زمانہ مون واک کرتے دکھایا گیا ہے۔ان کی آواز کی نرمی اور رقص کی درستگی نے کئی ناظرین کو متاثر کیا، تاہم کچھ افراد نے یہ رائے بھی دی کہ میک اپ کے ذریعے انہیں مرحوم گلوکار سے مزید مشابہ بنایا جاسکتا تھا۔

رابی پیرزادہ کے ساتھ ہراسانی کا واقعہ، ملزم گرفتار

ڈیفنس فیز 7 میں کار سوار شخص نے رابی پیرزادہ کو ہراساں کیا

لاہور(شوبز رپورٹر) گلوکارہ رابی پیرزادہ کے ساتھ ڈیفنس میں ہراساں کیے جانے کا واقعہ پیش آیا، جس کی شکایت پر پولیس نے فوری کارروائی کی ہے۔پوش علاقے ڈیفنس میں رابی پیرزادہ کو ہراساں کیے جانے کے واقعے پر پولیس نے فوری کارروائی کرتے ہوئے ملزم کو گرفتار کرلیا ہے۔ڈیفنس سی پولیس کے مطابق گلوکارہ کی شکایت پر مقدمہ درج کر کے تحقیقات کا آغاز کردیا گیا ہے۔پولیس حکام کا کہنا ہے کہ یہ واقعہ گزشتہ روز ڈیفنس فیز 7 میں پیش آیا جہاں ایک کار میں سوار شخص نے رابی پیرزادہ اور ان کے ڈرائیور کو ہراساں کیا۔

60 کروڑ کے فراڈ کیس میں نیہا دھوپیا اور بپاشا باسو کے ملوث ہونے کا انکشاف

لاہور(شوبز رپورٹر) بالی ووڈ کی اداکارہ شلپا شیٹی کے شوہر اور بزنس مین راج کندرا 60 کروڑ روپے کے فراڈ کیس میں بھارتی اداکارہ نیہا دھوپیا اور بپاشا باسو کا نام بھی سامنے آگیا ہے۔ان دنوں راج کندرا اور اداکارہ شلپا شیٹی 60 کروڑ روپے سے زائد کے فراڈ کیس میں تحقیقات کا سامنا کر رہے ہیں، یہ مقدمہ ان کی سابقہ کمپنی کا ہے جس میں ان کی اہلیہ اداکارہ شلپا شیٹی کے ملوث ہونے کا بھی اشارہ دیا گیا ہے۔اس ہائی پروفائل کیس کی تفتیش ممبئی پولیس کی اکنامک آفینسز ونگ (EOW) کر رہی ہے جس میں اب نئے انکشافات سامنے آئے ہیں۔بھارتی میڈیا کے مطابق راج کندرا نے تحقیقاتی ٹیم کو اپنے نئے بیان میں بتایا ہے کہ کمپنی کے جمع شدہ فنڈز کا ایک بڑا حصہ بنائی جانے والی فلموں اور دیگر پراجیکٹس کی تشہیری مہم پر خرچ کیا گیا، جس میں تقریباً 20 کروڑ بھارتی روپے پروموشن اور دیگر اخراجات پر خرچ کیے گئے۔

ہالی ووڈ کے ہزار سے زائد فنکاروں کا اسرائیلی فلمی اداروں کا بائیکاٹ

لاہور(شوبز رپورٹر) ہالی ووڈ کے ایک ہزار سے زائد فنکاروں، فلم سازوں اور دیگر تخلیقی شخصیات نے اسرائیلی فلمی اداروں کے بائیکاٹ کا اعلان کر دیا۔غیر ملکی میڈیا رپورٹ کے مطابق اس اقدام کا مقصد ان اداروں کے ساتھ کسی بھی قسم کا تعاون روکنا ہے جو مبینہ طور پر فلسطینیوں کے خلاف جاری پرتشدد کارروائیوں اور انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں میں شریک ہیں۔اس بائیکاٹ کا اعلان ایک اجتماعی حلف نامے کے ذریعے کیا گیا ہے جس پر ہالی ووڈ کی معروف شخصیات جیسے کہ آسکر ایوارڈ یافتہ اداکارہ اولیویا کولمین، ہدایتکارہ آوا ڈو ورنے، اداکارہ ٹلڈا سوئنٹن، مارول فلموں کے اداکار مارک روفیلو، اور ہدایتکار ایڈم مکائے نے دستخط کیے ہیں۔

جسٹن ٹروڈو اور کیٹی پیری کے تعلقات سے متعلق نیا دعویٰ سامنے آگیا

لاہور(شوبز رپورٹر) غیر ملکی میڈیا رپورٹ میں دعویٰ سامنے آیا ہے کہ مشہور پاپ گلوکارہ کیٹی پیری اور کینیڈا کے سابق وزیراعظم جسٹن ٹروڈو کے درمیان تعلقات اب بھی قائم ہیں۔امریکی جریدے Us Weekly کے مطابق کئی ذرائع نے تصدیق کی ہے کہ جولائی کے آخر میں ایک ساتھ ڈنر کرنے کے بعد بھی کیٹی پیری اور جسٹن ٹروڈو رابطے میں ہیں اور ایک دوسرے میں دلچسپی رکھتے ہیں تاہم انہوں نے اس رشتے کو نجی رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔غیر ملکی میڈیا کی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ دونوں کے درمیان تعلقات ضرور ہیں مگر یہ رشتہ اس وقت 'سنجیدہ' نہیں ہے کیونکہ کیٹی پیری اپنی 'لائف ٹائمز' ٹور میں مصروف ہیں اور جسٹن ٹروڈو کی بھی مصروفیات ہیں۔تاہم ٹروڈو اور گلوکارہ اگلے چند ہفتوں میں ملاقات کرسکتے ہیں جس کی منصوبہ بندی سابق وزیراعظم نے کی ہے کیونکہ تب تک کیٹی کو ٹور سے بریک مل جائے گا۔

مشہور 23 سالہ انفلوئنسر کی لاپتہ ہونے کے بعد پُراسرار موت

23 سالہ ماریان یکم ستمبر کو لاپتہ ہوئی تھیں

لاہور(سپورٹس ڈیسک) میکسیکو کی معروف فیشن انفلوئنسر اور ٹک ٹاک اسٹار ماریان اِزاگیرے پراسرار طور پر لاپتہ ہونے کے بعد انتقال کر گئیں۔غیر ملکی میڈیا رپورٹ کے مطابق ماریان اِزاگیرے چند روز قبل پراسرار طور پر لاپتہ ہوگئی تھیں۔پانچ دن بعد ریاست مشیواکان کے شہر موریلیا کے ایک ہوٹل سے خراب حالت بازیاب ہوئی تھیں انہیں بازیابی کے بعد طبی امداد کیلئے فوری طور پر اسپتال منتقل کیا گیا، جہاں وہ دوران علاج جانبر نہ ہوسکیں۔پولیس کے مطابق 23 سالہ ماریان یکم ستمبر کو لاپتہ ہوئی تھیں بازیابی کے وقت ٹک ٹاکر انتہائی نازک حالت میں تھیں اور انہیں دماغی مفلوجی (برین فیلئر) کا سامنا تھا، جس کے باعث ان کی موت واقع ہوئی۔یاد رہے کہ حکام نے واقعے کی تحقیقات کا آغاز کردیا ہے اور ٹک ٹاکر کی موت کی وجوہات جاننے کے لیے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔

ثنا یوسف قتل کیس میں پیش رفت، گواہوں کے بیانات درج

عمر حیات کے وکیل نے بتایا کہ ملزم کو خطرناک قیدیوں کے ساتھ رکھا گیا ہے

لاہور(شوبز رپورٹر) اسلام آباد میں 17 سالہ معروف ٹک ٹاکر ثنا یوسف کے قتل کے مقدمے کی تازہ سماعت میں عدالت نے استغاثہ کے مزید ایک گواہ کا بیان ریکارڈ کیا ہے اور کیس کی کارروائی اگلی تاریخ تک ملتوی کردی ہے۔ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج محمد افضل مجوکا نے کیس کی سماعت کی، جس میں سرکاری وکیل راجہ نوید حسین کیانی عدالت کے سامنے پیش ہوئے اور استغاثہ نے اپنے دلائل مضبوط بنانے کے لیے مزید گواہان کے بیانات درج کروائے۔فیصلے سے قبل ملزم عمر حیات کے وکیل نے عدالت میں درخواست کی کہ ملزم کو قیدی بیرک میں تبدیلی کی اجازت دی جائے، کیونکہ وہ موجودہ قید میں خطرناک قیدیوں کے ساتھ رکھا گیا ہے، تاہم عدالت نے ابھی اس بارے میں فیصلہ محفوظ رکھا ہے۔جج نے سپرنٹنڈنٹ اڈیالہ جیل کو متعلقہ ہدایات بھی جاری کیں تاکہ قیدی کی حفاظت کو یقینی بنایا جا سکے۔عدالت میں مقدمے کا تمام مالِ مقدمہ جمع کرا دیا گیا ہے، جس میں ثنا یوسف کے قتل سے متعلق تحقیقات اور استغاثہ کے شواہد شامل ہیں۔کیس کی آئندہ سماعت 10 فروری تک ملتوی کردی گئی ہے، جس میں استغاثہ اپنے باقی گواہان کے بیانات قلمبند کرے گا اور عدالتی کارروائی تیز ہوگی۔

گریمی ایوارڈ جیتتے ہی گلوکارہ بلی ایلش کا امریکی امیگریشن ادارے کے خلاف سخت بیان

''چوری کی گئی زمین پر کوئی بھی غیر قانونی نہیں ہوتا''، امریکی گلوکارہ

لاہور(شوبز رپورٹر) لاس اینجلس میں ہونے والی 68 ویں گریمی ایوارڈز تقریب میں امریکی گلوکارہ بلی ایلش نے اپنے گانے ''WILDFLOWER'' کے لیے سونگ آف دی ایئر کا اعزاز حاصل کرلیا، تاہم ایوارڈ وصول کرتے وقت ان کی تقریر موسیقی سے زیادہ سیاسی مؤقف کے باعث خبروں کی زینت بن گئی۔اپنے بھائی اور شریک مصنف فِنیاس اوکونل کے ہمراہ اسٹیج پر آتے ہوئے بلی ایلش نے سب سے پہلے ریکارڈنگ اکیڈمی اور دیگر نامزد امیدواروں کا شکریہ ادا کیا۔اس کے بعد انہوں نے کہا، ''چوری کی گئی زمین پر کوئی بھی غیر قانونی نہیں ہوتا۔'' انہوں نے مزید کہا کہ موجودہ حالات میں صحیح الفاظ تلاش کرنا مشکل ہو جاتا ہے، مگر اس ہال میں انہیں امید کی کرن دکھائی دیتی ہے۔ان کے مطابق لوگوں کو بولتے رہنا چاہیے، آواز اٹھانی چاہیے اور احتجاج جاری رکھنا چاہیے کیونکہ عوام کی آواز واقعی اہم ہوتی ہے۔

بقیہ 1

مریم نواز شریف کا کہنا تھا کہ ہر پاکستانی کے دل میں کشمیر کی محبت لہو بن کر دوڑتی ہے، جانوں کا نذرانہ دے کر حقِ خودارادیت کی شمع روشن رکھنے والے کشمیری شہداء کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ سات دہائیوں سے بھارتی سفاکیت کا ڈٹ کر مقابلہ کرنے والے کشمیریوں کو سلام پیش کرتے ہیں، بھارتی بربریت نے جنت نظیر وادی کو جیل بنا دیا ہے۔ان کا کہنا تھا کہ اقوام متحدہ اور دیگر عالمی ادارے کشمیر میں انسانی حقوق کی پامالی کے خلاف اپنا قانونی کردار ادا کریں، مسئلہ کشمیر کے پائیدار حل تک خطے میں پائیدار امن خواب ہی رہے گا، مظلوم کشمیریوں کی قربانیاں رائیگاں نہیں جائیں گی۔مریم نواز شریف نے مزید کہا کہ پاکستان کشمیریوں کی سفارتی، سیاسی اور اخلاقی حمایت جاری رکھے گا، ہر عالمی فورم پر کشمیری عوام کے حق میں آواز بلند کرتے رہیں گے، انشاءاللہ کشمیری عوام آزادی کا سورج جلد دیکھیں گے۔

بقیہ 2

جنگ ہم سب کی مشترکہ ہے، اس کیلئے سول حکومت، انتظامیہ، پاک فوج اور دیگر قانون نافذ کرنے والے ادارے یک پیج پر ہیں اور مل کر کوششیں جاری رکھیں گے۔ پریس سیکرٹری برائے وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا کے دفتر سے جاری اعلامیے کے مطابق وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا سہیل آفریدی کی زیر صدارت صوبائی ایپکس کمیٹی کا اہم اجلاس ہوا۔اجلاس میں صوبائی وزرا، کور کمانڈر پشاور، چیف سیکرٹری اور آئی جی پولیس کے علاوہ اعلیٰ سول، فوجی اور قانون نافذ کرنے والے حکام نے شرکت کی۔اجلاس کے آغاز میں مختلف واقعات میں شہادت پانے والے عام شہریوں، سکیورٹی فورسز، اور قانون نافذ کرنے والے دیگر اداروں کے اہلکاروں کیلئے فاتحہ خوانی کی گئی اور شہدا کو خراج عقیدت پیش کیا گیا۔اجلاس میں بالعموم صوبہ خیبر پختونخوا میں بڑھتے ہوئے دہشت گردی کے واقعات اور فتنہ الخوارج کے ناسور کے خاتمے اور مکمل امن واستحکام کے لئے لائحہ عمل پر غور کیا گیا۔اعلامیے کے مطابق اجلاس نے فیصلہ کیا کہ دہشت گردی کے خلاف جامع پالیسی کی کامیابی کے لئے تمام سیاسی جماعتوں، عوامی نمائندوں، معززین اور وفاقی حکومت کی مشترکہ مشاورت، باہمی تعاون اور عملی ہم آہنگی ضروری ہے۔اس ضمن میں آج کی نشست میں مصمم ارادہ کیا گیا کہ صوبہ خیبر پختونخوا کی حکومت اپنے تمام تر وسائل بشمول فوج، پولیس، سی ٹی ڈی اور دیگر اداروں کو استعمال کرتے ہوئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کرے گی۔ بیان کے مطابق یہ طویل میعادی حکمت عملی دہشت گردی کے تمام محرکات کی نشاندہی، اِن کا خاتمہ اور اِس کے نتیجے میں عوامی اعتماد کی بحالی کو یقینی بنائے گی تاکہ حکومت اور عوام یکجا ہو کر ملکی سلامتی اور ترقی کو یقینی بنائیں۔حکومت خیبر پختونخوا کا ایجنڈا یہ ہے کہ بہتر طرز حکمرانی اور عوامی مفاد ہی دہشت گردی کے خلاف قوم کو یکجا کر سکتا ہے اِس سلسلے میں پہلے مرحلے میں دہشت گردی سے متاثرہ علاقوں کو ماڈل گڈ گورننس اضلاع میں تبدیل کیا جائیگا۔اور تمام حکومتی وسائل کو استعمال کرتے ہوئے ترقیاتی اور سماجی حدمات اور اقتصادی ترقی کی فراہمی کی محرومیوں کا ازالہ کیا جائیگا اِس سلسلے میں ایک منظم پروگرام کے تحت اِن علاقوں میں سکیورٹی، مواصلات، صحت، تعلیم، روزگار، بنیادی سہولیات اور دیگر خدمات کے لئے خصوصی پیکج دیا جائیگا۔فورم نے فیصلہ کیا کہ پائیدار استحکام کے لیے جن علاقوں سے عارضی نقل مکانی کی گئی، حکومت اس عمل کے دوران متاثرہ افراد کی مکمل دیکھ بھال، بحالی اور بنیادی ضروریات کی فراہمی کو یقینی بنائے گی، تاکہ یہ عارضی مشکل مستقبل میں امن، ترقی اور خوشحالی کی بنیاد بن سکے، اِن کی باعزت واپسی حکومت کی اولین ترجیح ہے۔وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا نے کہا کہ امن ہماری اولین ترجیح ہے، اس پر سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا، امن وامان کے لیے سول حکومت، انتظامیہ، پاک فوج اور دیگر قانون نافذ کرنے والے ادارے یک پیج پر ہیں اور مل کر کوششیں جاری رکھیں گے۔وزیر اعلیٰ نے کہا کہ یہ ہم سب کی مشترکہ جنگ ہے، اس کو مشترکہ کوششوں سے ہی جیتا جا سکتا ہے۔

بقیہ 3

ملاقات کے دوران ایک دوسرے سے شکوے کیے گئے، ملاقات ایک گھنٹے پر مشتمل تھی اور کافی تناؤ والی رہی۔میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ملاقات میں 95 فیصد بات چیت صوبے کے مسائل پر ہوئی جبکہ 5 فیصد سیاسی امور پر مرکوز رہی، وزیر اعظم نے پورے تحمل کے ساتھ بات سنی اور وزیر اعلیٰ نے مالی مسائل کے حوالے سے آگاہ کیا۔انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نے وزیر اعلیٰ سہیل آفریدی کی نیشنل ایشوز پر میٹنگ میں عدم شرکت پر تنقید کی، جس پر وزیر اعلیٰ نے جواب دیا کہ وہ بانی پی ٹی آئی سے ملاقات نہ ہونے کی وجہ سے شامل نہیں ہو سکے۔مزمل اسلم نے کہا کہ وفاق کے خیبر پختونخوا کے ساتھ سوتیلی ماں والے سلوک کے تاثر کو وزیر اعظم نے غلط کہا، احسن اقبال اور وزیر خزانہ کو ہدایت کی کہ صوبے کے معاملات ترجیحی بنیادوں پر حل کیے جائیں۔

بقیہ 4

خودارادیت کو ایک ناقابلِ تردید حق قرار دیتے ہوئے عالمی برادری سے فوری اور مؤثر کردار ادا کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔آئی ایس پی آر کی جانب سے جاری بیان میں فیلڈ مارشل سید عاصم منیر، ایئر چیف اور نیول چیف نے اپنے مشترکہ پیغام میں کہا کہ مسلح افواج پاکستان کشمیری عوام کے عزم، قربانیوں اور حوصلے کو سلام پیش کرتی ہیں اور ان کے شانہ بشانہ کھڑی ہیں۔عسکری قیادت نے واضح کیا کہ کشمیریوں کی جدوجہد اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق ایک منصفانہ اور پرامن حل کی متقاضی ہے۔ بیان میں مقبوضہ جموں و کشمیر میں جاری سنگین انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا گیا کہ ماورائے عدالت قتل، جبری گمشدگیاں اور بے گناہ شہریوں پر مظالم بین الاقوامی قوانین کی کھلی خلاف ورزی ہیں۔آئی ایس پی آر کے مطابق بھارت مقبوضہ کشمیر میں آبادی اور سیاسی منظر نامہ تبدیل کرنے کی مذموم کوششیں کر رہا ہے، جو خطے کے امن کے لیے سنگین خطرہ ہیں۔افواج پاکستان نے عالمی برادری پر زور دیا کہ وہ کشمیری عوام کے مصائب کے خاتمے اور انسانی حقوق کے تحفظ کے لیے عملی اور ٹھوس اقدامات کرے۔ بیان میں اس عزم کا اعادہ کیا گیا کہ مسلح افواج ملکی خودمختاری اور علاقائی سالمیت کے دفاع کے لیے ہر محاذ پر ثابت قدم ہیں۔آئی ایس پی آر نے واضح کیا کہ افواج پاکستان کشمیری عوام کی آزادی کی جدوجہد کی غیر متزلزل حمایت جاری رکھیں گی اور وہ دن ضرور آئے گا جب کشمیری عوام اپنے حق خودارادیت کے ساتھ آزادی کی فضا میں سانس لیں گے۔

بقیہ 5

جدوجہد آزادی کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہر پاکستانی کے دل میں کشمیر کی محبت رچی بسی ہے اور کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے۔ یوم یکجہتی کشمیر کے موقع پر اپنے خصوصی پیغام میں انہوں نے واضح کیا کہ پاکستان مظلوم کشمیری عوام کی سیاسی، اخلاقی اور سفارتی حمایت ہر فورم پر جاری رکھے گا۔ سپیکر پنجاب اسمبلی ملک محمد احمد خاں نے کہا کہ کشمیری شہدا نے جانوں کا نذرانہ دے کر حقِ خودارادیت کی شمع روشن کی، جبکہ گزشتہ سات دہائیوں سے کشمیری عوام بھارتی جبر واستبداد کا ڈٹ کر مقابلہ کر رہے ہیں۔ان کا کہنا تھا کہ بھارتی مظالم عالمی ضمیر کے لیے سوالیہ نشان ہیں اور اقوام متحدہ پر لازم ہے کہ وہ مقبوضہ کشمیر میں اپنی قانونی اور اخلاقی ذمہ داریاں پوری کرے۔ سپیکر ملک محمد احمد خاں نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ حقِ خودارادیت کشمیری عوام کا بنیادی اور تسلیم شدہ حق ہے اور کشمیر کا مقدمہ ہر عالمی فورم پر بھرپور انداز میں اٹھایا جاتا رہے گا

بقیہ 6

کے مطابق 29 جنوری کو پنجگور اور ہرنائی کے مضافاتی علاقے میں دہشت گردوں کی موجودگی کی مصدقہ اطلاع ملنے پر سکیورٹی فورسز فوری حرکت میں آئیں، دہشت گردوں کی پناہ گاہوں پر کارروائیاں کیں جس سے بھارت کے ساتھ روابط میں موجود 41 دہشت گرد مارے گئے۔بعدازاں بہادر سکیورٹی فورسز کی جارحانہ اور ثابت قدم کارروائیوں نے فتنہ الہندستان کی جانب سے بلوچستان کے امن کو عدم استحکام کا شکار بنانے کی مایوس کن کوششوں کو مؤثر طور پر ناکام بنا دیا، اس کے بعد متعدد علاقوں میں دہشت گردوں کے خفیہ نیٹ ورکس کو ختم کرنے کے لیے انٹیلی جنس کی بنیاد پر وسیع پیمانے پر کارروائیاں شروع کی گئیں، جن میں مسلسل سرچ اور کلیئرنس آپریشنز شامل تھے۔آئی ایس پی آر کے مطابق محتاط منصوبہ بندی، قابلِ عمل انٹیلی جنس اور مربوط مشترکہ کارروائی کے ذریعے پاکستان کی سکیورٹی فورسز اور قانون نافذ کرنے والے اداروں نے انٹیلی جنس ایجنسیوں کی معاونت سے آپریشن ردالفتنہ-1 کے تحت نہایت درستی اور عزم کے ساتھ کارروائی کی، ان مربوط جھڑپوں اور بعدازاں کلیئرنس آپریشنز کے نتیجے میں 216 دہشت گردوں کو ہلاک کر دیا گیا، جس سے دہشت گرد نیٹ ورکس کی قیادت، کمانڈ اینڈ کنٹرول ڈھانچے اور عملی صلاحیتوں کو شدید نقصان پہنچا۔واضح رہے کہ ان کارروائیوں کے دوران غیر ملکی ساختہ ہتھیاروں، گولہ بارود، دھماکہ خیز مواد اور دیگر آلات کا بڑا ذخیرہ بھی برآمد کیا گیا، ابتدائی تجزیے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان شدت پسند عناصر کو بیرونی سطح پر منظم سہولت کاری اور لاجسٹک مدد حاصل تھی۔دہشت گردوں کے حملوں میں 36 بے گناہ شہری، جن میں خواتین اور بچے بھی شامل ہیں، شہادت کے درجے پر فائز ہوئے جبکہ سکیورٹی فورسز اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کے 22 بہادر اہلکاروں نے پاکستان کی علاقائی سالمیت اور شہریوں کے تحفظ کے لیے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا، ان کی بہادری، پیشہ ورانہ مہارت اور غیر متزلزل عزم خدمت کی اعلیٰ ترین روایات کی عکاسی کرتے ہیں، پوری قوم ان کی قربانیوں کو خراجِ عقیدت پیش کرتی ہے اور تمام شہداء کے خاندانوں کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کرتی ہے۔پاکستان کی مسلح افواج حکومتِ پاکستان کے نیشنل ایکشن پلان کے تحت دہشت گردی کی ہر شکل اور پہلو کے خلاف لڑنے کے اپنے عزم پر قائم ہیں، اور دہشت گردی کے مکمل خاتمے تک انسدادِ دہشت گردی کی کارروائیاں پوری قوت اور عزم کے ساتھ جاری رہیں گی۔آپریشن ردالفتنہ-1 پاکستان بالخصوص بلوچستان کے غیور عوام کے اس غیر متزلزل عزم کی علامت ہے کہ وہ ہمیشہ تشدد کے بجائے امن، تقسیم کے بجائے اتحاد اور انتشار کے بجائے ترقی کو ترجیح دیتے ہیں۔صدرِ مملکت آصف علی زرداری نے بلوچستان میں آپریشن ردّ الفتنہ-1 کی کامیاب تکمیل پر پاک فوج، سکیورٹی فورسز اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کو خراجِ تحسین پیش کیا اور کہا کہ سکیورٹی فورسز کی بروقت اور مؤثر کارروائی سے فتنہ الہندوستان کی جانب سے بلوچستان کے امن کو سبوتاژ کرنے کی مذموم کوشش ناکام بنی۔صدر زرداری نے کہا کہ بیرونی پشت پناہی میں ہونے والی دہشت گردی کا مکمل خاتمہ حکومت اور ریاست کی اولین ترجیح ہے، انٹیلی جنس پر مبنی مربوط کارروائیوں کے ذریعے دہشتگرد نیٹ ورکس کی قیادت اور آپریشنل صلاحیت کو شدید نقصان پہنچا۔

بقیہ 7

دینے اور متنوع بنانے کے عزم کا اعادہ کیا۔ترجمان دفتر خارجہ کے مطابق نائب وزیر اعظم نے ازبکستان کے صدر کو صدرِ مملکت، وزیر اعظم اور پاکستان کے عوام کی جانب سے پرتپاک خیر سگالی کے پیغامات پہنچائے۔ انہوں نے ازبکستان کے ساتھ دوستانہ تعلقات کو پاکستان کی خارجہ پالیسی میں حاصل اہم مقام کو اجاگر کیا اور اس اعتماد کا اظہار کیا کہ صدر کا یہ دورہ دوطرفہ تعاون کو مزید مضبوط اور وسعت دینے میں معاون ثابت ہوگا۔ دونوں فریقین نے پاکستان اور ازبکستان کے مابین دیرینہ، برادرانہ تعلقات کو مزید وسعت دینے اور متنوع بنانے کے عزم کا اعادہ کیا۔

بقیہ 8

کانفرنس میں شریک ہوں گے، وزیر اعظم کے دورے کو شیڈول طے کیا جا رہا ہے، وزیر اعظم سائیڈ لائن پر عالمی رہنماؤں سے ملاقاتیں کریں گے۔دورے کے دوران دو طرفہ تعلقات، علاقائی تعاون اور معاشی شراکت داری پر تبادلہ خیال کیا جائے گا، وزیر اعظم رواں ماہ ویانا آسٹریا کا دورہ کریں گے۔ وزیر اعظم کا یہ دورہ دو طرفہ ہوگا، دورے کے دوران دونوں ممالک کے دوران تجارت معیشت پر گفتگو ہوگی۔

بقیہ 9

ہیں۔ ریسکیو 1122 کو مکمل الرٹ اور ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کیلئے تیار رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ پتنگوں پر مقدس کتب، مذہبی مقامات یا کسی شخصیت کی تصویر لگانے پر مکمل پابندی عائد ہے، ساتھ ہی کسی ملک یا سیاسی جماعت کے جھنڈے کی تصویر والی پتنگوں پر بھی پابندی عائد ہے۔ مذہبی و سیاسی نقش و نگار والی پتنگوں کی تیاری، خرید و فروخت اور استعمال پر دفعہ 144 کے تحت پابندی عائد ہے۔ لاہور میں بسنت میں بغیر تصویر یک رنگی یا کثیر رنگی گڈا اور پتنگ استعمال کرنے کی اجازت ہے۔ دفعہ 144 کی خلاف ورزی پر قانون نافذ کرن والے ادارے سخت کارروائی کریں گے۔ پنجاب حکومت نے محفوظ بسنت کی اجازت ایک تفریحی تہوار کے طور پر دی، بسنت کے موقع پر کسی قسم کی قانون شکنی کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ پنجاب کائٹ فلائنگ ایکٹ 2025 کے تحت دھاتی تار و نائلون ڈور کے استعمال پر مکمل پابندی عائد ہے۔ لاہور میں بسنت کے دوران موٹر سائیکل پر سیفٹی راڈ کا استعمال لازم ہے۔ محکمہ داخلہ نے بسنت کے حوالے سے خصوصی سکیورٹی گائیڈ لائنز جاری کی ہیں جن کے مطابق انتظامیہ و پولیس کو بسنت بارے جاری کردہ قواعد و ضوابط پر من وعن عملدرآمد کی ہدایت کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ شہر کے داخلی و خارجی راستوں پر گاڑیوں کی سخت چیکنگ اور سکیننگ کی ہدایت کی گئی ہے۔ ہوائی فائرنگ و اسلحہ کی نمائش پر مکمل پابندی، خلاف ورزی پر سخت قانونی کارروائی ہوگی۔ قانون نافذ کرنیوالے اداروں، انٹیلی جنس ایجنسیوں کے درمیان قریبی رابطہ برقرار رکھنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ ریسکیو 1122 کو مکمل الرٹ اور ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کیلئے تیار رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔

بقیہ 10

بیرسٹر سلطان محمود چودھری کے بلندی درجات کیلئے دعا بھی کی گئی۔ انہوں نے کہا کہ جدوجہد آزادی کشمیر کے ہر قائد اور شہری کو سلام عقیدت پیش کرتے ہیں، کشمیری اپنے بچے تک قربان کر سکتے ہیں مگر حق آزادی سے دستبردار نہیں ہوسکتے، بابائے قوم نے کشمیر کو پاکستان کی شہ رگ قرار دیا، یہ ہماری خارجہ پالیسی کی بنیاد ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ مسئلہ کشمیر کا پائیدار حل کشمیریوں کی امنگوں اور سلامتی کونسل کی قراردادوں پر عمل درآمد سے ہی ممکن ہے، کشمیریوں کا حقوق خودارادیت کا مطالبہ پورا ہونے تک پاکستان اپنی حمایت جاری رکھے گا، مقبوضہ وادی کے کونے کونے سے کشمیر بنے گا پاکستان کی آواز گونج رہی ہے، عظیم قربانیوں کے نتیجے میں جلد کشمیر کی آزادی ممکن ہوگی۔ شہباز شریف نے کہا کہ معرکہ حق میں پاکستان نے بھارت کو ذلت آمیز شکست سے دوچار کیا، اللہ کے کرم، قوم کی دعاؤں اور پاک فوج کی پیشہ ورانہ کارکردگی کی بدولت شاندار فتح نصیب ہوئی، فیلڈ مارشل کی قیادت میں بھارت کو دی گئی شکست ان کی نسلیں بھی نہیں بھولیں گی، معرکہ حق میں شاندار فتح سے کشمیر کا مسئلہ پوری دنیا میں اجاگر ہوا۔ وزیر اعظم کا کہنا تھا کہ عسکری اور سفارتی محاذ پر بھارتی جھوٹ کا بیانیہ دفن ہوگیا، بھارت ذلت آمیز شکست کے بعد اپنی پراکسی کے ذریعے پاکستان میں دہشت گردی کرا رہا ہے، خارجہ محاذ پر بھی پاکستان نے زبردست کامیابیاں حاصل کی ہیں، مسئلہ کشمیر کامیابی سے اجاگر کرنے پر نائب وزیر اعظم کی کوششیں لائق تحسین ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بھارت کے جارحانہ، توسیع و تسلط پسندانہ عزائم ترک کرنے تک خطے میں امن قائم نہیں ہوسکتا، ہماری بہادر افواج بھارتی کٹھ پتلیوں کا وہی حشر کریں گے جو معرکہ حق میں بھارتی طیاروں کا ہوا۔ ان کا کہنا تھا کہ فلسطین اور کشمیر کے عوام کو ان کی مرضی کے مطابق جینے کا حق دینا ضروری ہے، پاکستان نے اہم اسلامی ممالک کے ساتھ مل کر غزہ میں قیام امن کیلئے عملی اقدامات کئے، ہم امن چاہتے ہیں لیکن یہ امن برابری کی سطح پر قائم ہوسکتا ہے، آزاد کشمیر حکومت کے ساتھ مل کر علاقے میں انفرا اسٹرکچر بہتر بنانے کا عمل جاری رکھیں گے۔

بقیہ 11

سیاسی تنازعہ نہیں بلکہ دنیا کا ایک خطرناک نیوکلیئر فلیش پوائنٹ ہے۔ اپنے ویڈیو بیان میں انہوں نے کہا کہ کشمیر کے حریت رہنما محمد یاسین ملک اس وقت ڈیتھ سیل میں قید ہیں، مودی سرکار انہیں پھانسی پر چڑھانے کی کوشش کر رہی ہے، یہ معاملہ کسی ایک خاندان تک محدود نہیں بلکہ پوری کشمیری قوم کو خاموش کرانے کی کوشش ہے، جہاں امن اور آزادی کی آواز کو جرم بنا دیا گیا ہے۔ مشعال ملک نے سوال اٹھایا کہ کیا ظلم کے سائے میں امن ممکن ہے، یاسین ملک کو ڈیتھ سیل میں رکھنا پوری کشمیری قوم کو سزا دینے کے مترادف ہے، مودی سرکار کشمیری قیادت کو پھانسی دے کر آواز دبانا چاہتی ہے۔ ویڈیو پیغام میں مشعال حسین ملک نے کہا کہ امن اور آزادی کا مطالبہ کرنا کشمیریوں کے لیے جرم بن چکا ہے، دنیا خاموش ہے اور کشمیر میں دہشتگردی کھلے عام ہو رہی ہے، ہر آنسو پر پابندی اور ہر دھڑکن پر خوف مسلط ہے، یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ کیسا انصاف ہے۔

بقیہ 12

موثر جواب ناگزیر ہو چکا ہے۔ ساتویں سی پی اے کانفرنس میں خواتین رہنماؤں کے خلاف آن لائن تشدد، ڈیجیٹل ہراسانی اور فیک نیوز کے حوالے سے سیشن سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ جینڈر، ٹیکنالوجی اور اعتماد محض نظری بحث نہیں بلکہ حقیقی نقصان اور حقیقی نتائج سے جڑے معاملات ہیں۔ شازیہ مری کا کہنا تھا کہ خواتین رہنماں کو آن لائن ہراسانی، جھوٹی الزامات اور منظم بدنامی مہمات کا سامنا ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ آن لائن تشدد ورچوئل نہیں، اس کے اثرات ذاتی، سیاسی اور انتہائی سنگین ہوتے ہیں۔ شازیہ مری نے بتایا کہ پاکستان کے 2024 کے عام انتخابات کے دوران جینڈر پر مبنی غلط معلومات کے 117 کیسز رپورٹ ہوئے، جن میں سے 84 خواتین کو نشانہ بنایا گیا۔ انہوں نے کہا کہ خواتین سیاستدانوں کے خلاف جھوٹی خبریں، ایڈیٹ شدہ تصاویر اور اے آئی سے تیار مواد استعمال کیا گیا۔ شازیہ مری کے مطابق یہ حملے منظم مہمات کا حصہ تھے، جن کا مقصد خواتین کو عوامی زندگی سے دور کرنا تھا۔ انہوں نے انکشاف کیا کہ خواتین صحافیوں میں سے 55 فیصد نے آن لائن بدسلوکی کا سامنا کیا، مگر صرف 14 فیصد نے مدد حاصل کی۔ شازیہ مری نے اپنی ذاتی مثال بیان کرتے ہوئے کہا کہ ان کے خلاف جھوٹا مالی الزام پھیلایا گیا، جسے انہوں نے قانونی طور پر رد کیا۔ انہوں نے کہا کہ آن لائن تشدد میں نقصان فوری ہوتا ہے، جبکہ انصاف تاخیر اور نامکمل رہتا ہے۔

بقیہ 13

اور عوام کے تحفظ پر کوئی سمجھوتہ نہیں کرے گا، فتنہ انگیزی کی ہر کوشش کا مؤثر اور فیصلہ کن جواب دیا جائے گا، یہ بات انہوں نے سماجی رابطے کی ویب سائٹ ایکس پر اپنے ایک بیان میں کہی۔ وزیر اعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ آپریشن ردّ الفتنہ بلوچستان میں خونریزی اور انتشار پھیلانے والوں کے لیے واضح اور دوٹوک پیغام ہے، بی ایل اے ایک فتنہ ہے جو معصوم شہریوں اور مزدوروں کو نشانہ بناتا ہے اور بھارت کے اشاروں پر پاکستان کی ترقی میں رکاوٹ ڈال رہا ہے، پاکستان اپنی وحدت، ترقی اور عوام کے تحفظ پر کوئی سمجھوتہ نہیں کرے گا، فتنہ انگیزی کی ہر کوشش کا مؤثر اور فیصلہ کن جواب دیا جائے گا، وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ریاست الحمدللہ مضبوط، قوم متحد ہے، پاکستان کے خلاف اٹھنے والا ہر ہاتھ قانون کے مطابق اور پوری طاقت سے توڑا جائے گا۔

بقیہ 14

مقبوضہ کشمیر کے عوام کو شدید امتیازی سلوک کا سامنا ہے، عالمی برادری اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قراردادوں پر عمل درآمد یقینی بنائے اور کشمیری عوام کو ان کا حق خود ارادیت دلانے کیلئے فیصلہ کُن اقدامات کرے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کشمیری بھائیوں اور بہنوں کے ساتھ سیاسی، اخلاقی اور سفارتی سطح پر کھڑا رہے گا، ہماری تمام کوششیں مسئلہ کشمیر کے پُرامن، منصفانہ اور دیرپا حل کے حصول پر مرکوز رہیں گی۔ نائب وزیر اعظم کا کہنا تھا کہ پاکستان کشمیری عوام کے حقِ خودارادیت کی جدوجہد کی غیر متزلزل حمایت کا اعادہ کرتا ہے، غیر قانونی بھارتی قبضے کے باعث کشمیری عوام بنیادی انسانی حقوق سے محروم ہیں، تاہم کشمیریوں کی ثابت قدمی ان کے مؤقف کی حقانیت کا واضح ثبوت ہے۔ اسحاق ڈار نے مزید کہا کہ بھارت کی ہٹ دھرمی اقوام متحدہ کے چارٹر اور سلامتی کونسل کی قراردادوں کی خلاف ورزی ہے

بقیہ 15

رکھی ہے اور وہاں انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیاں جاری ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تاریخ گواہ ہے کہ آزادی کے جذبے کو طاقت کے زور پر دبایا نہیں جا سکتا اور کشمیری عوام آج بھی اپنے حقِ خودارادیت کے لیے ثابت قدم ہیں۔ وزیر ٹرانسپورٹ نے واضح کیا کہ کشمیر کی مکمل آزادی تک کشمیری بھائیوں کی اخلاقی، سیاسی اور سفارتی حمایت جاری رکھی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان مسلم لیگ (ن) نے ہمیشہ مسئلہ کشمیر کو ہر قومی و بین الاقوامی فورم پر بھرپور انداز میں اجاگر کیا ہے اور آئندہ بھی کشمیری عوام کے شانہ بشانہ کھڑی رہے گی۔ آخر میں بلال اکبر خان نے اس عزم کا اظہار کیا کہ کشمیریوں کی قربانیاں رائیگاں نہیں جائیں گی اور ایک دن کشمیر ضرور آزاد ہوگا۔

بقیہ 16

کراچی کی 22 پروازوں میں سے 4 منسوخ کر دی گئیں اور تاخیر کا شکار ہونے والی پروازوں کی تعداد 8 ہوگئی۔ فلائٹ شیڈول میں بتایا گیا ہے کہ لاہور سے کراچی کی پروازیں پی ایف 142، 143، 144 اور 145 منسوخ ہوگئیں۔ فلائٹ شیڈول کے مطابق لاہور سے کراچی کی پروازیں پی اے 401، 402، 403 اور 405 دو سے 5 گھنٹے تاخیر کا شکار ہوئیں۔ فلائٹ شیڈول میں بتایا گیا کہ قومی ایئر لائن کی صبح کی پروازوں پی کے 302 اور 303 میں 5 گھنٹے کی تاخیر ہے۔ فلائٹ شیڈول کے مطابق کراچی سے لاہور کی نجی ایئر لائن کی پروازیں 9P846 اور 9P847 میں ڈھائی گھنٹے کی تاخیر ہے۔ فلائٹ شیڈول میں بتایا گیا کہ لاہور سے دبئی کی پرواز پی اے 80، پی اے 410 اور 416 کی روانگی میں 6 سے 11 گھنٹے کی تاخیر ہے۔

بقیہ 17

تحسین پیش کیا جا رہا ہے۔ سہیل شوکت بٹ کا کہنا تھا کہ پنجاب حکومت ہر سطح پر کشمیری بہن بھائیوں کی سیاسی، اخلاقی اور سفارتی حمایت جاری رکھے گی اور ان کے حقِ خودارادیت کے لیے ہر ممکن آواز بلند کی جاتی رہے گی۔ صوبائی وزیر نے پاک فوج کی قربانیوں کو زبردست خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ پاک فوج کی لازوال قربانیاں ملکی سلامتی اور کشمیر کاز کی مضبوط ضمانت ہیں۔ ہماری بہادر افواج وطن کی سرحدوں کے دفاع اور کشمیری عوام کے تحفظ کی علامت ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے اور اس اہم قومی مقصد کے لیے پوری قوم اور افواجِ پاکستان متحد ہیں۔ انشاءاللہ وہ دن دور نہیں جب کشمیری عوام اپنی آزادی کی منزل حاصل کریں گے اور کشمیر بنے گا پاکستان۔ سہیل شوکت بٹ نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ پاکستانی قوم کشمیریوں کی جدوجہد آزادی میں ہمیشہ ان کے شانہ بشانہ کھڑی رہے گی۔

بقیہ 18

خطاب کرتے ہوئے کیا۔ ریلی میں خواتین، بچوں کی بھی بڑی تعداد موجود تھی۔ امیر جماعت اسلامی لاہور ضیاالدین انصاری ایڈووکیٹ اور ڈپٹی سیکرٹری جنرل حلقہ خواتین ڈاکٹر سمیحہ راحیل قاضی نے بھی شرکاء سے خطاب کیا۔ امیر جماعت اسلامی نے حکمرانوں کو باور کرایا کہ یوم یکجہتی کشمیر کو چھٹی یا رسم کے طور پر نہ منائیں بلکہ مقبوضہ وادی کے عوام کو بھارتی تسلط اور ظلم سے نجات دلانے کے لئے عملی اقدامات اٹھائے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ پاک بھارت جنگ کے بعد قوم کو بتایا گیا تھا کہ ہندوستان سے پانی کے حق پر بات ہوگی۔ انہوں نے سوال کیا کہ تاحال اس مسئلہ پر کیا پیش رفت ہوئی، اسی طرح ٹرمپ کی کشمیر پر ثالثی کے حوالے سے بھی بتایا جائے کہ اس کا کیا بنا؟ حافظ نعیم الرحمن نے واضح کیا کہ مسئلہ کشمیر پر حق خود ارادیت کے علاوہ کسی قسم کی ثالثی قبول نہیں کی جائے گی۔ مودی کشمیر میں مسلمانوں کی اکثریت کو اقلیت میں تبدیل کرنے کے منصوبہ پر گامزن ہے، اس نے عالمی اور دوطرفہ معاہدہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے مقبوضہ کشمیر کی ریاستی حیثیت کا خاتمہ کیا۔ اسلام آباد نے مودی کے اقدام سے لے کر آج تک ان مسائل پر جاندار موقف نہیں اٹھایا۔ حافظ نعیم الرحمن نے کہا کہ اقوام متحدہ بے بس ہے، کشمیر اور فلسطین میں ہونے والے ظلم پر اس ادارہ کی خاموشی اس کی بے بسی کا واضح ثبوت ہے، مسلمان حکمرانوں کو چاہیے تھا کہ اقوام متحدہ کی نااہلی اور خاموشی کے معاملہ پر بھرپور احتجاج کرتے تاہم یہ حکمران بذات خود سامراجی طاقتوں کی خوشنودی میں مصروف ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ٹرمپ نے اقوام متحدہ کے متوازی غزہ امن بورڈ کے نام پر ایک ادارہ بنا لیا ہے۔ پاکستان کے حکمرانوں نے قوم کی مرضی کے برعکس اس ادارہ میں شمولیت اختیار کر لی ہے۔ امیر جماعت اسلامی نے کہا کہ قوم کو حکمرانوں کے یکطرفہ فیصلے قبول نہیں۔ پاکستانی فوج کو غزہ نہ بھیجا جائے، اگر فوج غزہ گئی تو اسے چاہتے نہ چاہتے ہوئے حماس کو غیر مسلح کرنے کے عمل کا حصہ بننا پڑے گا، واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ پاکستانی قوم حکمرانوں کے اس عمل کو کبھی معاف نہیں کرے گی۔ امیر جماعت اسلامی نے مزید کہا کہ جتنا کشمیر آزاد ہوا بزور شمشیر ہوا، اقوام متحدہ اور عالمی برادری اسی طرح خاموش رہی تو واضح ہو رہا ہے کہ مقبوضہ کشمیر بھی بزور شمشیر ہی آزاد ہوگا۔ کشمیریوں کی بھارتی تسلط اور ظلم کے خلاف مزاحمت عالمی قوانین کے عین مطابق ہیں۔ انہوں نے زور دیا کہ پاکستان میں ان حکمرانوں کی ضرورت ہے جو اہل کشمیر و فلسطین کا مقدمہ پوری جرآت سے لڑیں۔ موجودہ مسلط نظام اور براجمان طبقہ نہ تو قوم کو اس کا حق دے رہے ہیں اور نہ ہی امت کے لیے موثر آواز اٹھا رہے ہیں، موجودہ نظام اور اس کے رکھوالوں کو رخصت کرنا پڑے گا۔ قوم جماعت اسلامی کے ساتھ مل کر نظام بدلنے کی جدوجہد کرے۔

بقیہ 19

خیر مقدم کیا اور ان سے پرجوش مصافحہ و معانقہ کیا۔ وزیر اعظم سے انکا خوشگوار جملوں کا تبادلہ بھی ہوا۔ معزز مہمان کو اکیس توپوں کی سلامی دی گئی جبکہ روایتی وثقافتی لباس میں ملبوس بچوں نے گلدستے پیش کیے۔ دونوں ملکوں کے قومی پرچم تھامے بچوں نے معزز مہمان کو خوش آمدید کہا۔ وزیر اعظم نے کابینہ ارکان سے معزز مہمان کا تعارف بھی کرایا۔

بقیہ 20

کا کہنا تھا کہ ان تمام اقدامات کا مقصد بسنت کو محفوظ، منظم اور آلودگی سے پاک ماحول میں منانا ہے، جدید ٹیکنالوجی اور سائنسی ڈیٹا کی بنیاد پر سموگ کی صورتحال میں واضح بہتری آئی ہے جبکہ اے آئی بیسڈ مانیٹرنگ اور جی ایس میپنگ کے ذریعے آلودگی پر مؤثر کنٹرول کیا جا رہا ہے۔ صوبائی حکومت نے کہا ہے کہ لاہور میں فضائی آلودگی کے حوالے سے نمایاں بہتری دیکھنے میں آ رہی ہے جہاں ایئر کوالٹی انڈیکس (اے کیو آئی) 173 ریکارڈ کیا گیا ہے، یہ بہتری وزیر اعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف کے انسدادِ سموگ اقدامات اور عوامی تعاون کا نتیجہ ہے جس کے باعث مقامی آلودگی پر مؤثر حد تک قابو پایا جا سکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومتی سیاسی عزم اور عوامی تعاون سے ماحولیاتی صورتحال بہتر ہوئی ہے جبکہ آلودگی کے اسباب کے خاتمے کے لیے جامع ملٹی سیکٹورل ایکشن پلان پر عملدرآمد جاری ہے، تمام صنعتی چمنیوں کی ای پی اے کے ذریعے 24 گھنٹے نگرانی کی جا رہی ہے۔ صوبائی وزیر نے بتایا کہ سموگ کنٹرول روم مکمل طور پر فعال ہے اور ڈرونز و سی سی ٹی وی کی مدد سے کڑی مانیٹرنگ جاری ہے، بھٹوں، صنعتی یونٹس اور گاڑیوں کے اخراج پر زیرو ٹالرنس پالیسی نافذ ہے اور خلاف ورزیوں پر قانونی کارروائیاں کی جائے گی جبکہ فیلڈ ٹیمیں بھی مکمل طور پر متحرک ہیں۔ مریم اورنگزیب نے مزید کہا ہے کہ حکومت کا ہدف پورا سال بہتر اے کیو آئی برقرار رکھنا ہے، انہوں نے بزرگوں اور بیمار شہریوں کو احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کی بھی ہدایت کی

بقیہ 21

عوام سے غیر متزلزل حمایت کیعزم کی تجدید کا دن ہے، پاکستان کشمیری عوام کی سیاسی، اخلاقی اور سفارتی حمایت جاری رکھے گا، کشمیری عوام کئی دہائیوں سے ظلم و جبر کا سامنا کر رہے ہیں، عالمی برادری نوٹس لے۔ سینئر روبینہ خالد نے کہا کہ اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق کشمیریوں کو حقِ خودارادیت دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان پیپلز پارٹی نے ہمیشہ کشمیری عوام کے حقِ خودارادیت کی بھرپور حمایت کی ہے، قائدِ عوام شہید ذوالفقار علی بھٹو نے کشمیر کو پاکستان کی شہ رگ قرار دیا، محترمہ بے نظیر بھٹو شہید نے عالمی سطح پر مسئلہ کشمیر کو مؤثر انداز میں اجاگر کیا۔ سینٹر روبینہ خالد نے کہا کہ چیئرمین پیپلز پارٹی بلاول بھٹو زرداری کشمیری عوام کی آواز دنیا تک پہنچا رہے ہیں، صدرِ مملکت آصف علی زرداری بھی کشمیری عوام کے حقوق کے لیے سفارتی حمایت جاری رکھے ہوئے ہیں۔ سینٹر روبینہ خالد نے کہا کہ پاکستان پیپلز پارٹی کشمیری عوام کو کبھی تنہا نہیں چھوڑے گی۔ انہوں نے کہا کہ یوم یکجہتی کشمیر کشمیری شہداء کی قربانیوں کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کا دن ہے۔ انہوں نے کہا کہ بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام انسانی وقار اور بنیادی حقوق کے تحفظ کے مشن پر کاربند ہے۔ سینٹر روبینہ خالد نے کہا کہ پاکستان پیپلز پارٹی جمہوری، آئینی اور پرامن جدوجہد کے ذریعے کشمیر کاز کی حمایت جاری رکھے گی۔

بقیہ 22

گئی ہے اور ٹرین چمن کے لیے روانہ ہوچکی ہے۔ ریلوے حکام نے بتایا کہ کراچی سے کوئٹہ کے لیے بولان میل 12 فروری تک منسوخ رہے گی۔ ریلوے حکام کے مطابق بلوچستان میں بے امنی کے واقعات کے باعث اندورن ملک کیلئے ٹرین سروس 31 جنوری سے معطل تھی۔

بقیہ 23

کیسز زیر تفتیش ہیں، بلوچستان میں 167، سندھ میں 145، اسلام آباد میں 44 اور آزاد کشمیر میں 10 کیسز زیر تفتیش ہیں۔

بقیہ 24

گیا تھا، دورانِ علاج قیدی ہسپتال میں دم توڑ گیا۔ ذرائع کے مطابق مرنے والا شخص چکوال کا رہائشی تھا اور اسے تھانہ ڈوڈیال میں درج مقدمے میں گرفتار کیا گیا تھا۔

بقیہ 25

سطح پر ان کے جائز حقوق کی حمایت کی جا رہی ہے۔ یوم کشمیر ہمیں حق خودارادیت، انصاف اور آزادی کی جدوجہد کی یاد دلاتا ہے اور اس عزم کی تجدید کرتا ہے کہ کشمیری عوام کو تنہا نہیں چھوڑا جائے گا۔ رمیش سنگھ اروڑا کا کہنا تھا کہ پاک فوج کی جرات، قربانیاں اور پیشہ ورانہ صلاحیتیں ہماری قومی سلامتی کی مضبوط ضمانت ہیں اور پوری قوم اپنی افواج کے ساتھ کھڑی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کشمیر کاز پر پوری قوم اور تمام سیاسی و سماجی طبقات متحد ہیں۔ صوبائی وزیر نے اس بات پر زور دیا کہ تمام مذاہب اور اقلیتیں کشمیر کاز اور افواجِ پاکستان کے شانہ بشانہ کھڑی ہیں، جو اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ پاکستان میں قومی یکجہتی اور ہم آہنگی مضبوط بنیادوں پر قائم ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ قومی یکجہتی، اتفاق اور ہم آہنگی ہی پاکستان کی اصل طاقت ہے۔ کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے اور انشاءاللہ کشمیری عوام کی جدوجہد ضرور کامیاب ہوگی۔ رمیش سنگھ اروڑا نے اپنے پیغام کے اختتام پر اس عزم کا اعادہ کیا کہ پاکستانی قوم ہمیشہ کشمیری عوام کی اخلاقی، سیاسی اور سفارتی حمایت جاری رکھے گی۔

بقیہ 26

ہیں۔ لیکن مسئلہ حل نہیں ہو رہا۔ بالآخر مجبور ہو کر انہوں نے وفاقی محتسب کوئٹہ سے رجوع کیا۔ اور متعلقہ محکمے کی عدم توجہی اور تاخیر کے خلاف درخواست دائر کی درخواست موصول ہوتے ہی وفاقی محتسب کوئٹہ نے بروقت انکوائری کا آغاز کیا اور متعلقہ محکمے کو طلب کر کے کیس کی فوری سماعت شروع کر دی۔ سماعت کے دوران متعلقہ محکمہ کوئی تسلی بخش جواب نہ دے سکا۔ لہٰذا، وفاقی محتسب نے احکامات جاری کیے کہ درخواست گزار کا شناختی کارڈ ان بلاک کیا جائے۔ احکامات موصول ہوتے ہی متعلقہ محکمے نے درخواست گزار کا شناختی کارڈ بحال کر دیا۔ اس بروقت اور منصفانہ فیصلے پر درخواست گزار نے وفاقی محتسب کا بے حد شکریہ ادا کیا۔

بقیہ 27

اسلام آباد میں واقع ایک نجی رہائشی عمارت کی انتظامیہ کے خلاف ثناء ہمایوں خان نامی خاتون کی جانب سے دائر کی گئی درخواست کے بعد سامنے آیا۔ درخواست گزار نے شکایت میں الزام عائد کیا تھا رہائشی عمارت کی انتظامیہ نے انہیں مسلسل ہراساں کیا، دباؤ ڈالا اور امتیازی رویہ اختیار کیا۔ درخواست گزار کے مطابق اپنی بہن کے ساتھ پُرامن طور پر رہائش اور کرایہ داری کی تمام شرائط پوری کرنے کے باوجود انہیں بار بار اس بنیاد پر نشانہ بنایا گیا کہ یہاں کنوارے نہیں رہ سکتے۔ فوسپاہ نے اس الزام کا بھی سنجیدگی سے نوٹس لیا کہ زبردستی انخلا پر مجبور کرنے کے لیے بجلی اور پانی منقطع کیا گیا اور بغیر کسی قانونی اختیار کے صنفی تعصبات پر مبنی غیر تحریری پالیسیوں کا نفاذ کیا گیا۔ اگرچہ انتظامیہ کی جانب سے یقین دہانیوں کے بعد انفرادی شکایت کا معاملہ حل ہو گیا، تاہم فوسپاہ نے پاکستان میں کام کرنے والی خواتین اور غیر شادی شدہ پیشہ ور افراد کو درپیش منظم امتیازی سلوک پر توجہ دینا ضروری سمجھا۔ فوسپاہ نے کہا کہ ازدواجی حیثیت یا جنس کی بنیاد پر کنوارا ہونا رہائش سے انکار کی کوئی قانونی وجہ نہیں بن سکتی۔ وفاقی محتسب نے خبردار کیا کہ اس نوعیت کے طریقہ کار مساوات، انسانی وقار اور رہائش کی آزادی جیسے بنیادی آئینی اصولوں کی خلاف ورزی ہیں۔ فوسپاہ نے اس امر پر بھی زور دیا کہ نقل و حرکت کوئی مراعات نہیں بلکہ ایک ضرورت ہے، خاص طور پر خواتین کے لیے، جن کے روزگار کے مواقع عموماً بڑے شہروں تک محدود ہوتے ہیں۔

بقیہ 28

بھارتی مظالم کشمیری عوام کے ناقابلِ تسخیر حوصلے اور آزادی کی جائز جدوجہد کو کمزور کرنے میں ناکام ہو چکے ہیں، اب دنیا کی کوئی طاقت مقبوضہ کشمیر کے عوام کو ان کی منزل کے حصول سے نہیں روک سکتی۔ چیئرمین پیپلز پارٹی نے کہا کہ قائدِ عوام شہید ذوالفقار علی بھٹو کے وژن کو شہید محترمہ بینظیر بھٹو نے آگے بڑھایا اور اپنے دورِ حکومت میں 5 فروری کو یوم یکجہتی کشمیر قرار دیا، اس دن کا مقصد مسئلہ کشمیر کو نئی جہت دینا اور آزادی کی جدوجہد میں جانوں کا نذرانہ پیش کرنے والے کشمیری شہداء کو خراجِ عقیدت پیش کرنا تھا۔ بلاول بھٹو زرداری نے عالمی برادری کی خاموشی پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ اس مسلسل بے حسی نے جمہوری اقدار اور عملی رویّوں کے درمیان واضح خلیج کو بے نقاب کر دیا ہے، عالمی برادری اپنی بے حسی ترک کر کے اپنی اخلاقی اور قانونی ذمہ داریاں پوری کرے اور بین الاقوامی قوانین اور اقوام متحدہ کی قراردادوں کے تحت کشمیری عوام کے بنیادی حقوق کا تحفظ یقینی بنائے۔ انہوں نے واضح کیا کہ پاکستان پیپلز پارٹی غیر متزلزل عزم کے ساتھ کشمیری عوام کے ساتھ کھڑی ہے اور کشمیریوں کی آزادی، وقار اور انصاف کے حصول تک ہر فورم پر ان کی آواز بلند کرتی رہے گی

بقیہ 29

ڈیجیٹل نمائندے سرکاری نظام کے ساتھ براہِ راست رابطہ قائم کر کے مطلوبہ کارروائی مختصر وقت میں مکمل کر سکیں گے۔ رپورٹ کے مطابق اس ٹیکنالوجی کا ایک بڑا فائدہ شہری منصوبہ بندی اور جائیداد کے شعبے کو بھی ہوگا جہاں خریدار اور سرمایہ کار مستقبل میں تیار ہونے والے منصوبوں اور عمارتوں کا منظر پہلے ہی ورچوئل طور پر دیکھ سکیں گے۔ علاوہ ازیں ماہرین کا کہنا ہے کہ اس پیش رفت سے دبئی کی سمارٹ سٹی حکمت عملی مزید مضبوط ہوگی اور مستقبل میں شہری خدمات، کاروباری سرگرمیوں اور سرمایہ کاری کے شعبوں میں رفتار اور سہولت مزید بہتر ہونے کی توقع ہے جس سے عالمی سطح پر شہر کی مسابقتی حیثیت مزید مستحکم ہو سکتی ہے۔

بقیہ 30

داخلی راستوں کے علاوہ ریڈ زون میں سیف سٹی کیمروں سے براہ راست مانیٹرنگ کی جائے گی۔ ٹریفک انتظامات کو حتمی شکل دیدی گئی۔ چیف ٹریفک آفیسر اطہر وحید کے مطابق شہر کے داخلی و خارجی راستوں پر اضافی نفری جبکہ ریڈ زون کی چھتوں پر کیمرے نصب کر کے آپریشنل کیے جائیں گے، براہ راست مانیٹرنگ ہوگی۔ ایس پی آپریشنز سیف سٹی محمد شفیق نے کہا کہ ایس او پیز پر عمل درآمد یقینی بنانے کے لیے ریسکیو اور پولیس سمیت 15 محکموں کی مشترکہ ٹیمیں متحرک رہیں گی۔

بقیہ 31

تقریب کے آغاز پر دونوں ممالک کے قومی ترانے بجائے گئے، مسلح افواج کے چاق و چوبند دستے نے ازبکستان کے صدر کو گارڈ آف آنر پیش کیا، شوکت مرزائیوف نے گارڈ آف آنر کا معائنہ کیا۔ وزیر اعظم شہباز شریف نے کابینہ کے ارکان کو ازبکستان کیصدر سے متعارف کرایا جبکہ شوکت مرزائیوف نے اپنے وفد کے ارکان کا وزیر اعظم محمد شہباز شریف سے تعارف کرایا۔ شوکت مرزائیوف کے ہمراہ اعلیٰ سطحی وفد بھی پاکستان پہنچا ہے جس میں وفاقی کابینہ کے سینئر وزراء اور کاروباری شخصیات شامل ہیں۔ ازبکستان کے صدر وزیر اعظم کے ساتھ وفود کی سطح پر مذاکرات میں شرکت سمیت صدر مملکت سے ملاقات کریں گے اور پاک۔ ازبکستان بزنس فورم سے خطاب بھی کریں گے۔ اس موقع پر دوطرفہ تعلقات کے تمام پہلوؤں کا جائزہ لیا جائے گا اور تجارت، توانائی، دفاع، تعلیم، عوامی روابط اور علاقائی روابط سمیت مختلف شعبوں میں تعاون کو مزید فروغ دینے کے لیے نئی راہیں تلاش کی جائیں گی۔ ازبکستان کے صدر شوکت مرزائیوف کا پاکستان کا دوسرا دورہ ہے جو پاکستان اور ازبکستان کے دوطرفہ تعلقات میں مثبت پیش رفت اور دونوں برادر ممالک کے درمیان برادرانہ تعلقات کی عکاسی کرتا ہے۔ یہ تعلقات مشترکہ تاریخ، مشترکہ عقیدے اور وسطی و جنوبی ایشیا میں امن و خوشحالی کی مشترکہ امنگوں پر مبنی ہیں۔

بقیہ 32

نے محترمہ خوون سوڈاری کو کمبوڈیا کی قومی اسمبلی کی پہلی خاتون صدر منتخب ہونے پر مبارکباد دیتے ہوئے اسے صنفی مساوات اور شمولیتی قیادت کے فروغ کی ایک اہم سنگِ میل قرار دیا۔ سید یوسف رضا گیلانی نے کمبوڈیا کی قیادت اور عوام کو سماجی و اقتصادی ترقی اور سیاسی استحکام پر مبارکباد پیش کی اور کہا کہ پاکستان اور کمبوڈیا کے تعلقات باہمی احترام، مشترکہ مفادات اور کثیر الجہتی فورمز پر قریبی تعاون پر مبنی ہیں۔ انہوں نے علاقائی تعاون اور پارلیمانی سفارت کاری میں کمبوڈیا کے فعال کردار کو سراہا اور اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی رکنیت (262025) کے لیے پاکستان کی حمایت پر کمبوڈیا کا شکریہ ادا کیا۔ پارلیمانی تعاون پر زور دیتے ہوئے چیئرمین سینیٹ نے پارلیمانی فرینڈ شپ گروپس، ادارہ جاتی مکالمے اور بین الپارلیمانی فورمز بالخصوص ایشیائی پارلیمانی اسمبلی کے ذریعے روابط کو مزید مستحکم کرنے کے پاکستان کے عزم کا اعادہ کیا۔ چیئرمین سینیٹ نے کمبوڈیا کے ساتھ اپنے ذاتی روابط کا حوالہ دیتے ہوئے ایشیا پیسفک کمبوڈیا کانفرنس 2019 میں شرکت، سابق وزیر اعظم ہن سین سے ملاقاتوں، جولائی 2023 میں بطور بین الاقوامی الیکشن مبصر کمبوڈیا کے دورے اور حالیہ بین الاقوامی فورمز کے موقع پر اعلیٰ قیادت سے ملاقاتوں کو پاکستان کی جنوب مشرقی ایشیا کی جانب اسٹریٹجک سفارتی رسائی کا مظہر قرار دیا۔ انہوں نے نومبر 2025 میں اسلام آباد میں منعقد ہونے والی انٹر پارلیمانی اسپیکرز کانفرنس (ISC) کو پارلیمانی سفارت کاری کا ایک تاریخی اقدام قرار دیتے ہوئے کمبوڈیا کی شرکت اور آئندہ اس کانفرنس کی میزبانی میں دلچسپی پر اظہارِ قدردانی کیا۔ ملاقات میں دونوں فریقین نے تجارت، سرمایہ کاری، ماحولیاتی تبدیلی سے نمٹنے، دفاعی مکالمے، عوامی روابط اور ثقافتی سفارت کاری کے شعبوں میں تعاون بڑھانے پر اتفاق کیا جبکہ پاکستان کی گندھارا تہذیب میں موجود بدھ مت ورثے کو بھی ثقافتی روابط کا اہم ذریعہ قرار دیا گیا۔ چیئرمین سینیٹ نے کمبوڈیا کے ساتھ دوطرفہ تعلقات کو مزید گہرا کرنے کے پاکستان کے پختہ عزم کا اعادہ کرتے ہوئے اعلیٰ سطحی پارلیمانی روابط کے تسلسل کو امن، رابطہ سازی اور جامع ترقی کے فروغ کے لیے ناگزیر قرار دیا۔ اس موقع پر چیئرمین سینیٹ کے ہمراہ سینیٹر ڈاکٹر زرقا سہروردی تیمور، سینیٹر عابد شیر علی، سینیٹر ضمیر حسین گھمرو اور چیئرمین سینیٹ کے مشیر و انٹر پارلیمانی اسپیکرز کانفرنس کے سفیر مصباح کھر بھی موجود تھے۔

بقیہ 33

سے اظہارِ یکجہتی کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ وزیر اعلیٰ پنجاب، وزیر اعظم پاکستان اور میاں نواز شریف کی جانب سے کشمیری عوام کے ساتھ مکمل یکجہتی کا اظہار کرتی ہیں، کشمیری دنیا کی ایک باہمت اور مضبوط قوم ہیں جو اللہ اکبر اور پاکستان زندہ باد کے نعرے لگاتے ہوئے اپنے سینوں پر گولیاں کھا رہے ہیں۔ صوبائی وزیر کا کہنا تھا کہ بھارتی فوج نہتے کشمیریوں پر ظلم کر رہی ہے اور خواتین بھی بھارتی جارحیت سے محفوظ نہیں، سات دہائیوں سے جاری مظالم کے باوجود آٹھ لاکھ بھارتی فوج بھی کشمیری عوام کے حوصلے پست نہیں کر سکی، آج مقبوضہ کشمیر دنیا کی سب سے بڑی جیل بن چکا ہے۔ عظمیٰ بخاری نے کہا کہ کشمیری عوام کو پاکستان کی جانب سے سلام پیش کیا جاتا ہے اور بھارت کو مقبوضہ کشمیر پر قابض ہوئے 2 ہزار 375 دن مکمل ہو چکے ہیں لیکن اس کے باوجود کشمیری عوام آج بھی ڈٹے ہوئے ہیں، پاکستان ہر فورم پر کشمیریوں کی سیاسی، سفارتی اور اخلاقی حمایت جاری رکھے گا۔ انہوں نے مزید کہا ہے کہ کشمیری قوم جھکنے والی نہیں ہے اور پاکستان کی خارجہ پالیسی کشمیریوں کے ذکر کے بغیر مکمل نہیں ہوسکتی، انہوں نے امید ظاہر کی کہ بہت جلد مقبوضہ کشمیر کو آزاد ہوتا دیکھا جائے گا۔

بقیہ 34

مکمل یکجہتی کا اظہار کیا۔ بلوچ طلبہ اور اساتذہ نے کہا کہ یوم یکجہتی کشمیر کے موقع پر وہ کشمیری بھائیوں کو یہ پیغام دینا چاہتے ہیں کہ ہم آپ کے ساتھ ہیں اور ہر دم ساتھ رہیں گے۔ بلوچ طلبہ نے بھارت کے لیے واضح پیغام دیتے ہوئے کہا کہ پاکستان ایک مضبوط فوج رکھتا ہے اور کشمیر کبھی بھارت کا نہیں ہوسکتا، کشمیر پاکستان کا تھا، ہے اور رہے گا۔ اساتذہ کی جانب سے شہدائے کشمیر کو بھی خراجِ تحسین پیش کیا گیا۔ اساتذہ نے اس موقع پر کہا کہ طلبہ کی دیرینہ خواہش تھی کہ وہ خود کشمیر آ کر اس کی حقیقت کو قریب سے جانیں۔ دورے کے دوران بلوچستان کے طلبہ اور اساتذہ نے پاکستان، کشمیر اور افواجِ پاکستان کے حق میں نعرے بھی بلند کیے۔ بلوچ طلبہ کا آزاد کشمیر کا یہ دورہ مسئلہ کشمیر سے ملک بھر کے عوام کی اصولی وابستگی کا ثبوت قرار دیا گیا۔

بقیہ 35

سعید نے بتایا کہ ہلاک ملزم کے خلاف چھ مختلف تھانوں میں قتل اور اقدامِ قتل کے متعدد مقدمات درج تھے، ملزم کئی برسوں سے پولیس کو مطلوب تھا اور اجرت پر قتل کی وارداتوں میں ملوث رہا۔ پولیس حکام نے بتایا کہ میر اسلم عرف میرو نے سات سال قبل حمیداللہ نامی شہری کو 10 لاکھ روپے کے عوض قتل کیا تھا، اسی طرح چار سال قبل اسماعیل نامی شہری کے قتل میں بھی وہ ملوث تھا۔ سی سی پی او کے مطابق ملزم نے چھ سال قبل تنگی چارسدہ میں زلے نامی شہری کو ڈیڑھ لاکھ روپے کے عوض قتل کیا تھا، ملزم نے اجرت لے کر پشاور اور مردان کے مختلف علاقوں میں قتل کی متعدد وارداتیں انجام دیں۔ پولیس کے مطابق ہلاک ملزم اجرتی قتل کے کیسز میں انتہائی مطلوب تھا۔

بقیہ 36

ظفروال کنگرہ روڈ پر وڈالہ گاؤں کے قریب ظفروال سے کنگرہ جانے والی کار اور سامنے سے آنیوالی تیز رفتار موٹر سائیکل آپس میں ٹکرا گئے جس کے نتیجہ میں موٹر سائیکل سوار دو افراد 46 سالہ تنویر ولد بوٹا اور 41 سالہ غلام مصطفیٰ ولد اکبر زخموں کی تاب نہ لا کر موقع پر ہی جاں بحق ہو گئے۔ دونوں کا تعلق گاؤں پنڈی دیوتی سے ہے۔ اطلاع ملتے ہی ریسکیو 1122 کی ٹیم جائے حادثہ پر پہنچ گئی اور جاں بحق افراد کی لاشوں کو لواحقین کے کہنے پر گھر منتقل کر دیا۔ مقامی پولیس مصروف تفتیش ہے۔

بقیہ 37

فیضان احمد کے مطابق چوتھے روز مارکیٹس میں 10 لاکھ سے زائد گڈے پتنگیں فروخت ہوئیں جب کہ 20 ہزار سے زائد پنے فروخت ہوئے۔ انہوں نے بتایا کہ ڈیڑھ تاوا گڈا 700 روپے، ایک تاوا 400 روپے اور پونا تاوا 300 روپے میں فروخت کیا جا رہا ہے، دو پیس کا پنا 12 سے 15 ہزار کا فروخت ہو رہا ہے۔ ملک فیضان نے کہا کہ پہلے روز 16 کروڑ روپے، دوسرے روز 18 کروڑ روپے، تیسرے روز 20 کروڑ روپے جب کہ چوتھے روز 68 کروڑ کی خرید و فروخت ہوئی۔ انہوں نے بتایا کہ اندرون موچی گیٹ مارکیٹ، اسلامپورہ، سانده، سمن آباد، نوناریاں اور اچھرہ سمیت دیگر علاقوں میں پتنگوں، گڈوں اور پنوں کی خرید و فروخت جاری ہے۔

بقیہ 38

میں شہری جمع ہوگئے۔ مریم نواز شریف نے شہریوں سے بات چیت، بچوں سے اظہار شفقت کیا، سیلفیاں بھی بنوائیں، وزیر اعلیٰ نے عوام کو روکنے والے سکیورٹی اہلکاروں کو ہٹا دیا۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نے پیلی شرٹ میں معصوم بچی کو دیکھ کر اظہار مسرت کیا، ہاتھ ملایا، ننھے شہری نے آ کر وزیر اعلیٰ مریم نواز شریف سے ہاتھ ملایا۔ ایک نوجوان گود میں اپنے شیر خوار بچے کو اٹھا کر مریم نواز شریف کے پاس پہنچ گیا وزیر اعلیٰ نے بچے کو دعائیں دیں۔ شہری نے وزیر اعلیٰ سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ہر بندہ آپ کی تعریف کرتا ہے، آپ کے کام کو سب پسند کرتے ہیں۔ آرمی یونیفارم میں ملبوس بچے کو دیکھ کر مریم نواز شریف نے کہا کہ آپ تو فوجی بھائی بنے ہوئے ہیں، وزیر اعلیٰ نے ننھے بچے سے مصافحہ اور پیار کیا۔ کراچی سے آئے شہری نے کہا کہ مریم نواز شریف کا کام حیران کن حد تک بہترین ہے اور نظر آتا ہے، مریم نواز کراچی آ جائیں۔ اس موقع پر وزیر اعلیٰ مریم نواز شریف نے سیفٹی راڈ کے بغیر بائیک سوار کو راڈ لگوانے کی ہدایت کی اور کہا کہ کسی بھی کیمپ پر جا کر مفت سیفٹی راڈ لگوا سکتے ہیں۔ مریم نواز نے کہا کہ سیفٹی راڈ آپ کی اپنی سلامتی کیلئے ہے، مجھے آپ کی پرواہ ہے، بسنت پر موٹر سائیکل چلانے پر پابندی نہیں لیکن اگر سیفٹی راڈ نہ لگایا تو بائیک بند ہو جائے گی، حفاظتی اقدامات عوام کی حفاظت کے لئے ہیں۔

بقیہ 39

جدوجہد آزادی کشمیر کے ہر قائد اور شہری کو سلام عقیدت پیش کرتے ہیں، کشمیری اپنے بچے تک قربان کر سکتے ہیں مگر حق آزادی سے دستبردار نہیں ہوسکتے، بابائے قوم نے کشمیر کو پاکستان کی شہ رگ قرار دیا، یہ ہماری خارجہ پالیسی کی بنیاد ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ مسئلہ کشمیر کا پائیدار حل کشمیریوں کی امنگوں اور سلامتی کونسل کی قراردادوں پر عمل درآمد سے ہی ممکن ہے، کشمیریوں کا حقوق خودارادیت کا مطالبہ پورا ہونے تک پاکستان اپنی حمایت جاری رکھے گا، مقبوضہ وادی کے کونے کونے سے کشمیر بنے گا پاکستان کی آواز گونج رہی ہے، عظیم قربانیوں کے نتیجے میں جلد کشمیر کی آزادی ممکن ہوگی۔ شہباز شریف نے کہا کہ معرکہ حق میں پاکستان نے بھارت کو ذلت آمیز شکست سے دوچار کیا، اللہ کے کرم، قوم کی دعاؤں اور پاک فوج کی پیشہ ورانہ کارکردگی کی بدولت شاندار فتح نصیب ہوئی، فیلڈ مارشل کی قیادت میں بھارت کو دی گئی شکست ان کی نسلیں بھی نہیں بھولیں گی، معرکہ حق میں شاندار فتح سے کشمیر کا مسئلہ پوری دنیا میں اجاگر ہوا۔ وزیر اعظم کا کہنا تھا کہ عسکری اور سفارتی محاذ پر بھارتی جھوٹ کا بیانیہ دفن ہوگیا، بھارت ذلت آمیز شکست کے بعد اپنی پراکسی کے ذریعے پاکستان میں دہشت گردی کرا رہا ہے، خارجہ محاذ پر بھی پاکستان نے زبردست کامیابیاں حاصل کی ہیں، مسئلہ کشمیر کامیابی سے اجاگر کرنے پر نائب وزیر اعظم کی کوششیں لائق تحسین ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بھارت کے جارحانہ، توسیع و تسلط پسندانہ عزائم ترک کرنے تک خطے میں امن قائم نہیں ہوسکتا، ہماری بہادر افواج بھارتی کٹھ پتلیوں کا وہی حشر کریں گے جو معرکہ حق میں بھارتی طیاروں کا ہوا۔ ان کا کہنا تھا کہ فلسطین اور کشمیر کے عوام کو ان کی مرضی کے مطابق جینے کا حق دینا ضروری ہے، پاکستان نے اہم اسلامی ممالک کے ساتھ مل کر غزہ میں قیام امن کیلئے عملی اقدامات کئے، ہم امن چاہتے ہیں لیکن یہ امن برابری کی سطح پر قائم ہوسکتا ہے، آزاد کشمیر حکومت کے ساتھ مل کر علاقے میں انفرااسٹرکچر بہتر بنانے کا عمل جاری رکھیں گے۔ وزیر اعظم شہباز شریف نے مہاجرین کا وظیفہ 3500 سے بڑھا کر 6 ہزار روپے ماہانہ کرنے کا اعلان کیا اور کہا کہ قائد نواز شریف کے وژن کے مطابق کشمیر کاز اور قومی ترقی کے اہداف حاصل کریں گے، کشمیر نوجوانوں کو تکنیکی تعلیم کیلئے دانش یونیورسٹی کا سب کیمپس مظفر آباد میں قائم کیا جائے گا، مظفر آباد میں اسلام آباد کی طرز کا خدمت سینٹر بھی بنایا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ رواں سال 2 ہزار 96 کشمیر طلبہ کو لیپ ٹاپس دیئے گئے، مزید 1700 کشمیری طلبہ کو لیپ ٹاپ فراہم کریں گے، ایجوکیشن بینوولنٹ فنڈ کے ذریعے کشمیری نوجوان دنیا کی بہترین جامعات میں تعلیم حاصل کریں گے۔ وزیر اعظم نے آزاد کشمیر میں سکولوں کی چھتوں کی تعمیر و مرمت کیلئے ایک ارب روپے فنڈز دینے کا بھی اعلان کیا۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم آزاد کشمیر فیصل ممتاز راٹھور نے کہا کہ ڈھائی ماہ میں وزیر اعظم شہباز شریف کا یہاں تیسرا دورہ ہے، ہندوستان نے جموں و کشمیر کے لوگوں پر 8 لاکھ افواج مسلط کی ہوئی ہے، بھارتی فوج کشمیریوں کی سوچ پر پہرہ نہیں لگا سکتی، کشمیری شہدا کو خراج عقیدت پیش کرتا ہوں۔ ان کا کہنا تھا کہ پاکستان کی تمام سیاسی قیادتوں نے کشمیر کے معاملے پر سنجیدگی کا اظہار کیا، سیاسی جماعتوں کا ہمیشہ کشمیریوں پر دستِ شفقت رہا، وزیر اعظم شہباز شریف کا بھی شکر گزار ہوں، انہوں نے کشمیر کو دانش سکول کا تحفہ دیا۔ فیصل راٹھور نے کہا کہ دنیا کے سامنے بھارت کا مکروہ چہرہ بے نقاب ہو چکا ہے، ہم پاکستانی ہیں اور پاکستان ہمارا ہے، پاکستان سے ہمارے رشتے کو دنیا کی کوئی سازش کمزور نہیں کر سکتی، تحریک تکمیل کشمیر ہی تحریک تکمیل پاکستان ہے۔ آزاد جموں و کشمیر قانون ساز اسمبلی کے سپیکر چودھری لطیف اکبر نے کہا ہے کہ یوم یکجہتی کشمیر کے موقع پر مظفر آباد آمد پر وزیر اعظم محمد شہباز شریف کے مشکور ہیں، تنازعہ کشمیر اقوام متحدہ کا نامکمل ایجنڈا ہے، بھارت کے کشمیر کے خصوصی حیثیت ختم کرنے سے متعلق یکطرفہ اقدامات ناقابل قبول ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ بھارتی اقدامات اقوام متحدہ کی قراردادوں کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہیں، کشمیریوں کے دل پاکستانیوں کے ساتھ دھڑکتے ہیں، وہ دن دور نہیں جب کشمیری بھارتی تسلط سے آزاد ہوں گے۔

پانچ فروری کو منانے کا مقصد کشمیری عوام کی آواز کو اقوامِ عالم تک پہنچانا ہے، بلال اکبر خان

بدقسمتی سے آج تک عالمی برادری کشمیری عوام کو انصاف دلانے میں ناکام رہی ہے، وزیر ٹرانسپورٹ

لاہور (این این آئی) صوبائی وزیر ٹرانسپورٹ اینڈ ماس ٹرانزٹ بلال اکبر خان نے کہا ہے کہ پانچ فروری کو منانے کا مقصد کشمیری عوام کی مظلومیت اور ان کی آواز کو اقوام عالم کے کانوں تک پہنچانا ہے، بدقسمتی سے آج تک عالمی برادری کشمیری عوام کو انصاف دلانے میں ناکام رہی ہے۔ یومِ یکجہتی کشمیر کے موقع پر اپنے پیغام میں بلال اکبر خان نے کہا کہ نام نہاد دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت ہونے کے دعوے دار بھارت نے مقبوضہ کشمیر میں کشمیریوں کی زندگی اجیرن بنا (بقیہ نمبر 15)

ملک بھر کی 13 پروازیں منسوخ، 48 میں تاخیر

کراچی (این این آئی) انتظامی معاملات کے باعث ملک بھر کی 13 پروازیں منسوخ اور 48 پروازیں تاخیر کا شکار ہوئیں۔ کراچی سے لاہور کی پروازوں میں غیر معمولی تاخیر اور منسوخی کی وجہ سے شائقین بسنت کو پریشانی کا سامنا ہے۔ فلائٹ شیڈول کے مطابق لاہور سے (بقیہ نمبر 16)

وزیر اطلاعات پنجاب عظمیٰ بخاری یوم یکجہتی کشمیر کی مناسبت سے منعقدہ ریلی کی قیادت کر رہی ہیں۔

بسنت کے دوران موٹر سائیکل بند، شہری فری ٹرانسپورٹ استعمال کریں، مریم اورنگزیب

جدید ٹیکنالوجی اور سائنسی ڈیٹا کی بنیاد پر سموگ کی صورتحال میں واضح بہتری آئی ہے جبکہ اے آئی بیسڈ مانیٹرنگ اور جی ایس میپنگ کے ذریعے آلودگی پر موثر کنٹرول کیا جارہا ہے

لاہور (بیورو رپورٹ) سینئر صوبائی وزیر مریم اورنگزیب نے کہا ہے کہ بسنت فیسٹیول کے دوران شہری اپنے بچوں اور ماحول کے تحفظ کا خاص خیال رکھیں، موٹر سائیکل پر پابندی ہوگی، شہری فری ٹرانسپورٹ استعمال کریں۔ مریم اورنگزیب نے واضح کیا کہ بسنت کے دوران شہری کم سے کم گاڑیوں کو سڑکوں پر لائیں اور فری حکومتی ٹرانسپورٹ استعمال کریں تاکہ آلودگی میں مزید کمی لائی جاسکے، موٹر سائیکل پر پابندی ہوگی۔ ان (بقیہ نمبر 20)

محکمہ ریلویز نے جعفر ایکسپریس کو 5 روز بعد بحال کر دیا

لاہور (این این آئی) محکمہ ریلویز نے کوئٹہ سے پشاور کیلئے جعفر ایکسپریس کو بحال کر دیا۔ ریلوے حکام کے مطابق کوئٹہ سے پشاور کے لیے جعفر ایکسپریس کو 5 روز بعد بحال کیا گیا ہے، جو پشاور کیلئے روانگی کا بتایا گیا اس کے علاوہ چمن کے لیے پسنجر ٹرین بھی 5 روز بعد بحال کر دی (بقیہ نمبر 22)

ملک بھر میں لاپتا افراد کے کیسز کی تعداد 10 ہزار 806 تک پہنچ گئی

اسلام آباد (این این آئی) ملک بھر میں لاپتا افراد کے کیسز کی تعداد 10 ہزار سے تجاوز کر گئی۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق ملک بھر میں لاپتا افراد کے کیسز کی تعداد 10 ہزار 806 تک پہنچ گئی ہے۔ جنوری 2026 تک ملک بھر میں 9 ہزار 259 لاپتا افراد کے کیسز نمٹا دیے گئے تھے اور ایک ہزار 547 تا حال زیر تفتیش ہیں۔ خیبر پختونخوا میں 970 اور پنجاب میں 211 (بقیہ نمبر 23)

وفاقی محتسب کے حکم پر درخواست گزار کا پندرہ سال سے بلاک شناختی کارڈ ایک ماہ کے اندر کھلوا دیا گیا

کوئٹہ (این این آئی) درخواست گزار محمد نے وفاقی محتسب کوئٹہ میں شکایت درج کرواتے ہوئے کہا کہ انہیں پچھلے پندرہ برس سے نادرا آفس والے خوار کر رہے ہیں۔ تمام ثبوت اور ریکارڈ پیش کرنے کے باوجود ان کی شنوائی نہیں ہو رہی۔ متعدد بار کمیٹیوں میں بھی پیش ہو چکے (بقیہ نمبر 26)

کشمیری عوام کئی دہائیوں سے ظلم و جبر کا سامنا کر رہے ہیں، عالمی برادری نوٹس لے، سینیٹر روبینہ خالد

اقوامِ متحدہ کی قراردادوں کے مطابق کشمیریوں کو حقِ خودارادیت دیا جائے، چیئرپرسن بی آئی ایس پی

اسلام آباد (این این آئی) چیئرپرسن بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام سینیٹر روبینہ خالد نے کہا ہے کہ کشمیری عوام کئی دہائیوں سے ظلم و جبر کا سامنا کر رہے ہیں، عالمی برادری نوٹس لے، اقوامِ متحدہ کی قراردادوں کے مطابق کشمیریوں کو حقِ خودارادیت دیا جائے۔ جمعرات 5 فروری کو یوم یکجہتی کشمیر کے موقع پر اپنے خصوصی پیغام میں انہوں نے کہا کہ یومِ یکجہتی کشمیر مظلوم کشمیری (بقیہ نمبر 21)

لاہور: امیر جماعت اسلامی حافظ نعیم الرحمن مال روڈ پر یکجہتی کشمیر ریلی کے شرکاء سے خطاب کر رہے ہیں۔

کنوارے ہونے کی بنیاد پر رہائشی سہولت سے محروم کرنا غیر قانونی و غیر آئینی قرار

ازدواجی حیثیت یا جنس کی بنیاد پر کنوارا ہونا رہائش سے انکار کی کوئی قانونی وجہ نہیں بن سکتی، فوسپاہ

اسلام آباد (این این آئی) خواتین کو کام کی جگہ پر ہراسانی سے تحفظ دینے والی وفاقی محتسب (فوسپاہ) نے کنوارے مردوں اور خواتین کو رہائشی سہولت سے محروم کرنے سے متعلق تمام قوانین کو غیر آئینی و غیر قانونی قرار دے دیا۔ وفاقی محتسب نے پاکستان کے کرایہ داری قوانین سے متعلق تاریخی فیصلہ دیتے ہوئے کہا ہے کہ بیچلرز مردوں اور خواتین کو رہائشی سہولت سے محروم کرنے والی کسی بھی قسم کی پالیسی یا روایت غیر قانونی، امتیازی سلوک پر مبنی اور ابتدا ہی سے کالعدم ہے۔ یہ فیصلہ (بقیہ نمبر 27)

پاکستانی عوام کے دل اپنے کشمیری بھائیوں اور بہنوں کے ساتھ دھڑکتے ہیں، بلاول بھٹو

مقبوضہ کشمیر میں گزشتہ سات دہائیوں سے بھارتی بربریت اور سنگین انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں جاری ہیں

کراچی (بیورو رپورٹ) پاکستان پیپلز پارٹی کے چیئرمین بلاول بھٹو زرداری نے یوم یکجہتی کشمیر کے موقع پر اپنے پیغام میں کہا ہے کہ پاکستان کے عوام کے دل اپنے کشمیری بھائیوں اور بہنوں کے ساتھ دھڑکتے ہیں، وہ ان کی جدوجہدِ آزادی میں ان کے شانہ بشانہ کھڑے ہیں۔ بلاول بھٹو زرداری نے کہا کہ مقبوضہ کشمیر میں گزشتہ سات دہائیوں سے بھارتی بربریت اور سنگین انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں جاری ہیں تاہم (بقیہ نمبر 28)

یومِ یکجہتی کشمیر، پنجاب بھر میں کشمیری عوام سے بھرپور اظہارِ یکجہتی کیا جارہا ہے، سہیل شوکت بٹ

کشمیر کاز پر پوری قوم اور افواج متحد ہیں، کشمیریوں کی ہر سطح پر حمایت جاری رکھیں گے، صوبائی وزیر سوشل ویلفیئر

لاہور (این این آئی) یوم یکجہتی کشمیر کے موقع پر صوبائی وزیر سوشل ویلفیئر و بیت المال پنجاب سہیل شوکت بٹ نے اپنے خصوصی پیغام میں کہا ہے کہ وزیراعظم پاکستان کی قیادت میں آج یوم کشمیر بھرپور قومی جذبے اور ملی جوش و جذبے کے ساتھ منایا جارہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز کی خصوصی ہدایات پر پنجاب بھر میں کشمیری عوام کے ساتھ مکمل یکجہتی کا اظہار کیا جارہا ہے اور مختلف تقاریب کے ذریعے مظلوم کشمیریوں کی جدوجہد آزادی کو خراج (بقیہ نمبر 17)

ٹرمپ کے چکر میں پڑنے کی بجائے حکمران کشمیر پر ذمہ داری پوری کریں، حافظ نعیم الرحمن

اہل کشمیر تکمیل پاکستان کی جنگ لڑ رہے ہیں، امیر جماعت اسلامی کا ریلی سے خطاب

لاہور (این این آئی) امیر جماعت اسلامی پاکستان حافظ نعیم الرحمن نے کہا ہے کہ کشمیری تکمیل پاکستان کی جنگ لڑ رہے ہیں، پاکستان کے حکمران ٹرمپ کی خوشنودی کے چکر میں پڑے رہنے کی بجائے کشمیر پر اپنی ذمہ داری پوری کریں، آزاد کشمیر کو حقیقی معنوں میں تحریک آزادی کشمیر کا بیس کیمپ بنایا جائے۔ جماعت اسلامی اور پوری پاکستانی قوم کشمیریوں کے ساتھ کھڑی ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے مال روڈ پر یوم یکجہتی کشمیر کے موقع پر نکالی گئی ریلی سے (بقیہ نمبر 18)

لاہور: وزیر اقلیتی امور رمیش سنگھ اروڑہ اور برطانوی پولیٹیکل قونصلر مارک بیل گوردوارہ ڈیرہ صاحب لاہور کا دورہ کر رہے ہیں۔

ازبکستان کے صدر شوکت مرزائیوف پاکستان کے دو روزہ دورے پر اسلام آباد پہنچنے پر تپاک استقبال

ازبکستان کے صدر خصوصی طیارے سے باہر آئے تو صدر مملکت اور وزیراعظم ان کا خیر مقدم کیا، رپورٹ

اسلام آباد (این این آئی) ازبکستان کے صدر شوکت مرزائیوف پاکستان کے دو روزہ دورے پر اسلام آباد پہنچ گئے۔ نور خان ائیر بیس پہنچنے پر صدر مملکت آصف علی زرداری اور وزیرِ اعظم شہباز شریف نے ازبک صدر کا پرتپاک استقبال کیا۔ اس موقع پر وفاقی وزیر اطلاعات و نشریات عطاء اللہ تارڑ اور معاون خصوصی ہارون اختر خان بھی موجود تھے۔ ازبکستان کے صدر خصوصی طیارے سے باہر آئے تو صدر مملکت آصف علی زرداری اور وزیراعظم محمد شہباز شریف نے ان کا (بقیہ نمبر 19)

پنجاب حکومت کشمیری عوام کے ساتھ مکمل یکجہتی کے ساتھ کھڑی ہے، رمیش سنگھ اروڑا

کشمیر کاز پر پوری قوم، تمام مذاہب اور اقلیتیں متحد ہیں، صوبائی وزیر اقلیتی امور، انسانی حقوق

لاہور (این این آئی) یوم یکجہتی کشمیر کے موقع پر صوبائی وزیر اقلیتی امور پنجاب رمیش سنگھ اروڑا نے اپنے خصوصی پیغام میں کہا ہے کہ وزیراعظم پاکستان کی قیادت میں حکومتِ پاکستان کشمیری عوام کے حقِ خودارادیت کی بھرپور حمایت جاری رکھے ہوئے ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز کی قیادت میں پنجاب حکومت کشمیری عوام کے ساتھ مکمل طور پر کھڑی ہے اور ہر (بقیہ نمبر 25)

اڈیالا جیل میں منشیات کے مقدمے میں قید ملزم ہسپتال میں انتقال کر گیا

راولپنڈی (این این آئی) راولپنڈی کے اڈیالا جیل میں منشیات کے مقدمے میں قید ایک شخص ہسپتال میں انتقال کر گیا جیل ذرائع کے مطابق قیدی کو صحت کی خرابی کے باعث راولپنڈی انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی منتقل کیا (بقیہ نمبر 24)

کراچی: یوم یکجہتی کشمیر کے موقع پر پیپلز چورنگی سے مزار قائد تک منعقدہ ریلی کے اختتام پر وزیر اعلیٰ سندھ سید مراد علی شاہ میڈیا سے گفتگو کر رہے ہیں۔

گورنمنٹ مہران کالج مورو کے سابقہ پرنسپل مرحوم پروفیسر نور محمد سومرو کی دعا کے موقع پر الصادق کالونی مورو میں ایک پروقار اور روحانی تقریب کا انعقاد کیا گیا

تقریب میں زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والی ممتاز شخصیات نے بڑی تعداد میں شرکت کی

مورو۔ (رپورٹ: سندھی الطاف سومرو) گورنمنٹ مہران کالج مورو کے سابقہ پرنسپل مرحوم پروفیسر نور محمد سومرو کی دعا کے موقع پر الصادق کالونی مورو میں ایک پروقار اور روحانی تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ تقریب میں زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والی ممتاز شخصیات نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ شرکا نے مرحوم پروفیسر نور محمد سومرو کی علمی، اخلاقی اور سماجی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا اور ان کے ایصال ثواب کے لیے مل کر دعا کی۔ اس موقع پر مرحوم پروفیسر نور محمد سومرو کے بڑے صاحبزادے انیس سومرو کو روایتی طور پر پگڑی پہنائی گئی جسے خاندان کے وقار اور ذمہ داری کی علامت کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ تقریب کے دوران خیراتی کھانے کا بھی اہتمام کیا گیا جہاں شرکاء نے مرحوم پروفیسر نور محمد سومرو کی مغفرت کے لیے دعا کی اور محبت واحترام کے ساتھ ان کی یاد کو تازہ کیا۔ اللہ تعالیٰ پروفیسر نور محمد سومرو مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

حضرت محمد عثمان مروندی المعروف قلندر لعل شہباز کے 751ویں عرس کی تقریبات جاری ہیں

ملک بھر سے زائرین کی آمد شروع ہوگئی ہے۔ اس سلسلے میں مورو بائی پاس سے گارڈن سٹی دادو روڈ تک مقامی دوکانداروں نے اپنی ریڑھے، سندل اور گاڑیوں سے سڑک بلاک کردی ہے

مورو۔ (رپورٹ: سندھی الطاف سومرو) حضرت محمد عثمان مروندی المعروف قلندر لعل شہباز کے 751ویں عرس کی تقریبات جاری ہیں۔ ملک بھر سے زائرین کی آمد شروع ہوگئی ہے۔ اس سلسلے میں مورو بائی پاس سے گارڈن سٹی دادو روڈ تک مقامی دوکانداروں نے اپنی ریڑھے، سندل اور گاڑیوں سے سڑک بلاک کردی ہے جس سے ٹریفک بلاک ہوگئی ہے۔ سڑک کئی گھنٹوں سے بند ہے، ٹریفک پولیس اور دیگر انتظامیہ غائب ہے۔ جس کی وجہ سے حضرت قلندر لعل شہباز کے زائرین اپنے معصوم بچے اور خواتین سمیت پھنسے ہوئے ہیں۔ ڈی آئی جی شہید بینظیر آباد، ایس ایس پی نوشہرو فیروز، ٹریفک پولیس، موٹروے پولیس اور مورو پولیس ٹریفک کی روانی کو بحال کرنے کے لیے فوری طور پر نفری تعینات کریں اور قبضہ مافیا کے خلاف قانونی کارروائی کریں۔

لوئر کرم: شدید بارشوں کے باعث بوسیدہ مکان کی چھت گرنے سے ایک بچہ جاں بحق، دو افراد زخمی

لوئر کرم کے علاقے جنڈڑی میں شدید بارشوں کے نتیجے میں ایک بوسیدہ دومنزلہ مکان کی چھت گرنے سے 13 سالہ محمد صابر ولد عبدالقادر موقع پر جاں بحق ہوگیا

کرم) بیورو رپورٹ) لوئر کرم: شدید بارشوں کے باعث بوسیدہ مکان کی چھت گرنے سے ایک بچہ جاں بحق، دو افراد زخمی۔ لوئر کرم کے علاقے جنڈڑی میں شدید بارشوں کے نتیجے میں ایک بوسیدہ دومنزلہ مکان کی چھت گرنے سے 13 سالہ محمد صابر ولد عبدالقادر موقع پر جاں بحق ہوگیا، جبکہ محمد آصف اور محمد امین زخمی ہو گئے۔ متاثرہ خاندان کا تعلق سنٹرل کرم (مسوزی) سے بتایا جاتا ہے، جو حالیہ سیکیورٹی آپریشنز کے باعث نقل مکانی کر کے احمد شاہ جنڈڑی میں مقیم تھا۔ بارش کے دوران خستہ حال عمارت کی چھت اچانک زمین بوس ہوگئی، جس کے نتیجے میں یہ افسوسناک واقعہ پیش آیا۔ زخمیوں کو فوری طور پر قریبی طبی مرکز منتقل کر دیا گیا، جبکہ جاں بحق بچے کی لاش ضروری کارروائی کے بعد ورثاء کے حوالے کر دی گئی۔ علاقے میں بارشوں کا سلسلہ جاری ہے، جس کے باعث مزید خستہ حال مکانات کو بھی خطرات لاحق ہیں۔ مقامی لوگوں نے انتظامیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ متاثرہ خاندانوں کو فوری امداد اور محفوظ رہائش فراہم کی جائے)

ریسکیو 1122 کرم/ روڈ ٹریفک حادثہ لوئر کرم کے علاقے مہورہ، ڈیفنس روڈ پر پاڑاچنار سے پشاور جانے والی پلان کوچ ٹریفک حادثے کا شکار ہوگئی

اطلاع موصول ہوتے ہی ریسکیو 1122 کرم کے اسٹیشن 11 اور اسٹیشن 22 سے میڈیکل ٹیمیں چار ایمبولینسز کے ہمراہ فوری موقع پر پہنچ گئیں

کرم) بیورو رپورٹ) ریسکیو 1122 کرم/ روڈ ٹریفک حادثہ لوئر کرم کے علاقے مہورہ، ڈیفنس روڈ پر پاڑاچنار سے پشاور جانے والی پلان کوچ ٹریفک حادثے کا شکار ہوگئی، جس کے نتیجے میں 12 افراد زخمی ہو گئے۔ اطلاع موصول ہوتے ہی ریسکیو 1122 کرم کے اسٹیشن 11 اور اسٹیشن 22 سے میڈیکل ٹیمیں چار ایمبولینسز کے ہمراہ فوری موقع پر پہنچ گئیں۔ ریسکیو اہلکاروں نے زخمیوں کو موقع پر ابتدائی طبی امداد فراہم کی اور بعد ازاں مزید علاج کے لئے ڈی ایچ کیو ہسپتال پاڑاچنار منتقل کر دیا گیا دیا۔ زخمیوں کی تفصیل 1. سید ذوالفقار زخمی 2. لیاقت حسین زخمی۔ 3 عیسیٰ خان زخمی 4. آیان عباس زخمی 5. گل حسین زخمی 6. مشاہید حسین زخمی۔ 7. سید نسیم زخمی 8. زاھد حسین زخمی۔ 9. بی بی سعیدہ زخمی 10. سید نسیم زخمی۔ 11. کرامت زخمی 12. علی آصغر زخمی ترجمان ریسکیو 1122 کرم)

ہنگو پولیس کا فتنہ الخوارج دہشتگردوں کے خلاف بڑے پیمانے پر سرچ اینڈ سٹرائیک آپریشن

آپریشن ریجنل پولیس آفیسر کوہاٹ عرفان طارق کی خصوصی ہدایات پر جبکہ ڈی پی او ہنگو خان زیب مہمند کی براہ راست قیادت میں کیا گیا

ہنگو) بیورو رپورٹ)۔۔ ہنگو پولیس کا فتنہ الخوارج دہشتگردوں کے خلاف بڑے پیمانے پر سرچ اینڈ سٹرائیک آپریشن فتنہ الخوارج دہشتگردوں کی موجودگی اور مسلسل سیکیورٹی تھریٹس کے پیشِ نظر، مصدقہ انٹیلیجنس اطلاعات پر ڈی پی او ہنگو خان زیب مہمند کی قیادت میں ضلع ہنگو کے مختلف حساس علاقوں میں بڑے پیمانے پر سرچ اینڈ سٹرائیک آپریشن عمل میں لایا گیا۔ یہ آپریشن علاقہ دربند، پٹ دربند، ترکی بانڈہ، غلمینہ اور سمانہ کے حدود میں کیا گیا، جس میں ہنگو پولیس، فرنٹیئر کور، پاک آرمی، CTD اور DSB کے جوانوں نے بھرپور اور جارحانہ انداز میں حصہ لیا۔ آپریشن ریجنل پولیس آفیسر کوہاٹ عرفان طارق کی خصوصی ہدایات پر جبکہ ڈی پی او ہنگو خان زیب مہمند کی براہ راست قیادت میں کیا گیا۔ آپریشن میں میجر سعد، ڈی ایس پی سٹی امجد خان، ڈی ایس پی سی ٹی ڈی اسلام الدین خان، ایس ایچ او سٹی فیاض خان سمیت پولیس، فرنٹیئر کور اور پاک آرمی کے دلیر جوانوں نے شرکت کی۔ آپریشن کے دوران ڈرون کیمروں کے ذریعے فضائی نگرانی کی گئی، جبکہ اے پی سی اور جدید ہیوی مشین گنز سے لیس پولیس فورس نے اپنی بھرپور حفاظتی اور جارحانہ صلاحیتوں کا عملی مظاہرہ کیا۔ دورانِ آپریشن متعدد مشکوک ٹھکانوں، پہاڑی علاقوں اور ممکنہ پناہ گاہوں کی باریک بینی سے تلاشی لی گئی، تاکہ انہیں کسی بھی ناخوشگوار کارروائی کے لیے استعمال ہونے سے روکا جا سکے۔ کامیاب کارروائی کے نتیجے میں متعلقہ علاقوں کو مکمل طور پر کلیئر کر دیا گیا۔ ڈی پی او ہنگو خان زیب مہمند کا کہنا ہے کہ جو بھی ریاست کی رِٹ کو چیلنج کرنے کی کوشش کرے گا، اسے نشانِ عبرت بنایا جائے گا۔ عوام کے جان و مال کے تحفظ پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا)

سنٹرل کرم کے متاثرین گزشتہ کئی مہینوں سے اپنی مدد آپ کے تحت گورنمنٹ ڈگری کالج بگن میں قائم کیمپ میں مقیم ہیں

سنٹرل کرم کے متاثرین کو بھی دیگر کیمپوں کے متاثرین کی طرح مساوی سہولیات اور توجہ دی جائے تاکہ ان کی مشکلات کا فوری ازالہ ممکن ہو

کرم) محمد خالق اورکزئی سے)۔۔۔ سنٹرل کرم کے متاثرین گزشتہ کئی مہینوں سے اپنی مدد آپ کے تحت گورنمنٹ ڈگری کالج بگن میں قائم کیمپ میں مقیم ہیں، مگر افسوس کہ تاحال سرکاری سطح پر انہیں زندگی کی بنیادی ضروریات فراہم نہیں کی گئیں۔ اس کیمپ سنٹرل کرم کے بہت سے غریب علاقے ہے جو بیلکول دو۔ وقت کے روٹی کیلئے ترس تھے ہے کیونکہ اج کل اس مہنگیے میں صرف روٹی نہی اس سے زیادہ سحت کیلئے ہسپتال جانا بھی مشکل ہے تو لہزا ہم وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا محمد سہیل آفریدی صاحب سے اور ایم این اے۔ ایم پی اے۔ ڈپٹی کمشنر کرم۔ سمت اعلی احکام سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ سنٹرل کرم کے متاثرین کو بھی دیگر کیمپوں کے متاثرین کی طرح مساوی سہولیات اور توجہ دی جائے تاکہ ان کی مشکلات کا فوری ازالہ ممکن ہو

سب انسپکٹر شاہد اقبال بھٹی نے دوبارہ پٹرولنگ چوکی 419 ج۔ب۔ کا چارج سنبھال لیا

چیف منسٹر پنجاب مریم نواز شریف کی ہدایات پر عوام کی جان و مال کے تحفظ کو یقینی بنانے کیلئے اپنے فرائض احسن طریقہ سے سرانجام دے رہے ہیں

گوجرہ (نامہ نگار) سب انسپکٹر شاہد اقبال بھٹی نے دوبارہ پٹرولنگ چوکی 419 ج۔ب۔ کا چارج سنبھال لیا چیف منسٹر پنجاب مریم نواز شریف کی ہدایات پر عوام کی جان و مال کے تحفظ کو یقینی بنانے کیلئے اپنے فرائض احسن طریقہ سے سرانجام دے رہے ہیں تفصیلات کے مطابق پٹرولنگ پولیس کے سب انسپکٹر شاہد اقبال بھٹی کی جانب سے ٹریفک قوانین پر عملدرآمد کو یقینی بنانے کے لیے سخت اقدامات شروع کئے گئے ہیں۔ موٹر سائیکل سواروں کے لیے ہیلمٹ اور ڈرائیونگ لائسنس پر سختی سے عملدرآمد کروایا جارہا ہے چنگ چی رکشہ پر اوور لوڈنگ کرنے والے ڈرائیوروں کو بھاری جرمانہ اور ایف ائی ار بھی درج ہوگی جبکہ بغیر نمبر پلیٹ موٹر سائیکلوں اور گاڑیوں کے خلاف بھی بھرپور کارروائی جاری ہے جعلی نمبر پلیٹ استعمال کرنے والوں کے خلاف بھی سخت ایکشن لیا جارہا ہے عوام کی حفاظت کو یقینی بنانے کیلئے چوکی انچارج شاہد اقبال بھٹی کی ہدایات پر پٹرولنگ میں اضافہ کر دیا گیا ہے تاکہ کسی بھی ناخوشگوار واقعے سے بروقت نمٹا جاسکے عوامی اور سماجی حلقوں سمیت شہریوں نے پٹرولنگ چیک پوسٹ 419 ج ب پر سب انسپکٹر شاہد اقبال بھٹی کی دوبارہ تعیناتی کو خوش آئند قرار دیا ہے شہریوں کا کہنا ہے کہ عوام ہمیشہ محنتی، فرض شناس اور کام کرنے والے افسران سے محبت کرتے ہیں

مسجد میں نماز کی حالت میں یہ دہشتگردی بہت سے سوالیہ نشان چھوڑ گئی ہے

سب سے بڑا سوال وفاقی حکومت اور انتظامیہ پر ہے کہ اسقدر حساس حالات میں اتنی کمزوری کیسے دکھائی گئی

پنڈی گھیب (تحصیل رپورٹر) شیعہ علماء کونسل پاکستان کے مرکزی نائب صدر علامہ عارف حسین واحدی نے جامع مسجد خدیجۃ الکبریٰ اسلام آباد میں بزدلانہ دھماکے کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ مسجد میں نماز کی حالت میں یہ دہشتگردی بہت سے سوالیہ نشان چھوڑ گئی ہے۔ سب سے بڑا سوال وفاقی حکومت اور انتظامیہ پر ہے کہ اسقدر حساس حالات میں اتنی کمزوری کیسے دکھائی گئی۔ علامہ عارف واحدی نے کہا کہ کچھ عرصہ سے تکفیری عناصر ملک میں امن و امان کی صورتحال کو خراب کر رہے تھے ہم نے بار بار متوجہ بھی کیا کہ یہ ملک کے خلاف بڑی سازش ہے شدت پسندی، تکفیر اور دہشتگردی ملک کے استحکام کے لئے ناسور ہے مگر اس کو سنجیدہ نہیں لیا گیا جس کی وجہ سے اتنا بڑا اور افسوسناک سانحہ رونما ہو گیا۔ جو وفاقی حکومت اور سیکورٹی اداروں کی کارکردگی پر سوالیہ نشان ہے۔ انہوں نے حکومت سے فوری طور پر دہشتگردی کے نیٹ ورک اور دہشتگردوں کو قوم کے سامنے بے نقاب کرنے اور انہیں نشان عبرت بنانے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے شہداء کے لواحقین سے تعزیت اور زخمیوں کی شفایابی کے لئے بھی دعا کی۔ علامہ عارف واحدی نے کہا کہ یہ بہت دردناک حادثہ ہے جس کی وجہ سے عوام میں شدید بے چینی پائی جاتی ہے۔ انہوں نے تمام مسالک پر زور دیا کہ وہ اپنی صفوں میں اتحاد برقرار رکھیں۔

پشاور مرکزی ریلی یوم یکجہتی کشمیر کے موقع پر وزیر اعلیٰ ہاؤس سے گورنر ہاؤس تک ریلی کا انعقاد

ریلی میں انتظامی محکموں کے سربراہان، سرکاری و سول سوسائٹی اراکین، تاجر برادری اور طلبہ نے شرکت کی

پشاور (اشتیاق خان سے) یوم یکجہتی کشمیر/ پشاور مرکزی ریلی یوم یکجہتی کشمیر کے موقع پر وزیر اعلیٰ ہاؤس سے گورنر ہاؤس تک ریلی کا انعقاد.... گورنر خیبر پختونخوا فیصل کریم کنڈی اور مشیر خزانہ مزمل اسلم سیکرٹری پی این ڈی خیبر پختونخوا عدل شاہ ڈپٹی سیکرٹری عرفان خان ڈپٹی کمشنر پشاور کیپٹن ریٹائر ثناء اللہ نے ریلی کی قیادت کی۔۔۔ ریلی میں انتظامی محکموں کے سربراہان، سرکاری و سول سوسائٹی اراکین، تاجر برادری اور طلبہ نے شرکت کی۔ ریلی کے شرکاء کی مقبوضہ کشمیر میں بھارتی ریاستی ظلم و جبر کی مذمت اور کشمیریوں سے اظہار یکجہتی کا ء نے پلے کارڈز اٹھا رکھے تھے جن پر بھارتی ظلم و ستم کے خلاف نعرے درج تھے۔ گورنر ہاؤس کے مرکزی دروازے کے سامنے شہداء کشمیر کی یاد میں ایک منٹ کی خاموشی بھی کی گئی گورنر خیبر پختونخوا فیصل کریم کنڈی اور شرکاء ریلی کا شہداء کشمیر کو خراج عقیدت

سب ڈویژن واپڈا نوشہرہ کی جانب سے صارفین کو مطلع کیا گیا

تحصیل آفس کی بلڈنگ سے مین لائن کو عمارت سے باہر منتقل کرنا ہے

نوشہرہ سون سکیسر (نمائندہ خصوصی) سب ڈویژن واپڈا نوشہرہ کی جانب سے صارفین کو مطلع کیا گیا ہے کہ مورخہ 8 فروری بروز اتوار اور مورخہ 15 فروری بروز اتوار نوشہرہ فیڈر کی بجلی صبح 9 بجے سے دن 2 بجے تک بند ہوگی نوشہرہ فیڈر میں نوشہرہ سٹی، ڈھاکہ، کفری، کورڈھی او چھالی اور چٹہ ہیں بتایا گیا ہے کہ تحصیل آفس کی بلڈنگ سے مین لائن کو عمارت سے باہر منتقل کرنا ہے۔

ملک محمد انور خان نے اسلام آباد کے علاقہ ترلائی کی امام بارگاہ میں خودکش بم دھماکے کی پرزور مذمت کی

ایسی کارروائیوں سے مسلمانوں میں خوف کی فضاء قائم نہیں کی جا سکتی

پنڈی گھیب (ملک کاشف) سابق صوبائی وزیر کرنل ریٹائرڈ ملک محمد انور خان نے اسلام آباد کے علاقہ ترلائی کی امام بارگاہ میں خودکش بم دھماکے کی پرزور مذمت کرتے ہوئے اسے بزدلانہ فعل قرار دیتے ہوئے کہا کہ ایسی کارروائیوں سے مسلمانوں میں خوف کی فضاء قائم نہیں کی جا سکتی۔ انہوں نے شہداء کے خاندانوں کے ساتھ دکھ کی اس گھڑی میں ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ پوری قوم ان کے غم میں برابر کی شریک ہے۔ کرنل انور نے قومی اداروں سے امید کی ہے کہ اس واقعہ کے سہولت کاروں کو بے نقاب کر کے جلد یفر کردار تک پہنچائیں گے۔

پنڈیگھیب پولیس کی کارروائی۔ مرغوں کی لڑائی پر جواء کرنے والے 2 قمار باز گرفتار

پنڈیگھیب (ایوب خان) پنڈیگھیب پولیس کی کارروائی۔ مرغوں کی لڑائی پر جواء کرنے والے 2 قمار باز گرفتار۔ جبکہ 9 فرار۔ داؤ پر لگی رقم برآمد مقدمات درج۔ تفصیلات کے مطابق تھانہ پنڈیگھیب پولیس کے سب انسپکٹر محبوب خان۔ اے۔ ایس۔ آئی فہیم احمد نے اپنے عملہ کے ہمراہ مخبر کی اطلاع پر سوڑہ ڈیم کے قریب چھاپہ مار کر بزریعہ مرغ لڑائی قمار بازی میں مصروف 11 قمار بازوں میں سے 2 قمار بازوں چودھری ندیم ساکن مسہ کسوال۔ محمد وسیم ساکن اسلام آباد کو گرفتار کر کے داؤ پر لگی رقم مبلغ 19000 روپے۔ 2 عدد موبائل مالیتی 1 لاکھ روپے۔ گاڑی مہران مالیتی 12 لاکھ روپے۔ 2 عدد موٹر سائیکل۔ 2 عدد اصیل مرغ برآمد کر کے گرفتار کر لیا۔

کمشنر پشاور ڈویژن ریاض محسود اور صوبائی محتسب برائے ہراسیت خیبر پختونخوا رباب مہدی کی قیادت میں قومی یومِ خواتین کے موقع پر مشترکہ آگاہی سیشن کا انعقاد

سیشن کے دوران خواتین کو ان کے قانونی حقوق سے آگاہ کرنے پر خصوصی توجہ دی گئی

پشاور (اشتیاق خان سے) کمشنر پشاور ڈویژن ریاض محسود اور صوبائی محتسب برائے ہراسیت خیبر پختونخوا رباب مہدی کی قیادت میں قومی یوم خواتین کے موقع پر مشترکہ آگاہی سیشن کا انعقاد کمشنر پشاور ڈویژن کے دفتر کے زیر اہتمام محتسب سیکریٹریٹ خیبر پختونخوا کے اشتراک سے قومی یومِ خواتین کے موقع پر کمشنر آفس پشاور ڈویژن میں ایک جامع اور مؤثر مشترکہ آگاہی سیشن کا انعقاد کیا گیا۔ یہ اہم آگاہی پروگرام کمشنر پشاور ڈویژن ریاض محسود اور صوبائی محتسب برائے ہراسیت خیبر پختونخوا رباب مہدی کی خصوصی قیادت اور سرپرستی میں منعقد ہوا، جو خواتین کے حقوق کے تحفظ، قانونی آگاہی کے فروغ اور سماجی انصاف کے قیام کے لیے ادارہ جاتی عزم کی واضح عکاسی کرتا ہے۔ سیشن کے دوران خواتین کو ان کے قانونی حقوق سے آگاہ کرنے پر خصوصی توجہ دی گئی، جن میں بالخصوص خواتین کے وراثتی حقوق، کام کی جگہ پر ہراسانی سے متعلق قوانین، اور قانونی تحفظ کے دستیاب طریقہ کار شامل تھے۔ مختلف سرکاری محکموں، جامعات، وکلا برادری، خواتین پروفیشنلز، کاروباری نمائندگان اور سول سوسائٹی کے افراد نے اس پروگرام میں بھرپور شرکت کی۔ کمشنر پشاور ڈویژن ریاض محسود نے اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے ادارہ جاتی رابطہ کاری کو مزید مضبوط بنانے، ضلعی سطح پر مشترکہ اقدامات، اور عوامی مسائل کے فوری حل کے لیے مربوط حکمت عملی اپنانے پر زور دیا۔ انہوں نے اعلان کیا کہ مستقبل میں محتسب کے دفتر کے ساتھ مل کر مختلف اضلاع میں مشترکہ کھلی کچہریوں کے انعقاد، عوامی شکایات کے بروقت ازالے، اور خواتین سمیت تمام شہریوں کو ان کے حقوق سے آگاہ کرنے کے لیے مشترکہ مہمات چلائی جائیں گی۔ اس موقع پر رباب مہدی نے اپنے خطاب میں خواتین کو بااختیار بنانے، قانونی تحفظ کے نظام کو مؤثر بنانے، اور عوام دوست اصلاحات کو فروغ دینے کے عزم کا اعادہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ محتسب ادارہ کمشنر پشاور ڈویژن کے تعاون سے ضلعی سطح پر آگاہی پروگرام، موبائل کمپلینٹ سیلز، اور عوامی رسائی کے اقدامات کو مزید وسعت دے گا تاکہ انصاف ہر شہری تک پہنچ سکے۔ پروگرام کے اختتام پر دونوں اداروں کی جانب سے اس امر پر اتفاق کیا گیا کہ مستقبل میں باہمی تعاون، ادارہ جاتی ہم آہنگی، اور مربوط منصوبہ بندی کے ذریعے عوامی خدمت، خواتین کے حقوق کے تحفظ، اور شفاف حکمرانی کے اہداف کو مشترکہ طور پر آگے بڑھایا جائے گا۔

تاتارا فیز 7 کرایہ دار اور مالک مکان کا معاملہ

مذکورہ قابض ملزمان خود کو بے گناہ ثابت کرنے کے لیے پولیس پر بے بنیاد اور من گھڑت الزامات عائد کرنے کی کوشش کر رہے ہیں

پشاور (اشتیاق خان سے) تفصیلات کے مطابق تھانہ تاتارا کی حدود فیز 7 میں واقع مکان کی مالک مسماۃ (س) زوجہ ندیم نے مورخہ 2025.09.02 کو تھانہ تاتارا پولیس کو رپورٹ کی کہ اس نے اپنا مکان مسمی دستار علی کو کرایہ پر دیا تھا۔ تاہم کرایہ دار نہ تو بجلی، گیس اور پانی کے بقایا بلز ادا کر رہا ہے، نہ ہی کرایہ ادا کرتا ہے اور نہ ہی مکان خالی کر رہا ہے۔ مزید برآں کرایہ دار کی جانب سے درخواست گزار کو سنگین نوعیت کی دھمکیاں دی جا رہی ہیں اور مکان پر غیر قانونی قبضہ کیا گیا ہے۔ درخواست گزار کی رپورٹ پر ضروری قانونی کارروائی کے بعد مقدمہ علت 120 مورخہ 2025.09.02 بجرم 34.506.448.447 تھانہ تاتارا میں درج کر لیا گیا۔ بعد ازاں جب پولیس، لیڈیز پولیس مکان خالی کرانے کے لیے مالک مکان کے ہمراہ موقع پر پہنچی تو غیر قانونی قابض کرایہ داروں نے پولیس پر بھی حملہ کر دیا واقعے کے بعد مسمیان دستار علی، اعزاز علی، حامد علی اور احمد علی کے خلاف مقدمہ علت 125 مورخہ 2026.01.31 بجرم 337-A(ii)، 353، 506، 224، 225، 34 اور 15-AA تھانہ تاتارا میں درج رجسٹرڈ کر لیا گیا۔ مذکورہ ملزمان پیشہ ور قبضہ مافیا ہے اس سے قبل بھی گزشتہ 40 سالوں سے سادہ لوح شہریوں کو ٹارگٹ کر کے ان کے گھروں پر غیر قانونی قبضے کیے ہیں تھانہ تاتارا پولیس نے درخواست گزار/ مالک مکان کی فریاد پر قانون کے مطابق بروقت کارروائی کی ہے۔ مذکورہ قابض ملزمان خود کو بے گناہ ثابت کرنے کے لیے پولیس پر بے بنیاد اور من گھڑت الزامات عائد کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ پولیس پر لگائے گئے تمام الزامات من گھڑت، بے بنیاد اور حقائق کے برعکس ہیں، جن میں کوئی صداقت نہیں۔

رواج کرکٹ سٹارز نے چوکے چھکے لگائے کنو مالٹے بھی کھائے

وحید شیخ ایاز خان سردار طارق دولت خان نے چوکوں چھکوں کی بارش جبکہ راجہ وسیم ایمپائر کی انگلی کھڑی ہی رہی کوئی پریشر قبول نہ کیا

اسلام آباد() رواج کرکٹ ٹورنامنٹ میں میں کھلاڑیوں نے خوب چوکے چھکے لگائے اور کنو مالٹے بھی کھائے راولپنڈی اسلام آباد ورکنگ ایسوسی ایشن آف جرنلسٹ (رواج) کرکٹ ٹورنامنٹ ایم ڈبلیو او نے سر کر لیا دوسری ٹرافی رواج اور تیسری ٹرافی دولت خان کرکٹ سٹارز نے وصول کی دوران میچ تینوں ٹیموں کے صحافی کھلاڑیوں نے زبردست کھیل کا مظاہرہ کیا خوب چوکے چھکے لگائے جس پر حاضرین و مہمانوں نے خوب داد دی کھلاڑیوں میں خالد اعوان راجہ نصیر وسیم بھٹی نعمان چوہدری رانا سیف الرحمن ارشد محمود خلیل جنجوعہ ابدال عباسی راجہ وسیم فاروق قادری راجہ کامران عباسی شیر و بھائی آسفند یار سراج خان دولت خان کنگ خان پٹھان قاضی صغیر احسان مجید افتخار خٹک عبدالہادی آصف اصغر تنویر جنجوعہ و دیگر شامل تھے ایم ڈبلیو او کے کھلاڑی ٹورنامنٹ پر چھائے رہے جبکہ وحید شیخ کپتان نے بہترین کھیل کا مظاہرہ کرتے ہوئے پہلا میچ جیتا جبکہ دوسرے راؤنڈ میں ایاز خان کے چھکوں کی بارش نے رواج کی ٹیم کو مستحکم کر دیا راجہ نصیر ابدال عباسی قاضی صغیر خلیل جنجوعہ خالد اعوان بھی سکور بنانے میں کسی سے پیچھے نہ رہے جبکہ بہترین باؤلنگ صدر رواج عدنان حیدر بری نے کر کے تینوں اوورز میں ایک ایک کھلاڑی آؤٹ کئے میچز 6/6 اوورز پر مشتمل تھے سینئر صحافی راجہ وسیم نے ایمپائرنگ کے فرائض سرانجام دیا میچ کے اختتام پر میزبان راولپنڈی اسلام آباد ورکنگ ایسوسی ایشن آف جرنلسٹ کی جانب سے صدر رواج عدنان حیدر بری نے استقبالیہ خطاب کیا اور اور مہمان خصوصی و مہمانان گرامی ملک جہانزیب اعوان مجید عباسی اصغر راجپوت فاروق قادری سے کھلاڑیوں کا تعارف کروایا مہمان خصوصی صدر آزاد جرنلسٹ گروپ و سرپرست اعلیٰ شکیل قرار نے دوران خطاب رواج کی ہر سال کی کاوش کو سراہا اور اپنی جانب سے مکمل تعاون کی یقین دہانی کروائی کھلاڑیوں کی صحافت اور ان کے کھیل کے جذبے کو سراہا اور مستقبل میں بڑے پیمانے پر کھیلوں کی سرگرمیوں کو کروانے پر بھی زور و تعاون کی یقین دہانی کرائی سلمان خان نعیم قریشی و دیگر صحافی مرحومین کے لئے فاتحہ خوانی بھی کی گئی۔